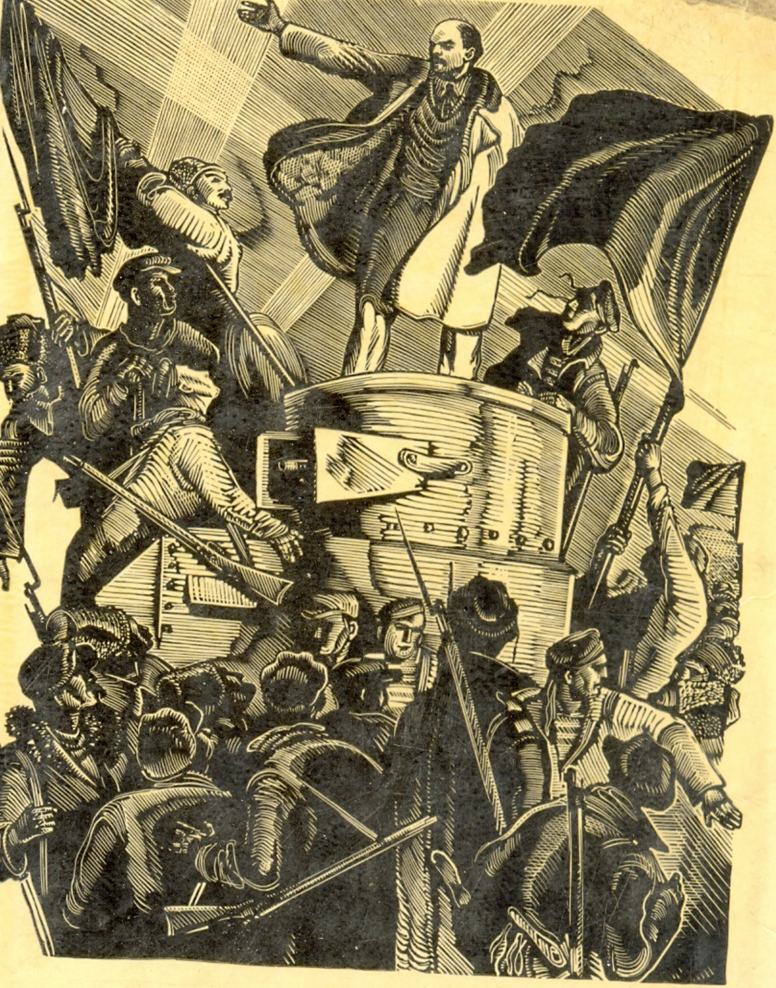

لینن

مختصر سوانح عمری

لینن

مختصر سوانح عمری

دارالاشاعت ترقی

ماسکو ۱۹۶۹ء

В.И. ЛЕНИН. КРАТКИЙ БИОГРАФИЧЕСКИЙ ОЧЕРК

на языке урду

پبلشر کا نوٹ

یہ کتاب ''لینن ۔ مختصر سوانح عمری'' کے چھٹے روسی ایڈیشن (۱۹۶۹ء) کا ترجمہ ہے، جو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے متعلق مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی انسٹی‌ٹیوٹ میں تیار کیا گیا تھا ۔

اس کتاب کے مصنف ہیں : گ ۔اوبیچکین، ک ۔استرواوخووا، م ۔پانکراتووا، ا ۔ سمیرنووا، ی ۔ استیلیفیروفسکایا ۔

فہرست

صفحہ

بچپن اور جوانی۔ ابتدائی انقلابی سرگرمیاں	۹
روس کے انقلابی پرولتاریہ کے لیڈر	۲۴
سائبیریا میں جلاوطنی	۳۹
نئی قسم کی مارکسی پارٹی کے لئے جدوجہد	۴۹
زارشاہی پر پہلا دھاوا	٦۷
رجعت پرستی کے زمانے میں پارٹی کے لئے جدوجہد	۹۰
نئی انقلابی لہر کا دور	۱۰۷
پرولتاری بین اقوامیت سے وفاداری	۱۳۰
اکتوبر انقلاب کے لیڈر	۱۵۷
دنیا میں پہلی سوشلسٹ ریاست کے بانی	۱۸۳
سوویتوں کے ملک کی مدافعت کے سربراہ	۲۰۱
سوشلسٹ تعمیر کے روح رواں اور ناظم	۲۳۰
لینن ازم کے عظیم نظریات کی فتح	۲۵۷

دنیا بھر کے محنت کشوں کے رهنما اور معلم، مارکس اور اینگلس کی انقلابی تعلیمات کو جاری رکھنےوالی صاحب بصیرت هستی، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے ناظم، سوشلسٹ انقلاب کے روح رواں، سوویت ریاست کے بانی، بڑے عالم اور ساتھ هی بہت هی ساده اور انتہائی پرخلوص انسان — انسانیت لینن کو ان صفات سے جانتی هے۔

اس کتابچے میں ولادیمیر ایلیچ لینن کی زندگی کی خاص خاص منزلوں اور کارناموں اور ان کی لافانی تعلیم کا ذکر کیا گیا هے جو دنیا کی تمام قوموں کو روشن مستقبل یعنی کمیونزم کا راسته دکھاتی هے۔

بچپن اور جوانی - ابتدائی انقلابی سرگرمیاں

ولادیمیر ایلیچ اولیانوف (لینن) ۱۰ (۲۲) اپریل ۱۸۷۰ء کو شہر سیمبرسک (موجودہ اولیانوفسک) میں پیدا ہوئے جو عظیم روسی دریا والگا کے کنارے واقع ہے۔ والگا کے وسیع علاقے کے شہروں سیمبرسک، قازان اور سمارا (موجودہ کوئی‌بیشیف) میں ولادیمیر ایلیچ کا بچپن اور جوانی گذری۔

لینن کے جد بنیادی طور پر روسی نسل سے تھے۔ وہ نیژنی نووگورود کے صوبے میں کسان غلام تھے اور وہاں سے منتقل ہو کر استراخان کے صوبے چلے آئے اور پھر شہر استراخان آگئے جہاں وہ پیٹی‌بورژوا طبقے میں آگئے اور غربت کی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔

لینن کے والد ایلیا نکولائی‌وچ اولیانوف کو ابتدائی عمر سے ھی غربت کا سامنا ھوا۔ صرف بڑے بھائی کی مدد، ان‌تھک محنت اور غیرمعمولی لیاقت کیوجہ

سے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے۔ قازان یونیورسٹی کی تعلیم ختم کرنے کے بعد ایلیا نکولائیوچ ثانوی تعلیمی اسکولوں میں استاد، انسپکٹر اور پھر سیمبرسک صوبے میں پبلک اسکولوں کے ڈائرکٹر رہے۔ وہ اپنے زمانے کے لحاظ سے ترقی‌پسند انسان تھے اور انھوں نے عوام کی تعلیم کے لئے بہت کچھ کیا۔ انھوں نے دیہی اسکول کھلوائے، استادوں کو مدد دی اور ان غیرروسی لوگوں کی تعلیم کی طرف بڑی توجہ کی جو والگا کے علاقے میں آباد تھے۔

لینن کی ماں ماریا الیکساندرووونا ایک ڈاکٹر کے یہاں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھیں۔ انھوں نے گھر ھی پر تعلیم حاصل کی۔ وہ کئی غیرملکی زبانیں جانتی تھیں، ادب سے اچھی واقفیت رکھتی تھیں اور موسیقی سے ان کو بڑا لگاؤ تھا۔ ماریا الیکساندرووونا مضبوط قوت ارادی اور مستحکم کردار کی مالک تھیں۔ وہ ذی‌فہم، پرسکون اور خوش اخلاق خاتون تھیں اور اپنی ساری زندگی بچوں کی پرورش و پرداخت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔

اولیانوف خاندان میں چھه بچے تھے — آننا، الیکساندر، ولادیمیر، اولگا، دمیتری اور ماریا۔ والدین نے ان کو ہر طرح کی تعلیم دینے کی کوشش کی اور ان کو محنت‌پسند، ایماندار، منکسر اور لوگوں کی غربت سے ہمدردی رکھنےوالا بنایا۔ یه کوئی اتفاق کی بات نه تھی که اولیانوف خاندان کےسارے بچے انقلابی ھوئے۔

ولودیا اولیانوف (لینن) کا بچپن اس بڑے اور آپس میں میل جول رکھنےوالے خاندان میں گذرا۔ وہ

بچپن میں پھرتیلے، زندہ‌دل اور خوش باش تھے اور ان کو شوروغل اور دوڑ دھوپ والے کھیلوں سے دلچسپی تھی۔ پیراکی، ساتھیوں کے ساتھ دور دور تک سیر سپاٹے کو جانا اور اسکیٹنگ ان کو بہت پسند تھی۔

پانچ سال کی عمر میں ولودیا نے پڑھنا سیکھا اور نویں سال میں سیمبرسک کے اسکول میں داخل ہوئے۔ وہ بڑے شوق سے پڑھتے تھے اور امتیازی خصوصیات کے مالک ہونے کے ساتھ تعلیم کی طرف ان کا رویہ سنجیدہ تھا۔ وہ ہر درجہ اعلی انعام کے ساتھ پاس کرتے تھے۔ ولودیا بڑے شوق سے اپنے ساتھیوں کی مدد کرتے تھے اور مشکل سبق ان کو سمجھاتے تھے۔ اسکول کے آخری درجوں میں انھوں نے چواش قوم کے طالب علم اوخوتنیکوف کو اسکول سے فارغ ہونے کے امتحان کی تیاری میں مدد دی۔

ولادیمیر اولیانوف بہت مطالعہ کرتے تھے اور عظیم روسی مصنفوں مثلاً پوشکن، لیرمونتوف، گوگول، ترگینف، نیکراسوف، سالتیکوف‌شچیدرین اور تالستائی کی تصانیف سے بخوبی واقف تھے۔ ان کے مطالعہ میں بلینسکی، هرتسن، چیرنی‌شیفسکی، دوبرولیوبوف اور پیساریف جیسے انقلابی جمہوریت‌پسندوں کی تصانیف کو اہم جگہ حاصل تھی۔ ان میں وہ تصانیف بھی تھیں جو اس وقت سرکاری طور پر ممنوع تھیں۔ ن۔ گ۔ چیرنی‌شیفسکی کا ناول ”کیا کیا جائے؟“ ان کے لئے خاص دلکشی کا باعث ہوا۔ بعد میں لینن نے چیرنی‌شیفسکی کی سرگرمیوں کی اہمیت پر ایک بڑے عالم، زار کی مطلق العنانی اور کسان غلامی کے مستقل مخالف

کی حیثیت سے بار بار زور دیا۔ بقول لینن کے انتہائی سخت سنسر کی حالت میں بھی چیرنی‌شیفسکی اپنے مضامین کے ذریعہ اصلی انقلابیوں کی تربیت کرتے رہے۔

کمسن لینن کے کردار اور خیالات کی تشکیل خاندانی تربیت، ترقی‌پسند روسی ادب اور اپنی گرد و پیش کی زندگی کے زیر اثر ہوئی۔ اس زمانے میں روس میں سرمایہ‌دار نظام تیزی سے ترقی کر رہا تھا، مشینوں اور ہزاروں مزدور والی فیکٹریاں اور کارخانے نمودار ہو رہے تھے۔ پھر بھی کسان غلامی کی بہت سی باقیات برقرار تھیں۔ سرمایہ‌دارانہ استحصال کسان‌غلامی کے جبروتشدد سے مطابقت رکھتا تھا جس نے شہر اور دیہاتی علاقوں دونوں میں محنت کشوں کی حالت بہت ابتر کر دی تھی۔ زار شاہی کی استبدادیت، جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کے جبروتشدد، مزدوروں اور کسانوں کی محتاجی اور حقوق سے محرومی نے نوجوان کے دل میں جبروتشدد کرنے والوں کی طرف سے نفرت اور ان کے شکار لوگوں کے لئے ہمدردی پیدا کر دی۔ ولودیا ابھی اسکول کے اونچے درجوں تک ھی پہنچے تھے کہ ان کے انقلابی جذبات کو محسوس کیا جانے لگا۔ ایک بار اسکول کے ڈائرکٹر نے ان کا ایک مضمون پڑھکر واپس دیتے ہوئے بطور تنبیہہ کہا تھا ”یہ مظلوم طبقے کون ھیں جن کے بارے میں تم نے یہاں لکھا ہے۔ ان کا بھلا۔ یہاں کیا ذکر؟“

۱۶ سال کی عمر میں ولودیا نے مذہب سے علحدگی اختیار کی۔ ان کی بیوی ن۔ ک۔ کروپسکایا اس کا ذکر کرتی تھیں کہ لینن نے اس کے بارے میں کس

طرح بیان کیا تھا۔ ایک مہمان سے گفتگو کرتے ہوئے ایلیا نکولائیوچ نے یہ شکایت کی کہ ان کے بچے گرجا گھر بہت کم جاتے ھیں اور مہمان نے ولادیمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ''پیٹنا چاھئے، پیٹنا،،۔ اور برھم نوجوان نے مذھب کو ھمیشہ کے لئے خیرباد کہنے کا فیصلہ کرلیا۔ دوڑ کر صحن میں جاتے ہوئے انھوں نے گلے سے صلیب نوچ کر زمین پر پھینک دی۔

ولادیمیر پر ان کے بڑے بھائی الیکساندر کا بہت اثر پڑا جو مستحکم قوتارادی اور بلند اصولوں کے مالک تھے۔ لینن کی بہن آننا اولیانووا نے بتایا ''ولادیمیر کے لئے ان کے بہت ھی پیارے بھائی ساشا کی مثال بڑی اھمیت رکھتی تھی،،۔ بچپن سے ھی انھوں نے ھر بات میں اپنے بھائی کی پیروی کی کوشش کی۔ جب ان سے پوچھا جاتا کہ کسی صورت حال میں ان کا رویہ کیا ھوگا تو ان کا جواب ھمیشہ یہی ھوتا ''ساشا جیسا،،۔ الیکساندر پٹرسبرگ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے اور بڑے عالم بن سکتے تھے۔ لیکن انھوں نے اپنی زندگی کا بڑا مقصد زارشاھی کی مطلق العنانی کے خلاف اور عوام کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے جدو جھد کرنا بنایا۔ خیالات کے لحاظ سے الیکساندر اولیانوف ''نرودنایا وولیا،،* سے مارکسازم کی طرف جا رہے تھے۔ ولادیمیر

---

*''نرودنایا وولیا،، (''عزم عوام،،) نامی ایک عوام پسند خفیہ جماعت تھی جو روس میں ۱۸۷۹ء میں مطلق العنانی کے خلاف انقلابی جدوجہد کے لئے منظم کی گئی تھی۔ (ایڈیٹر)

نے پہلی بار بڑے بھائی سے ہی مارکسی ادب کے بارے میں سنا تھا۔

ولادیمیر کو اپنی نوعمری میں ہی سخت آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ ۱۸۸۶ء میں ان کے والد کا اچانک انتقال ہوا۔ ابھی خاندان اس صدمے سے سنبھل نہیں پایا تھا کہ دوسری مصیبت نے آن گھیرا۔ مارچ ۱۸۸۷ء میں پیٹرسبرگ میں زار الیکساندر سویم کے قتل کی تیاری میں حصہ لینے کے سلسلے میں الیکساندر اولیانوف کو گرفتار کر لیا گیا اور اسی سال مئی میں شلیسیلبرگ قلعہ میں انھیں پھانسی دے دی گئی۔ ان کی بہن آننا اولیانووا نے لکھا ہے ''الیکساندر ہیرو کی موت مرے۔ ان کے خون نے انقلابی شفق کو رنگ دے کر ان کی پیروی کرنےوالے بھائی ولادیمیر کا راستہ روشن کر دیا۔''

بھائی کی سزائے موت سے ولادیمیر کو سخت صدمہ پہنچا اور ان کا یہ عزم مستحکم ہو گیا کہ وہ اپنی ساری زندگی انقلابی جدوجہد کے لئے وقف کر دیں گے۔ اپنے بھائی اور ان کے رفیقوں کی مردانگی اور ایثار کے لئے سر عقیدت خم کرنے کے باوجود ولادیمیر نے ان کا منتخب کیا ہوا راستہ اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔ نوعمر اولیانوف کا خیال تھا کہ انفرادی طور پر زارشاہی کے نمائندوں اور خود زار کو قتل کرکے مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد کرنا غلط ہے اور اس سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ انھوں نے کہا ''نہیں، ہم اس راستے پر نہیں چلیں گے۔ اس راستے پر نہیں چلنا چاہئے۔''

ـنت کشوں کی نجات
ـرنا شروع کیا۔ انقلابی
کو تیار کرنے کے لئے انھوں
میں خاص دلچسپی لی اور انکا بنظر
ـہ کیا۔ سونے کا تمغہ حاصل کر کے انھوں
کی تعلیم ختم کی اور اگست ۱۸۸۷ء میں
یونیورسٹی کے شعبۂقانون میں داخل ھوئے۔

یونیورسٹی میں نوجوان اولیانوف نے ترقی‌پسند اور انقلابی خیالات کے طلبا سے ربطضبط پیدا کیا۔ دسمبر ۱۸۸۷ء کی ابتدا میں طلبا کی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لینے کیوجہ سے ان کو یونیورسٹی سے نکال دیا گیا اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔ بعد کو لینن نے اس پولیس افسر کے ساتھ اپنا مکالمہ سنایا جو ان کو لیکر جیل گیا تھا۔ ''ارے نوجوان، ھنگامہ کیوں کرتے ھو،، نصیحت‌آمیز انداز میں اس نے کہا ''دیکھتے ھو یہ دیوار ھے!،،۔ ''دیوار تو ھے، مگر بوسیدہ ھو چکی ھے۔ ذرا دھکا دو گرجائے گی!،، اولیانوف نے جواب دیا۔

اس طرح سترہ سالہ نوجوان نے زار کی مطلق العنانی کے خلاف انقلابی جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔

ولادیمیر ایلیچ کو قازان صوبے کے ایک گاؤں شکینو (موجودہ لینینو) جلا وطن کرکے ـا گیا۔ اس وقت سے پولیس میں ان کی نگرانی اس چھوٹے سے دور افتادہ گاؤں میں رہ کر ـت کچھ پڑھا اور خود سے اپنی تعلیم کی

تکمیل کی۔ ماضی کو یاد ،
ھے ''غالباً اس کے بعد میں نے اپنی
پیٹرسبرگ اور سائبیریا کے جیلوں ۔
پڑھا جتنا قازان سے اس گاؤں ۔
زمانے میں۔ میں صبح سویرے سے
پڑھتا رہتا تھا۔''

سال بھر بعد ان کو قازان واپس انے
مل گئی۔ انھوں نے یونیورسٹی میں دو بارہ داخلے کی کوشش کی، اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے ملک کے باھر جانے کی درخواست کی۔ لیکن زار کی حکومت نے یہ سب نامنظور کر دیا اور انکا نام ''مشتبہ لوگوں'' کی فہرست میں درج کر لیا گیا۔

اس زمانے میں قازان میں کئی غیرقانونی (خفیہ) انقلابی حلقے تھے۔ ان کو روس کے ایک اولین انقلابی مارکسیسٹ فیدوسیئف نے منظم کیا تھا۔ ولادیمیر ایلیچ ان کے شرکا سے جان پہچان کے بعد ایک حلقے میں شامل ھو گئے۔

ولادیمیر ایلیچ نے مارکس‌ازم کی انقلابی تعلیم کا جو اس کے بانی کارل مارکس کے نام سے منسوب ھے گہرا مطالعہ کیا۔ اپنی ساری زندگی مارکس اور ان کے دوست فریڈرک اینگلس نے سرمائے کے تسلط سے مزدور طبقے اور سارے محنت‌کش عوام کو نجات دلانے لئے وقف کر دی تھی۔ انیسویں صدی کے و
انھوں نے سماج کے ارتقا کے قوانین کے بارے
کی بنیاد ڈالی اور اس کے انقلابی تشکیل‌نو
دکھایا۔

اولیانوف خاندان (۱۸۷۹ء)

لینن اسکول کی چھٹیوں کے زمانے میں
(ڈرائنگ: مصور ژوکوف)

پرولتاریہ کے ان عظیم معلموں نے سائنسی طور پر ثابت کیا کہ وہ سماجی نظام جسمیں سرمایہ‌دار محنت کشوں کے بل بوتے پر مزے اڑاتے ھیں ھمیشہ قائم نہیں رہےگا۔ سرمایہ‌دارانہ جبر وتشدد سے انسانیت کو نجات دلانے کے لئے ایسی طاقت کی ضرورت ہے جو بورژوا اقتدار کا تختہ الٹ کر نئے سوشلسٹ سماج کی تعمیر کر سکے۔ یہ طاقت ہے — پرولتاریہ، اجرت پر کام کرنےوالا مزدور طبقہ۔ پرولتاریہ بورژوا سماج کا سب سے زیادہ جبر و تشدد کا شکار، سب سے زیادہ منظم اور سب سے زیادہ انقلابی طبقہ ہے۔ بعد میں مارکس‌ازم کے مافیہ کی وضاحت کرتے ھوئے لینن نے لکھا ''مارکس اور اینگلس کی عظیم عالمی تاریخی خدمت یہ ہے کہ انھوں نے تمام ملکوں کے پرولتاریہ کو اس کا رول، فریضہ اور مشن بتایا یعنی سرمائے کے خلاف انقلابی جدوجہد میں وہ سب سے پہلے اٹھ کھڑا ھو اور اس جدوجہد میں اپنے گرد سارے محنت کشوں اور استحصال کے شکار لوگوں کو جمع کرلے۔''

مارکس اور اینگلس نے یہ تعلیم دی کہ پرولتاریہ اور سرمایہ‌داروں کے درمیان جدوجہد کا نتیجہ انجام‌کار سوشلسٹ انقلاب ھوگا، مزدور طبقہ سرمایہ‌داروں کا تختہ الٹ کر محنت‌کش لوگوں کے مفاد میں پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ یعنی خود اپنی حکومت قائم کر لیگا۔

پرولتاریہ کے ڈکٹیٹرشپ کا سوال مارکس‌ازم کی تعلیم میں بڑی اھمیت کا حامل ہے۔ مزدوروں کو پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ضرورت اسلئے ہے کہ وہ استحصال کرنےوالے طبقوں یعنی‌سرمایہ‌د اروں اور جاگیر داروں کی

مزاحمت کو دبا سکیں اور کسانوں کو اپنے ساتھ لیکر نئے سوشلسٹ سماج کی تعمیر کرسکیں۔ اور اس تاریخی فریضے کی تکمیل کے لئے پرولتاریہ کی اپنی انقلابی پارٹی ہونی چاہئے جو سائنسی نظرئے کی رہنمائی میں مزدور طبقے کو اس کا مقصد ٹھیک دکھا سکے اور سوشلزم کی جدوجہد میں اس کی سربراھی کرے۔

انقلابی تحریک میں لینن کے داخل ہونے کے زمانے میں مارکسی نظریہ مغربی یورپ کی مزدور تحریک پر حاوی ھو چکا تھا اور روس میں بھی پھیل رہا تھا۔ روس میں مارکس‌ازم کے اولین ممتاز پروپیگنڈا کرنےوالوں میں پلیخانوف تھے۔ زار کے جبروتشدد سے بچنے کے لئے مجبور ھو کر پلیخانوف اور ان کے رفیقوں نے ملک سے باھر ۱۸۸۳ء میں روسی مارکسیسٹوں کا پہلا گروپ ''محنت کی نجات،، کے نام سے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں منظم کیا۔ اس کے شرکا مارکس اور اینگلس کی کتابیں روسی زبان میں ترجمہ کر کے خفیہ طور سے روس بھیجتے تھے۔ ۱۹ویں صدی کے نویں عشرے میں روس میں مارکسی حلقے اور گروپ نمودار ہونے لگے۔

نوجوان اولیانوف کو مارکس‌ازم ھی ایسا نظریاتی ھتیار نظر آیا جس کو حاصل کر کے روسی پرولتاریہ اپنی نجات اور سوشلسٹ نظام کی فتح تک پہنچ سکتا تھا۔ انھوں نے مارکس کی اھم تصنیف ''سرمایہ،، کا گہرا مطالعہ کیا۔ آننا اولیانووا بتاتی ھیں کہ ولادیمیر نے بڑے جوش و خروش سے ان کو ''مارکس کے نظرئے کی بنیادوں اور اس کے کھولے ھوئے نئے افقوں کے بارے میں بتایا تھا... ان میں ایسا خوش‌آئند اعتماد

پایا جاتا تھاجو ان کے ساتھ باتیں کرنے والوں میں بھی سرایت کر جاتا تھا۔ تبھی وہ اپنے الفاظ سے لوگوں کو یقین دلاتے تھے اور دلکشی پیدا کرتے تھے،،۔ ولادیمیر اولیانوف کو مارکس‌ازم پر پختہ یقین ھوگیا اور وہ سائنسی سوشلزم کے عظیم نظرئے کے بڑے مبلغ ھو گئے۔

مئی ۱۸۸۹ء میں ولادیمیر ایلیچ معہ اپنے خاندان کے قازان سے سمارا کے صوبے منتقل ھو گئے جہاں وہ ساڑھے چار سال تک رہے۔ گرمیوں میں یہ خاندان الاکایوکا گاؤں کے قریب ایک مزرعہ میں رھتا تھا اور خزاں میں سمارا کو لوٹ جاتا تھا۔ یہ زمانہ زوروں کے مطالعہ کا تھا۔ ولادیمیر ایلیچ نے مارکس اور اینگلس کی تصانیف کا گہرا مطالعہ جاری رکھا، بہت سی غیر ملکی زبانوں خصوصاً جرمن زبان کا مطالعہ کافی کیا۔ ان برسوں میں انھوں نے جرمن سے روسی زبان میں مارکس اور اینگلس کی ایک اہم‌ترین لائحہ عمل والی تصنیف یعنی ''کمیونسٹ پارٹی کا مینی‌فسٹو،، کا ترجمہ کیا۔ ترجمے کا مسودہ انقلابی نوجوانوں کے حلقے میں پڑھا گیا۔ اس جوش و خروش اور محکم یقین کے ساتھ جو لینن ھی کا حصہ تھا انھوں نے یہاں مارکسی تعلیمات کا پروپیگنڈا کرنا شروع کیا۔

جب لینن سمارا آئے اس وقت یہاں کے انقلابی جذبے سے بھرے نوجوانوں، خاصکر طالب علموں پر نرودنیکوں کا اثر تھا جو اس وقت تک روس کی انقلابی تحریک پر حاوی تھے۔ نرودنیکوں کے خیالات کیا تھے؟ وہ روس کی ترقی کے بارے میں کس طرح سوچتے

تھے اور زارشاھی کے خلاف کیسے جدوجہد کرتے تھے؟

نرودنیکوں کا خیال تھا کہ روس میں سرمایہ داری ترقی نہیں کرےگی اور وہ دوسرے ملکوں سے الگ کسی خاص راستے پر جائیگا۔ وہ مزدور طبقے کے تاریخی رول کو نہیں مانتے تھے اور کسانوں کو بنیادی انقلابی طاقت قرار دے کر مطلق العنانی کے خلاف جدوجہد کے لئے ان کو اکسانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس مقصد سے انقلابی دانش‌ور دیہاتوں کو گئے اور جیسا کہ اس وقت کہا جاتا تھا ''عوام کے پاس،، (روسی میں عوام کو ''نرود،، کہتے ھیں۔ ایڈیٹر) گئے۔ اسی سے ان کو ''نرودنیک،، کا نام دیا گیا۔ لیکن کسانوں نے ان کی تبلیغ پر یقین نہیں کیا۔

مطلق العنان زارشاھی کے خلاف اپنی جدوجہد میں نرودنیک دھشت‌پرستی کو بڑی اھمیت دیتے تھے۔ انھیں یہ خیال تھا کہ زارشاھی کے نمائندوں کے انفرادی قتل سے مطلق‌العنان حکومت ڈرجائیگی اور اپنی پالیسی کو بدل دےگی۔ اس طرح انھوں نے خیال کر لیا تھا کہ عوام نہیں بلکہ افراد زار شاھی کا تختہ الٹ سکتے ھیں۔ لیکن یہ حماقت‌آمیز مغالطہ تھا۔ زار کے ممتاز افسروں کا قتل اور حتی کہ خود زار کا قتل بھی نظام حکومت کو نہیں بدل سکتا تھا۔ چنانچہ زارشاھی نظام قائم رھا۔ مقتول وزیروں کی جگہ نئے لوگوں نے لے لی جو زار کے ویسے ھی وفادار خادم تھے اور نرودنیکوں کو بہت ھی برے دن دیکھنا پڑے۔ ان کو جیل، پھانسی اور بامشقت جلا وطنی کی سزائیں ملیں۔ اپنی بہادری اور ایثار کیوجہ سے نرودنیکوں کو انقلابیوں

کی شہرت نصیب ہوئی اور دانش وروں اور ترقی پسند مزدوروں میں ان کا اثر بڑھا۔ ان کے انقلابی تجربے، بہادری اور پختگی کیوجه سے لینن پچھلی صدی کے آٹھویں عشرے کے نرودنیکوں کی بڑی عزت کرتے تھے لیکن ساتھ ھی انھوں نے ان کے غلط خیالات اور سرگرمیوں پر نکتہ‌چینی بھی کی۔

زار کی حکومت کے ھاتھوں خفیه تنظیم ''نرودنایا وولیا،، کے خاتمے پر زیادہ تر نرودنیکوں نے انقلابی جدوجہد سے انکار کر دیا اور مطلق العنانی سے سمجھوته کرنے کی تبلیغ کرنے لگے۔ زارشاھی کے خلاف جدوجہد کرنےوالے پہلے انقلابی نرودنیکوں کے برعکس پچھلی صدی کے دسویں عشرے کے نرودنیک نه صرف مطلق‌العنانی کے خلاف جدوجہد سے الگ رہے بلکه اس کے خادم بھی بن گئے۔ ایسے ھی نرودنیک لبرل (اعتدال‌پرست) کہلائے۔ لینن نے ان نرودنیکوں کے خلاف ڈٹ کر جدوجہد کی جو ہر طرح اپنے خیالات اور اپنے عوامل میں بھی انقلابی کردار سے محروم ہوگئے تھے۔

سمارا میں لینن نے پہلی بار نرودنیکوں کے خلاف علانیه تقریریں کیں۔ گرما گرم بحث‌مباحثوں اور بات چیت میں لینن نے ان کے نظرئے کی نامعقولیت اور عمل میں اس نظرئے کے تضاد کو ثابت کیا۔

ولادیمیر ایلیچ نے خود اپنی تعلیم زوروں سے جاری رکھی۔ گرمیوں میں الاکایوکا گاؤں میں انھوں نے باغ کی ایک گھنی لائم کے درختوں کی قطار میں سایه‌دار کونه ڈھونڈھ نکالا جہاں ایک بنچ اور میز پڑی تھی۔

”وهاں وہ صبح کی چائے پی کر کتابوں سے لدے پھندے اس پابندئی وقت سے جاتے تھے جیسے وہاں کوئی سخت استاد انکا انتظار کر رہا ہو۔ اور وہاں دن کے کھانے تک سارا وقت قطعی تنہائی میں گذارتے تھے،“ آننا اولیانووا نے اس طرح اس کا ذکر کیا ہے۔ ولادیمیر پڑھائی کے ساتھ آرام بھی کرتے تھے۔ ان کو جمناسٹک، سیروتفریح، موسیقی، گانے اور شطرنج سے شوق تھا۔ ان کو ھنسی مذاق پسند تھا اور وہ اپنی زندہ‌دلی اور پر شباب شادمانی دوسروں میں پھیلا دیتے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ نے یونیورسٹی کا سارا چہار سالہ نصاب خود ھی ڈیڑھ سال میں پورا کر لیا۔ ۱۸۹۱ء میں انھوں نے پیٹرسبرگ یونیورسٹی کے شعبۂ قانون میں امتحان دیکر اول درجے کا ڈپلوما حاصل کیا۔ ۱۸۹۲ء میں ولادیمیر ایلیچ نے سمارا ضلع کی عدالت میں وکالت شروع کی، ان کے زیادہ تر موکل غریب کسان ہوتے تھے۔ لیکن لینن وکالت کے کام سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ ان کی ساری طاقت وتوانائی مارکس‌ازم کے مطالعہ اور انقلابی سرگرمیوں کی تیاری میں صرف ہوتی تھی۔

۱۸۹۲ء میں لینن نے سمارا میں پہلا مارکسی حلقہ منظم کیا جس کے ممبر مارکس‌ازم کا مطالعہ کرتے تھے اور سرگرمی سے اس کا پروپیگنڈا کرتے تھے۔ اس حلقے میں انقلابی خیالات کے نوجوان شامل ہوگئے۔ ان میں اسکلیارینکو، لالایانتس، سیمینوف، کوزنیتسوف اور لیبیدیوا وغیرہ شامل تھے۔ اسی زمانے سے لینن نے اپنے هم‌خیالوں کو اپنی غائر معلومات، مستحکم یقین اور

لوگوں کو اپنا حامی بنانے کی صلاحیت سے مرعوب کر لیا تھا۔ اس حلقے کے ایک ممبر لالایانتس نے اس کا ذکر یوں کیا ہے ''اس ۲۳ سالہ شخص میں ایک طرف تو حیرت‌انگیز طور پر سادگی، ہمدردی، زندہ دلی اور جوش ہے اور اس کے ساتھ دوسری طرف سنجیدگی، گہری معلومات، سخت منطقی پابندی اور ٹھیک سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت پائی جاتی تھی۔''

ولادیمیر ایلیچ نے براہ راست روسی دیہاتوں کی زندگی کا مشاہدہ کیا۔ وہ اکثر کسانوں سے باتیں کرتے، ان سے زندگی کے حالات کے بارے میں پوچھتے اور جو کچھ وہ کہتے اس کو توجہ سے سنتے۔ ساتھ ہی وہ کسانوں کی حالت کے بارے میں بڑے غور سے معاشی کتابیں اور اعداد و شمار کا مطالعہ کرتے تھے۔ سمارا میں لینن نے اپنا مضمون ''کسانوں کی زندگی میں نئی معاشی تحریک'' لکھا۔ یہ لینن کی ان پہلی تخلیقات میں سے ہے جو محفوظ ہیں۔ اس تصنیف میں انھوں نے زراعت میں سرمایہ دار نظام کا نمودار ہونا اور کسانوں کی غریب، متوسط اور امیر کسانوں میں تقسیم دکھائی ہے۔

ان مسائل پر پوشیدہ طریقے سے بحث مباحثے کے لئے جو حلقے کے شرکا کے ذہن کو بےچین کرتے تھے لینن اور ان کے ساتھی اکثر دریائے والگا پر کشتی‌رانی کرتے تھے۔ برسوں بعد ان کو یہ دلچسپ سیریں بڑی گرم‌جوشی کے ساتھ یاد آئیں جو ان باتوں کے علاوہ اچھی خاصی تفریح بھی فراہم کرتی تھیں۔

لینن کی سرگرمیاں سمارا تک محدود نہیں رہیں۔

انھوں نے والگا علاقے کے شہروں قازان، ساراتوف اور سیزران وغیرہ کے مارکسیسٹوں سے روابط قائم کئے۔

سمارا میں قیام کا زمانہ لینن کی آئندہ سرگرمیوں کے لئے بڑی اھمیت کا حامل بنا۔ یہ دور انقلابی جدوجہد کی وسیع شاہراہ پر آنے کے لئے طاقت مجتمع کرنے کا تھا۔ یہیں ان کے مارکسی اور کمیونسٹ عقائد کی پختہ تربیت و تشکیل ہوئی۔ لینن مارکس اور اینگلس کے عظیم مقصد اور تعلیمات کو جاری رکھنے والے معتبر انسان بن گئے۔ صوبائی سمارا ان کی سرگرمیوں کے لئے محدود جگہ تھی۔ وہ ایسے بڑے صنعتی مرکز کے خواہاں تھے جہاں پرولتاریہ کثیر تعداد میں ہو اور انقلابی کام کرنے کے وسیع امکانات ہوں۔ اگست ۱۸۹۳ء میں لینن پیٹرسبرگ آگئے۔

روس کے انقلابی پرولتاریہ کے لیڈر

پیٹرسبرگ اس زمانے میں دارالحکومت ہونے کے ساتھ روس کی مزدور تحریک کا ایک بہت ھی اھم مرکز بھی تھا۔ وھاں غیرقانونی (خفیہ) حلقے تھے جن کے شرکا مارکس‌ازم کا مطالعہ اور ترقی پسند مزدوروں کے درمیان مارکس اور اینگلس کی تعلیمات کا پروپیگنڈا کرتے تھے۔ ایسے ھی ایک حلقے میں ولادیمیر ایلیچ شامل ھو گئے۔ پارٹی کے ایک بہت ھی پرانے ممبر کرژیژانوفسکی نے اس کا ذکر یوں کیا ھے: ”اور ھمارے شمالی میدانوں میں ایک غیرمعمولی شخص نمودار ھوا ھے جو دوسروں سے زیادہ اس ہتیار کی

مہلک طاقت کو اہمیت دیتا ہے جس کو مارکس کی عقل و دانش نے ڈھالا ہے۔ اس کے لئے مارکسیسٹ سب سے پہلے انقلابی ہے۔،،

لینن نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ انقلابی کام شروع کر دیا۔ مارکس ازم کی گہری معلومات اور روس کے حالات میں ان کو استعمال کرنے کی صلاحیت، مزدوروں کے مقصد کی کامیابی پر محکم یقین اور اپنی نمایاں تنظیمی خصوصیت کیوجہ سے پیٹرسبرگ کے مارکسیسٹوں نے لینن کو اپنا رہنما تسلیم کر لیا۔

پیٹرسبرگ میں لینن کی سرگرمیاں مزدور تحریک میں بڑے پیمانے پر اضافے کے ساتھ شروع ہوئیں۔ انیسویں صدی کے آخری عشرے میں روس کی صنعت میں ابھار پیدا ہوا۔ نئی فیکٹریاں اور کارخانے نمودار ہوئے، مزدور طبقہ تیزی سے بڑھا اور قطعی عزم کے ساتھ سرمایہ‌داروں سے جدوجہد کرنے لگا۔ پرولتاریہ کو اپنا تاریخی رول پورا کرنے کے لئے مزدوروں کی ایک خودمختار انقلابی پارٹی کی ضرورت تھی اور لینن نے پیٹرسبرگ کے مارکسیسٹوں کے سامنے ایسی پارٹی قائم کرنے کا فریضہ رکھا۔

مارکس‌ازم کو مستحکم بنانے اور مزدور پارٹی قائم کرنے میں اعتدال پرست نرودنیک خاص طور سے حائل تھے۔

پیٹرسبرگ میں لینن نے اعتدال‌پرست نرودنیکوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھی جو اپنی کتابوں اور رسالوں میں عوام کے دوست ہونے کا اعلان کرتے تھے اور مارکس ازم پر زوروں کے حملے کرتے تھے۔ ۱۸۹۴ء

کے موسم گرما میں لینن نےایک کتاب ''عوام کے دوست، کیسے ھیں اور سوشل ڈیموکریٹوں کے خلاف کیونکر جدوجہد کرتے ھیں؟،، لکھی۔ اس میں انھوں نے نرودنیکوں کے نظریوں پر ھر پہلو سے تنقید کی اور یہ ثابت کیا کہ یہ نظریات غلط اور مضرت‌رساں ھیں۔ انھوں نے دکھایا کہ نرودازم نے انقلاب سے ھٹ کر اعتدال‌پسندی کا نیا روپ دھارا ھے۔ اب نرودنیک معمولی اصلاحات کا پروگرام پیش کر رھے تھے اور زارشاھی کے خلاف انقلابی جدوجہد سے بالکل منکر تھے۔ لینن نے اعتدال‌پرست نرودنیکوں کا پردہ چاک کرکے دکھایا کہ وہ عوام کے جھوٹے دوست ھیں جو عملی طور پر امیر کسانوں (کولاکوں) کے مفاد کی نمائندگی کرتے ھیں۔ انھوں نے لکھا کہ محنت کشوں کے اصلی نمائندے اور حامی نرودنیک نہیں مارکسیسٹ ھیں۔ اپنی کتاب میں لینن نے مارکسی تعلیمات کی وکالت اور وضاحت کی اور روس کی انقلابی تشکیل‌نو کے لئے ھر پہلو سے اس کی اھمیت دکھائی۔ روسی مارکسیسٹوں میں وہ پہلے تھے جنھوں نے سماج کی رھنما اور ترقی‌پسند انقلابی طاقت کی حیثیت سے روس کے مزدور طبقے کے تاریخی رول کو ثابت کیا۔ انھوں نے دکھایا کہ صرف مزدور طبقہ ھی تمام محنت‌کشوں کی سربراھی کر سکتا ھے، ان کو مطلق العنانی اور سرمایہ‌داری کا تختہ الٹنے کیلئے بیدار کر سکتا ھے اور خود اپنا مزدوروں کا اقتدار قائم کر سکتا ھے۔

ولادیمیر ایلیچ نے مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کے عظیم خیال کو فروغ دیا جس کے بغیر

زارشاھی، جاگیرداروں اور بورژوازی کا تختہ الٹنا، مزدور طبقے کا اقتدار قائم کرنا اور نئے کمیونسٹ سماج کی بنیاد ڈالنا ناممکن تھا۔ اپنی ساری زندگی وہ اس خیال پر قائم رہے ، اس کو پھیلاتے رہے اور بعد کو برسہا برس تک اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد میں مصروف رہے۔ لینن نے بار بار اس کی وضاحت کی کہ منفرد مارکسی حلقوں کو ایسی واحد انقلابی پارٹی میں متحد کر دینا چاھئے جو مزدور تحریک کی رھنمائی کرے۔

''عوام کے دوست، کیسے ھیں اور سوشل ڈیموکریٹوں کے خلاف کیونکر جدوجہد کرتے ھیں؟'' نامی کتاب بہت کم تعداد میں خفیہ طور پر چھاپ کر تقسیم کی گئی۔ پیٹرسبرگ کے مارکسیسٹوں کے پاس اشاعت کے لئے چھاپے خانے کی سہولتیں نہیں تھیں اسلئے کاپیاں بنانے کی مخصوص مشین ھیکٹوگراف کے ذریعہ اس کی کاپیاں بنائی گئی تھیں۔ ''زرد کاپیوں'' کے نام سے لینن کی یہ کتاب لوگوں کے ھاتھوں میں پہنچی اور اس پر گرماگرم بحث مباحثے اور زوردار رائے زنی ھوئی۔ لوگوں نے اس کو پیٹرسبرگ، ماسکو، نیژنی نووگورود، ولادیمیر، کیئف، ریگا اور دوسرے شہروں میں پڑھا۔ اسکو ''محنت کی نجات'' نامی گروپ کے لوگوں نے بھی پڑھا۔ اس کتاب کو بڑی اھمیت حاصل ھوئی۔ اس نے نرودازم کے خلاف جدوجہد میں نمایاں رول ادا کیا اور روسی انقلابیوں اور مزدور طبقے کو جدوجہد کرنے اور فتح حاصل کرنے کا واحد صحیح راستہ دکھایا۔ ''... اس کتاب کی اشاعت کے بعد

ولادیمیر ایلیچ اور بھی زیادہ مقبول ہو گئے اور مارکسیسٹوں کے درمیان مستند مانے جانے لگے،، انقلابی تحریک میں حصہ لینےوالے میتسکیویچ نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے۔ ’’نوجوان روسی مارکسیسٹوں نے بجا طور پر یہ سمجھا کہ لینن کی صورت میں ان کو زبردست سیاسی اور نظریاتی طاقت مل گئی ہے۔،،

لینن کو نہ صرف نرودنیکوں سے شدید جدوجہد کرنی پڑی بلکہ نام نہاد ’’قانونی مارکسیسٹوں،، سے بھی مورچہ لینا پڑا۔ یہ لوگ ایسے بورژوا دانش‌ور تھے جو قانونی طور پر یعنی زار کی حکومت کے منظورشدہ پریس میں مارکس‌ازم کے بارے میں لکھتے تھے۔

مارکس‌ازم کو بورژوا کے مفاد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہوئے انھوں نے سرمایہ‌دار نظام کے خلاف جدوجہد چھوڑ دی تھی اور مارکس‌ازم کے انقلابی مافیہ یعنی طبقاتی جدوجہد، سوشلسٹ انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں تعلیم کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن جس حد تک ’’قانونی مارکسیسٹ،، نرودنیکوں کی مخالفت کرتے تھے لینن ان کے ساتھ وقتی طور پر اتفاق ممکن سمجھتے تھے۔ ساتھ ھی انھوں نے ماکس‌ازم کے ان نقاب‌پوش دشمنوں کے خیالات پر کڑی نکتہ‌چینی کی، ان کی اعتدال‌پرست بورژوا حقیقت کا پردہ‌چاک کیا اور مارکسیسٹوں کو انقلابی نظریات کو پاک و صاف رکھنا اور ہر طرح کی الٹ پلٹ اور توڑ مروڑ کے خلاف جدوجہد کرنا سکھایا۔

لینن نے سرگرمی کے ساتھ انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کا کام شروع کیا۔ انھوں نے بڑے بڑے

کارخانوں کے مزدوروں سے مثلاً شیلگونوف (بالٹک کا جہازساز کارخانہ)، بابوشکن (نیوا کا جہاز اور مشین‌سازی کا کارخانہ)، میرکلوف (الیکساندر نامی مشین‌سازی کا کارخانہ) اور بہت سے دوسرے کارخانوں کے ترقی پسند مزدوروں سے روابط قائم کئے۔ روسی مزدور طبقے کے ان بہترین نمائندوں نے لینن کی قیادت میں پارٹی قائم کی۔ لینن نے بڑے شوق سے مزدور انقلابیوں، پرولتاری پارٹی کے ناظموں کو پروان چڑھایا اور تربیت دی۔

نیفسکی پھاٹک کے باھر پیٹرسبرگ اور ویبرگ نامی محلوں میں لینن مزدور حلقوں کی رھنمائی کرتے تھے۔ مزدوروں کے گھروں میں ان کی نشستیں ھوتی تھیں۔ مثلاً سیمیانیکوف کارخانے کا مزدور حلقہ بابوشکن کے گھر پر ملتا تھا جو بعد میں روسی مزدوز تحریک کے نمایاں کارکن بن گئے جنھیں لینن پارٹی کے لئے قابل فخر اور عوام کا ھیرو کہتے تھے۔ لینن نے لکھا ''وہ سب جو زار کی مطلق‌العنان حکومت سے جیتا گیا وہ صرف عوام کی جدوجہد کا نتیجہ تھا جنکی قیادت بابوشکن جیسے لوگ کر رھے تھے۔''

ولادیمیر ایلیچ مارکسی تعلیم کے انتہائی پیچیدہ مسائل کی وضاحت سادہ اور قابل‌فہم طور سے کرسکتے تھے۔ وہ کوشش کرتے تھے کہ مارکسی تعلیم کو مزدوروں کے قریب لائیں اور ان کے لئے قابل‌فہم بنائیں، اسکو ملک کی روزمرہ کی زندگی اور محنت کش عوام کی غربت سے مربوط کریں۔

لینن کے حلقے میں مطالعہ کے بارے میں بابوشکن نے لکھا ھے ''ھمارے لکچروں کی نوعیت بہت ھی

جاندار اور دلچسپ ہوتی تھی... ان لکچروں سے ہمیں بڑی مسرت حاصل ہوتی تھی اور ہم اپنے لکچر دینےوالے کو متواتر خراج‌عقیدت پیش کرتے تھے۔"

۱۸۹۴ء میں ولادیمیر ایلیچ کی ملاقات نادیژدا کونستانتینوونا کروپسکایا سے ہوئی جو نیفسکی پھاٹک کے باھر مزدوروں کے شبانہ اتوار کے اسکول میں پڑھاتی تھیں۔ مشترکہ مقصد نے ولادیمیر ایلیچ اور نادیژدا کونستانتینوونا کے درمیان دوستی پیدا کر دی۔ کروپسکایا کے بہت سے شاگرد ان حلقوں میں آگئے جن کی رهنمائی لینن کر رہے تھے۔

مزدور لینن سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کے لئے وہ عزیز اور ان کا خیال کرنےوالے همدرد انسان تھے۔ ان کے لکچروں میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہونے لگے۔ لینن بڑی توجہ سے مزدوروں کی زندگی اور کام کے حالات کا مطالعہ کرتے تھے اور ان کو بےچین کرنےوالے سارے مسائل کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ن۔ ک۔ کروپسکایا نے لکھا ھے: "ولادیمیر ایلیچ ھر ایسی چھوٹی سی چھوٹی بات سے دلچسپی لیتے تھے جو مزدوروں کے رهن سہن اور زندگی کی تصویرکشی کر سکے۔ الگ الگ خصوصیات کو لیکر وہ مزدوروں کی پوری زندگی کا تصور کرنے کی کوشش کرتے تھے تاکہ وہ انقلابی پروپیگنڈے کے لئے مزدوروں کے زیادہ قریب جا سکیں"۔ انھوں نے قابل‌فہم مثالوں کے ذریعہ دکھایا کہ مارکس‌ازم کو زندگی میں کس طرح برتنے اور کن ذرائع سے سرمایہداروں ور زار کی مطلق‌العنانی کے خلاف لڑنے کی ضرورت ھے۔

پیٹرسبرگ میں بنیادی پرولتاریہ کے درمیان لینن مزدور طبقے کے رہنما، اس کے ناظم اور لیڈر کی حیثیت سے ابھرے۔

پیٹرسبرگ کے مارکسیسٹ چھوٹے حلقوں میں پروپیگنڈا کرتے تھے۔ لینن نے پہلی بار یہ فریضہ پیش کیا کہ مارکس‌ازم کو ترقی‌پسند مزدوروں کے چھوٹے حلقوں میں پھیلانے کے کام سے نکل کر عوام میں وسیع پیمانے پر ایجی‌ٹیشن کیا جائے۔ اسمیں لینن کے پمفلٹوں اور اشتہاروں نے بڑا رول ادا کیا۔ ولادیمیر ایلیچ کہتے تھے: ''مجھے اس سے زیادہ اور کسی بات کا شوق نہیں ہے، میں نے کبھی اس سے زیادہ اور کسی بات کی آرزو نہیں کی جتنی مزدوروں کے لئے لکھنے کی''۔ ان کے لکھے ہوئے پمفلٹ اور اشتہار انتہائی غیرتربیت یافتہ قاری کے لئے بھی قابل فہم تھے۔ ان میں وہ مزدوروں کی حقوق سے محروم حالت، سرمایہ‌داروں کے ہاتھوں ان کے شدید استحصال، محنت‌کش عوام کی غربت اور ان پر جبروتشدد کے بارے میں لکھتے ہوئے آزادی کے لئے مزدور طبقے کی جدوجہد کے راستے کی وضاحت کرتے تھے۔ زیادہ وضاحت کے لئے لینن اکثر افسانوی ادب کا استعمال کرتے تھے۔ مثلاً انھوں نے اپنے کتابچے ''فیکٹری کا نیا قانون'' میں کریلوف کے مشہور قصے ''شیرشکار پر'' کا حوالہ دیا ہے۔ ولادیمیر ایلیچ نے لکھا کہ زائد وقت کے کام کے بارے میں نیا قانون اسکی یاد دلاتا ہے کہ کس طرح شیر نے اپنے شکاری ساتھیوں کے درمیان شکار کو تقسیم کیا۔ ''پہلا حصہ اس نے اپنے حق کے مطابق لیا، دوسرا حصہ

اسلئے لیا کہ وہ درندوں کا بادشاہ ہے، تیسرا حصہ اسلئے کہ وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور چوتھا حصہ — جو بھی اپنا پنجہ اس کی طرف بڑھائےگا اپنی جگہ سے زندہ نہ اٹھےگا،،۔ یہی ہے سرمایہ‌داروں کا رویہ جو مزدوروں کا بےرحمی سے استحصال کرتے اور ان کو لوٹتے ہیں۔ ایجی‌ٹیشن نے ہڑتالوں کی تحریک کو وسیع پیمانے پر پھیلانے میں مدد دی۔

۱۸۹۵ء کی بہار میں پیٹرسبرگ کے مارکسیسٹوں کی ایما سے لینن روس سے باہر گئے تاکہ ''محنت کی نجات،، نامی جماعت سے روابط قائم کرسکیں اور مغربی یورپ کی مزدوروں کی تحریک سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

سوئٹزرلینڈ میں ولادیمیر ایلیچ کی ملاقات ''محنت کی نجات،، کے ممبروں پلیخانوف اور اکسیلروڈ سے ہوئی اور ان سے طے پایا کہ مشترکہ طور پر ''ربوتنک،، (مزدور) کے عنوان سے مضامین کا ایک مجموعہ شایع کیا جائےگا۔ پلیخانوف نے اس زبردست تاثر کے بارے میں لکھا جو اس پر لینن نے ڈالا تھا۔ اس نے اپنے ایک خط میں لکھا کہ ملک سے باہر اپنے متعدد برسوں کے قیام کے دوران اس کی ملاقات بہت سے روسیوں سے ہوئی لیکن اس نے کسی سے اتنی توقعات نہیں وابستہ کیں جتنی نوعمر اولیانوف سے۔ لینن کی دانش‌مندی، ولولہ اور انقلاب کی فتح میں مستحکم یقین پلیخانوف کو پسند آیا۔

سوئٹزرلینڈ سے لینن پیرس اور برلن گئے۔ وہاں وہ فرانسیسی اور جرمن مزدوروں کے جلسوں میں شرکت کرتے رہے اور ان کی زندگی اور رهن سهن کے بارے

شوشینسکوئے گاؤں کا وہ گھر جسمیں لینن جلاوطنی کے
زمانے میں مقیم تھے

لینن کی بیوی نادیژدا کروپسکایا (۱۸۹۵ء)

میں معلومات حاصل کیں۔ پیرس میں وہ انقلابی مزدوروں کی تحریک کے نمایاں کارکن پال لافارگ سے ملے جو مارکس کے داماد تھے۔ ولادیمیر ایلیچ بین‌اقوامی پرولتاریہ کے عظیم معلم اور لیڈر فریڈرک اینگلس سے ملنے کے بہت مشتاق تھے لیکن وہ سخت بیمار تھے اور ملاقات نہ ہوسکی۔

لینن اپنا سارا خالی وقت مارکس‌ازم کے مطالعہ پر صرف کرتے تھے۔ وہ لائبریریوں میں ایسی کتابیں پڑھتے تھے جو روس میں نہیں مل سکتی تھیں۔

غیر ممالک سے واپس ہو کر لینن پیٹرسبرگ نہیں گئے۔ وہ ویلنو، ماسکو اور اوریخووازوئیوا گئے جہاں انھوں نے مقامی سوشل ڈیموکریٹوں (اس وقت انقلابی مارکسیسٹ اسی نام سے پکارے جاتے تھے) سے روابط قائم کئے۔ دوھرے پیندوں‌والے سوٹ کیس میں چھپا کر وہ مارکسی ادب کی ایسی کتابیں روس لائے جو بہت سے شہروں میں تقسیم کی گئیں۔

آننا اولیانووا نے لکھا ہے ''کسٹم کی جانچ میں ولادیمیر ایلیچ کا سوٹ‌کیس الٹ کر دیکھا گیا اور اس کے علاوہ پیندے کو ٹھونک بجا کر بھی دیکھا۔ یہ جانتے ہوئے کہ تجربےکار کسٹم افسران اس طرح دوھرے پیندے کا پتہ لگا لیتے ھیں ایلیچ نے، جیسا کہ انھوں نے ھمیں بتایا، یہ طے کر لیا کہ وہ پکڑ گئے۔ لیکن اس واقعہ سے کہ ان کو بخیر و خوبی چھوڑ دیا گیا اور پیٹرسبرگ میں بھی، جہاں آخری جائزہ لیا گیا خیریت سے گذر گئی وہ بہت ھی خوش خوش ھمارے یہاں ماسکو آئے...''

ستمبر ۱۸۹۵ء کی ابتدا میں لینن پیٹرسبرگ واپس لوٹے اور انھوں نے اور زیادہ جوش کے ساتھ انقلابی سرگرمیاں شروع کر دیں، اکثر جلسے اور مزدوروں سے بات چیت کرنے لگے۔ حتیٰ کہ پولیس کی سخت نگرانی بھی ان کے کام میں حائل نہ ہوسکی۔ وہ زار کے پہرےداروں کی نگرانی سے نکل جاتے تھے، ان کے تعاقب میں رہنےوالے پولیس کے جاسوسوں کو مزے میں دھوکا دے دیتے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے برابر جائے رھائش بدلتے رہتے تھے۔

۱۸۹۵ء کی خزاں میں لینن نے پیٹرسبرگ کے مارکسی حلقوں کو واحد سیاسی تنظیم میں متحد کر دیا جس کو بعد میں ''مزدور طبقے کی نجات کے لئے جدوجہد کی انجمن،، کا نام دیا گیا۔ لینن کی قیادت میں مرکزی گروپ اس انجمن کی رہنمائی کرتا تھا۔ اس تنظیم کے ممبروں میں وانیئف، زاپوروژیتس، کرژیژانوفسکی، کروپسکایا، مارتوف، پوتریسوف، رادچینکو اور استارکوف وغیرہ تھے۔

اس ''جدوجہد کی انجمن،، کی بنیاد فیکٹریوں اور کارخانوں کے ان مزدور حلقوں پر تھی جنکی رہنمائی اضلاعی گروپ کر رہے تھے جو اضلاعی کمیٹیوں کے فرائض انجام دیتے تھے۔ لینن نے انجمن کے ممبروں کو سخت ضابطے، اعلی مرکز کی اطاعت اور تمام هدایات پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کے جذبے کے تحت تربیت دی۔ اس تنظیم کی تمام شاخوں میں رپورٹ پیش کرنے کا طریقہ رائج کیا گیا۔

''جد و جہد کی انجمن،، روس میں انقلابی مار

پارٹی کی پہلی کونپل تھی اور یہی اس کی بڑی تاریخی اھمیت ھے۔ وہ کثیر تعداد مزدور تحریک پر مبنی تھی اور پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی رھنمائی کر رھی تھی۔ ''جدوجہد کی انجمن،، نے روس میں پہلی بار سائنسی سوشلزم کے نظرئے کو مزدور تحریک سے متحد کیا۔

پچھلی صدی کے آخری عشرے کے وسط تک منفرد مارکسی حلقوں کا رابطہ مزدور تحریک سے کمزور تھا۔ وہ صرف ترقی پسند مزدوروں میں مارکس‌ازم کا پروپیگنڈا کرتے تھے۔ عوام میں ان کا سیاسی کام نہ تھا۔ لیننی ''جدوجہد کی انجمن،، نے عوام میں سیاسی ایجی‌ٹیشن کو فروغ دیا اور ھڑتالوں کی جدوجہد کی رھنمائی شروع کی۔ ایسے اشتہارات شائع کئے جنھوں نے مزدوروں کی انقلابی شعور میں اضافہ کیا۔ مختصر مدت میں دسیوں اشتہار شائع کئے گئے جن میں کارخانےداروں کی من مانی کارروائیوں کی پول کھولی گئی اور اس کی وضاحت کی گئی تھی کہ مزدوروں کو کیسے اپنے مفادات کے لئے جدوجہد کرنا چاھئے اور سرمایہ‌داروں اور زار کی حکومت کے سامنے کیا مطالبات پیش کرنے چاھئیں۔

۱۸۹۶ء کی گرمیوں میں ''جدوجہد کی انجمن،، کی رھنمائی میں پیٹرسبرگ کے ٹکسٹائل مزدوروں نے مشہور ھڑتال کی جسمیں تیس ھزار سے زیادہ مزدور مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔ اس ھڑتال نے پیٹرسبرگ کے سوشل ڈیموکریٹوں کے اثر میں اضافہ کیا۔ ان ھی کی رھنمائی کیوجہ سے وہ بڑے پیمانے پر ھوئی

اور اس کو اتنی زیادہ سیاسی اہمیت حاصل ہوئی۔ ''جدوجہد کی انجمن،، کا اثر پیٹرسبرگ کے باہر دور دور تک پھیل گیا۔ اس کی پہل‌قدمی اور مثال کو لیکر ماسکو ، کیئف، ولادیمیر ، یاروسلاول، ایوانووہ وزنےسینسک اور روس کے دوسرے شہروں اور صوبوں میں مزدور حلقوں نے ملکر سوشل ڈیموکریٹک انجمنیں اور گروپ بنائے۔ ''جدوجہد کی انجمن،، کی سرگرمیوں نے روس میں انقلابی تحریک کی ترقی کی رفتار بڑھائی اور اس طرح ہمارے ملک میں مزدور طبقے کی مارکسی پارٹی بنانے میں آسانی پیدا کی۔

زار کی حکومت ''انجمن،، کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہی تھی اور اس نے انجمن پر کاری ضرب لگائی۔ دسمبر ۱۸۹۵ء کی ابتدا میں اس کے زیادہ تر کارکن معہ لینن کے گرفتار کرلئے گئے جو ان کے لیڈر تھے۔ پولیس نے اخبار ''ربوچیئے دیلو،، (مزدوروں کا کاز) کا پہلا شمارہ ضبط کر لیا جس کو ان لوگوں نے تیار کیا تھا۔ مزدوروں کا غیرقانونی اخبار نکالنے کے لئے روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی کوشش کا یہ انجام ہوا۔

ولادیمیر ایلیچ کو پیٹرسبرگ کی جیل میں قید کر دیا گیا۔ وہاں انھوں نے قیدتنہائی میں چودہ مہینے گذارے لیکن جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی انھوں نے اپنی انقلابی سرگرمیاں بند نہیں کیں۔ لینن نے ''جد و جہد کی انجمن،، کی رہنمائی کے لئے راستہ ڈھونڈھ نکالا، ان رفیقوں سے رابطہ قائم کیا جو آزاد رہ گئے تھے اور خطوط، اشتہار اور پمفلٹ لکھ کر چوری چھپے طور سے باہر بھیجتے رہے۔ انھوں نے جیل میں

مارکسی پارٹی کے پروگرام کا پہلا مسودہ اور اس کے بارے میں تشریحات لکھیں۔

لینن انقلابی دستاویزیں کتابوں اور رسالوں کی سطروں کے درمیان دودھ سے لکھتے تھے۔ دودھ کے یہ الفاظ دکھائی نہیں دیتے تھے لیکن کاغذ کو گرم کرنے پر وہ صاف دکھائی دیتے تھے۔ انقلابی خط وکتابت کے لئے اکثر یہ طریقہ استعمال کرتے تھے۔ لینن ڈبل روٹی سے چھوٹی چھوٹی ''دوائتیں،، بناتے جن میں وہ دودھ بھر لیتے اور اگر کوئی پہرےدار آجاتا تو جلدی سے ان کو نگل جاتے۔ انھوں نے اپنے ایک خط میں مذاق سے لکھا: ''آج چھه دوائتیں کھائیں۔،،

جیل میں وہ اپنے قیدی رفیقوں کے ساتھ خط و کتابت کرتے رہتے تھے اور اس کے لئے جیل کی لائبریری کی کتابیں استعمال کرتے تھے۔ وہ الگ الگ حروف پر نقطوں سے نشان لگا دیتے تھے جن کو ملاکر ضروری الفاظ حاصل کئے جاسکتے تھے۔ ولادیمیر ایلیچ کے خطوط مزدور طبقے کی فتح میں امید و یقین پیدا کرتے تھے۔ جو خط بھی وہ جیل کے باہر بھیجتے تھے ان سے رفیقوں کے لئے فکر کا اظہار ھوتا تھا۔ وہ همیشه هدایت کرتے رہتے تھے که فلاں کو گرم کپڑے بھیجے جائیں اور فلاں کے لئے ''منگیتر،، تلاش کی جائے تاکه وہ تنہا رفیق سے ملنے آسکے جس سے کوئی بھی ملنے نہیں آتا ھے۔

جیل میں لینن نے اپنی بڑی تصنیف ''روس میں سرمایه‌داری کا ارتقا،، شروع کی۔ اس کے لئے مواد جمع

کرنے کی غرض سے انھوں نے سیکڑوں کتابیں اور رسالے پڑھے۔ اپنے رشتےداروں کے خطوں میں وہ ضروری کتابوں کی فہرست بھیجتے تھے جنکی فراھمی کا انتظام ان کی بڑی بہن آننا اولیانووا کرتی تھیں۔

لینن نے اپنے لئے سخت معمول بنا لیا تھا۔ روزانہ مقررہ کام پورا کرتے تھے اور رات کو سونے سے پہلے پابندی سے ورزش کرتے تھے۔ لینن بعد میں یاد کرکے کہتے تھے "انتہائی شدید سردی میں بھی جب کوٹھری بہت ٹھنڈی ہوتی تھی کسرت کرنے سے جسم میں گرمی آجاتی تھی اور اس کے بعد نیند کہیں اچھی آتی تھی"۔ انھوں نے صرف نظریاتی طور پر ھی نہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی اپنے کو آنےوالی جدوجہد کے لئے مضبوط بنایا اور یہ بات اپنے ساتھیوں کو بھی سکھائی۔

مثلاً اپنی چھوٹی بہن ماریا اولیانووا کو جب وہ جیل میں تھیں لینن نے لکھا: "میں تمھیں یہ بھی مشورہ دونگا کہ جو کتابیں تمھارے پاس ھیں ان کے مطالعہ کو ایسے ٹھیک طریقے سے تقسیم کرو کہ وہ نوع بنوع ھو جائے۔ مجھے اچھی طرح یاد ھے کہ مطالعہ یا کام میں تبدیلی — ترجمے سے مطالعہ میں، خطوط لکھنے سے ورزش کرنے میں، سنجیدہ کتابوں کے مطالعہ سے افسانوی ادب پڑھنے میں — بہت ھی مدد ملتی ھے۔"

پیٹرسبرگ میں لینن کی سرگرمیوں اور ان کی نظریاتی تصانیف نے مارکس‌ازم کی ترقی اور روس کی مزدور تحریک میں ایک نئے لیننی دور کا آغاز کیا۔

سائبیریا میں جلاوطنی

۱۳ فروری ۱۸۹۷ء لینن کو تین سال کے لئے مشرقی سائبیریا میں جلاوطنی کی سزا دی گئی۔ اس طرح زارشاهی نے لینن کو انکی انقلابی سرگرمیوں کی سزا دی۔

مئی ۱۸۹۷ء میں ولادیمیر ایلیچ ینی‌سئی صوبے کے مینوسینسک ضلع کے گاؤں شوشینسکوئے پہنچ گئے۔ یہی وہ جگہ تھی جو انکی جلاوطنی کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس زمانے میں یہ ایک بھولا بسرا سائبیریائی گاؤں تھا جو ریلوے سے سیکڑوں کلومیٹر دور واقع تھا۔ آجکل شوشینسکوئے کراسنویارسک علاقے میں ایک بڑا اضلاعی مرکز ھے جہاں دودھ کو ڈبوں میں بند کرنے کا کارخانہ، دو لائبریریاں، ثانوی اسکول، زرعی ٹکنیکی اسکول، تہذیب گھر، پائنیروں کا کلب ھے۔ ۱۹۳۷ء میں یہاں لینن کا خانہ میوزیم بھی کھولا گیا ھے۔

لینن کے لئے یہ بہت مشکل وقت تھا۔ انھوں نے ایک خط میں اپنی بہن کو لکھا: ''اپنی جلاوطنی کے ابتدائی زمانے میں یہ طے کر لیا کہ میں یورپی روس اور یورپ کے نقشے میں ھاتھ تک نہیں لگاؤنگا کیونکہ جب اس نقشے کو کھول کر اس پر طرح طرح کے سیاہ نقطوں کو دیکھنا شروع کرو تو بڑی تلخی پیدا ھوتی ھے،،۔ لیکن براہ راست انقلابی سرگرمیوں سے الگ ھوکر بھی انھوں نے اپنی رجائیت، جوش و خروش اور زندہ دلی کو نہیں چھوڑا۔ وہ زوروں کے ساتھ مطالعہ کرتے رھے اور انھوں نے سائبیریائی دیہات

کی زندگی اور کسانوں کی حالت کو بغور دیکھا۔ مضافات کے باشندے انکا بڑا احترام کرنے لگے اور ان کے پاس اکثر مدد کے لئے آنے لگے۔ ایک بار انھوں نے ایک سونے کی کان کے مزدور کو کان کے مالک کے مقابلے میں مقدمہ جیتنے میں مدد دی۔ اسکے بعد اور زیادہ کسان ان کے پاس اپنی ضرورتیں بیان کرنے اور امداد حاصل کرنے کے لئے آنے لگے۔ پچیس سال بعد ولادیمیر ایلیچ نے اسکو یاد کرتے ہوئے کہا:
''...جب میں سائبیریا میں جلاوطنی کی حالت میں تھا مجھے وکالت کرنی پڑی۔ لیکن میں پوشیدہ وکیل تھا کیونکہ سرکاری طور پر میں جلاوطن تھا اور اس حالت میں یہ ممنوع تھا۔ پھر بھی کوئی دوسرا وکیل نہ تھا اس لئے لوگ میرے پاس آکر اپنے کاموں کے بارے میں کہتے تھے،،۔ لینن مقامی لوگوں کو مشورہ دیتے تھے کہ کس طرح وہ اپنے کو امیروں اور مقامی صاحبان اقتدار سے بچائیں۔

سال بھر بعد نادیژدا کونستانتینوونا کروپسکایا بھی شوشینسکوئے گاؤں آ گئیں۔ ان کو بھی پیٹرسبرگ کی ''مزدور طبقے کی نجات کے لئے جدوجہد کی انجمن،، کا کام کرنے پر گرفتار کرکے اوفا کے صوبے میں جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ لیکن لینن کی منگیتر ہونے کی حیثیت سے ان کو یہ اجازت مل گئی تھی کہ وہ جلاوطنی کی مدت شوشینسکوئے میں گذاریں۔ یہیں انکی شادی ہوئی اور نادیژدا کونستانتینوونا ولادیمیر ایلیچ کی بیوی بن گئیں اور زندگی کے آخر تک انکی عزیز دوست، ساتھی ور معتبر مددگار رہیں۔

رشتےداروں اور رفیقوں کی مدد سے لینن کو جلاوطنی میں بہت سی کتابیں اور رسالے ملتے رہے۔ انھوں نے مارکس اور اینگلس کی تصانیف کا مطالعہ جاری رکھا، اخبار متواتر پڑھتے رہے اور غیرملکی کتابوں کا روسی زبان میں ترجمہ کیا۔ اندھیرے میں لپٹے خوابیدہ گاؤں میں ان کے کمرے کی کھڑکی اکثر رات گئے تک روشن رہتی۔

جلاوطنی کے زمانے میں لینن نے پارٹی کے پروگرام کا مسودہ مرتب کیا اور تیس سے زیاد تصانیف کیں۔ ان تصانیف میں پمفلٹ ''روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے فریضے،، کو خاص جگہ حاصل ہے۔ اس زمانے کی تصانیف میں لینن نے روسی سوشل ڈیموکریٹوں کے فریضوں کا تعین کیا، متحد مزدور پارٹی بنانے کی ضرورت کی وضاحت کی اور مارکس‌ازم کے دشمنوں کی مخالفت کی۔

لینن نے یہیں اپنی کتاب ''روس میں سرمایہ‌داری کا ارتقا،، ختم کی جو ۱۸۹۹ء میں شایع ہوئی۔ یہ روس کے معاشی ارتقا کے بارے میں ایک بڑی سائنسی تصنیف تھی جو مارکس کی تصنیف ''سرمایہ،، سے براہ راست سلسلہ رکھتی تھی۔ روس کی معاشی زندگی کے تحقیقات کرکے لینن نے مارکسی سیاسی معاشیات کو نئے نصب العین سے مالامال کیا۔ انھوں نے واقعات کی بنیاد پر ثابت کیا کہ روس میں سرمایہ‌دار نظام نہ صرف صنعت میں بلکہ زراعت میں بھی فروغ پا رہا ہے۔ یہ کتاب نرودازم کیلئے پروانۂ موت ثابت ہوئی۔ اس میں لینن نے سرمایہ‌دار سماج کے گہرے تضادات کو بےنقاب کیا۔ انھوں نے دکھایا کہ کیسے سرمایہ‌دار

سماج کے قلب میں مزدور طبقہ پل بڑھ کر مضبوط هوتا جا رها ہے جو سرمایہ‌دار نظام کی قبر کھودنےوالا اور نئے سوشلسٹ سماج کا خالق ہے۔ روس کی عام آبادی میں مزدور طبقے کی کم تعداد کے باوجود لینن نے اس میں عظیم طاقت دیکھی اور انقلابی تحریک میں اس کو رهنمائی کا رول سپرد کیا۔ ساتھ هی لینن نے پرولتاریہ کے کسانوں کے ساتھ اتحاد پر زور دیا جسکے بغیر آنےوالے انقلاب میں فتح ممکن نہ تھی۔ پرولتاری پارٹی کے نظرئے، پروگرام اور طریقۂ کار کو سائنسی طور پر مرتب کرنے میں اس کتاب نے بڑا رول ادا کیا۔ وہ تیزی کے ساتھ ترقی‌پسند دانش‌وروں، نوجوان طالب علموں اور مزدور حلقوں کے شرکا میں پھیل گئی اور مارکسی کارکنوں کی نظریاتی تربیت میں اس کو بڑی اهمیت حاصل هوگئی۔

لینن نے مارکس‌ازم کو همیشہ ایسی جاندار اور ترقی‌پذیر تعلیم کی حیثیت سے دیکھا جس کو عملی سرگرمیوں میں نہ صرف استعمال کرنے کی بلکہ اس کو مزید فروغ دینے کی بھی صلاحیت رکھنا چاهئے۔ جلاوطنی کے دوران انھوں نے اپنی ایک تصنیف میں لکھا: ”هم مارکس کے نظرئے کو بالکل اس طرح نہیں دیکھتے کہ وہ حرف آخر ہے اور اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ اسکے برعکس همیں یقین ہے کہ اس نظرئے نے صرف اس سائنس کا سنگ بنیاد رکھا ہے جس کو سوشلسٹوں کو تمام سمتوں میں آگے بڑھانا چاهئے اگر وہ زندگی میں پیچھے نہیں رہ جانا چاهتے“۔ یہ تخلیقی روی مارکسی نظرئے کی طرف ولادیمیر ایلیچ کی ساری

آئندہ سرگرمیوں میں بھی کرداری مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔

سخت کام کے ساتھ لینن آرام بھی کر لیتے تھے۔ فاضل وقت میں وہ اسکیٹنگ کرتے تھے، شکار پر جاتے تھے اور جنگل اور کھیتوں کی سیر کرتے تھے۔ ان کی محبوب جگہیں حسین جھیلیں اور دریائے شوشا کے کنارے کا جنگل تھیں۔ وہ سائبیریا کے زبردست قدرتی مناظر اور ذخار دریا ینیسئی کو بہت سراہتے تھے۔ قریب رہنے والے جلاوطن رفیقوں کے کبھی کبھار آ جانے یا ان کے یہاں چلے جانے سے ان کی جلاوطنی کے مصائب میں کمی محسوس ہوتی تھی۔ اس زمانے میں مینوسینسک کے علاقے میں کرژیژانوفسکی، ستارکوف، وانیئف، کورناتوفسکی، لیپیشینسکی اور پیٹرسبرگ کے دوسرے سوشل ڈیموکریٹ جلاوطنی کی حالت میں رہتے تھے۔ لینن مینوسینسک، تیسینسکوئیے گاؤں اور کراسنویارسک جایا کرتے تھے۔ ولادیمیر ایلیچ دوستوں کے ساتھ مل کر کورس میں گاتے تھے۔ ان کو ان انقلابی گیتوں سے خاص دلچسپی تھی — "شدید غلامی کا شکار"، "بہادر رفیقو، اٹھ کھڑے ہو!" اور "دشمنی کے شعلے"۔

ولادیمیر ایلیچ کو رشتےداروں کے خطوط پا کر بڑی خوشی ہوتی تھی جن سے وہ مستقل خط و کتابت کرتے رہتے تھے۔ رشتےداروں کو جو خطوط لینن لکھتے تھے وہ خلوص اور عزیزوں کے لئے فکر سے بھرے ہوتے تھے۔ ان میں اپنی حالت کے بارے میں کسی طرح کی اداسی یا شکایت کا نام و نشان تک نہیں ہوتا

تھا۔ آننا اولیانووا نے اسکا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:
"مجھے یاد ہے کہ ان کے خطوط ہر طرح کی اداسی، پریشانی اور تلخی کو دھوکر ہم کو زندہ‌دلی سے بھر دیتے تھے۔ انکی بذلہ سنجی اور مذاق ہم میں خوشی پیدا کردیتے تھے۔ یہ ہر طرح کے کام کے لئے بہترین تفریح تھی۔"

اپنی ماں کے لئے وہ بہت ہی نازک جذبات رکھتے تھے اور ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ولادیمیر ایلیچ ہمیشہ ان کی صحت کے لئے فکرمند رہتے تھے اور درخواست کرتے رہتے تھے کہ ماں ان کے بارے میں پریشان نہ ہوں، ان کو اپنی زندگی اور منصوبوں کے بارے میں تفصیل سے بتاتے رہتے تھے۔ رشتے‌داروں سے لینن نہ صرف خون کے رشتوں سے بندھے تھے بلکہ مشترکہ سیاسی خیالات اور عقائد بھی ان کو مربوط کرتے تھے۔ اسی لئے انکی خط و کتابت محض ذاتی نوعیت کی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان میں اس وقت کے لئے بہت سے اہم مارکسی نظرئے، عمل اور سیاست کے مسائل کا اس حد تک ذکر ہوتا تھا جتنا کہ سنسر کو دیکھتے ہوئے امکانی طور پر خطوط میں کیا جا سکتا تھا۔

دور افتادہ جلاوطنی میں بھی لینن مزدور تحریک کے ارتقا کا غور سے مطالعہ اور روس اور غیرملکوں میں اس تحریک کے نمائندوں سے وسیع پیمانے پر خط و کتابت کرتے رہے اور سوشل ڈیموکریٹوں کی تنظیموں کی حالت، ان کے تقاضوں، مشکلات اور ضرورتوں سے باخبر

ر

اس زمانے میں کچھ هڑتالوں میں کامیابیوں سے متاثر هوکر روسی سوشل ڈیموکریٹوں کا ایک حصه مزدوروں کو یه تلقین دینے لگا تھا که محض معاشی جدوجہد کریں یعنی اجرت میں اضافے، کام کے وقت میں کمی اور محنت کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے۔ وہ یقین دلاتے تھے که سیاسی جدوجہد تو بورژوازی کا کام ھے۔ ایسے سوشل ڈیموکریٹ ''اکانومسٹ،، (معاشیات پرست) کہلائے۔ لینن نے ''اکانومسٹوں،، کی سرگرمیوں میں سنگین خطرہ دیکھا کیونکه وہ مزدور طبقے کو بورژوازی کے ساتھ سمجھوتے کی طرف لے جا رهے تھے، اس کے انقلابی رول کو گھٹا رهے تھے اور سیاسی جدوجہد کی طرف سے اسکی توجه هٹاتے تھے۔ ''اکانومسٹ،، روس کی مزدور تحریک میں وہ پہلے موقع پرست تھے جنھوں نے پرولتاریه کے مفادات کو بورژوازی کے تحت لانے کی کوشش کی اور لینن نے ''اکانومسٹوں،، کے خلاف اٹل مورچه لینے کا فیصله کیا۔

۱۸۹۹ء کی گرمیوں میں پیٹرسبرگ سے اولیانووا — ایلیزاروِوا نے لینن کو ''اکانومسٹوں،، کے نظریات کے بارے میں دستاویز بھیجی۔ اس پر لینن نے ''روسی سوشل ڈیموکریٹوں کا احتجاج،، لکھا جس کی مینوسینسک ضلع میں رهنے والے ستره مارکسی جلاوطنوں نے باتفاق رائے تصدیق کی اور اس پر دستخط کئے۔ اس میں لینن نے مزدوروں کے کاز کے لئے ''اکانومسٹوں،، کے گمراہ کن اور مضرت رساں خیالات کا پردہچاک کیا اور روسی سوشل‌ڈیموکریٹوں کے بنیادی فریضوں کا تعین کیا۔ اس ''احتجاج،، میں محنت کشوں کی نجات

کی جد و جہد میں پرولتاری پارٹی کی عظیم اہمیت پر زور دیا گیا تھا ۔ اس لاجواب دستاویز میں کہا گیا تھا : ''صرف خودمختار مزدور پارٹی ہی مطلق العنانی کے خلاف جد و جہد میں ڈٹ کر مورچہ لے سکتی ہے ۔''

نادیژدا کروپسکایا سے لینن کو مارچ ۱۸۹۸ء میں مینسک میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس کے انعقاد کے بارے میں معلوم ہوا جس نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے قیام کا اعلان کیا ۔ یہی اسکی تاریخی اہمیت تھی ۔ کانگرس کی خصوصیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لینن نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کے نام میں ''روسی'' لگانے سے روس کی ساری قوموں کے ترقی‌پسند مزدور متحد ہو جاتے ہیں ۔ کانگرس نے جو مینی‌فسٹو منظور کیا تھا اس میں پارٹی کے مقاصد کا کھلم کھلا اعلان تھا ۔ لینن نے مینی‌فسٹو کے بنیادی خیالات سے اپنی یکجہتی کا اظہار کیا ۔ لیکن یہ کانگرس منتشر مارکسی حلقوں اور تنظیموں کو متحد نہ کر سکی ۔ نہ تو پارٹی کا کوئی پروگرام منظور کیا گیا اور نہ کوئی قواعد بنے اور کانگرس میں جو مرکزی کمیٹی منتخب کی گئی تھی اسکے ممبروں کو جلد ہی گرفتار کر لیا گیا ۔ سوشل ڈیموکریٹک تنظیموں کے درمیان نہ صرف عدم اتحاد جاری رہا بلکہ اور بھی بڑھ گیا ۔ انکی سرگرمیاں مقامی ہوکر رہ گئیں، ان کے کام میں کوئی مستحکم ربط و تسلسل نہیں رہا ۔ قدامت اور گروہ‌بندی

سے پیچھا چھڑانے کا یہ تقاضہ تھا کہ روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی مضبوط تنظیم قائم کی جائے۔

جلاوطنی کے زمانے میں لینن نے انقلابی مارکسی پارٹی بنانے کا منصوبہ بنایا۔ مطلق العنانی کی شدید رجعت پرستی کی وجہ سے پارٹی کو بہت ہی خفیہ طریقے پر بنانا تھا۔ لاجواب لیننی منصوبے میں ایک کل روسی سیاسی اخبار کی اشاعت کو بنیادی رول دیا گیا تھا۔ لینن کی رائے میں اس اخبار کو کمیٹیوں اور گروپوں کو انقلابی مارکس‌ازم کے اصولوں پر متحد کرنا، دوسری کانگرس کی ہمہ گیر تیاری کرنا اور پارٹی کا واحد پروگرام اور قواعد مرتب کرنا تھا۔ بہرحال لینن نے اخبار کے فریضوں کو محض پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن تک نہیں محدود رکھا۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کو پارٹی کی طاقت کا ناظم ہونا چاھئیے اور سوشل ڈیموکریٹوں کے حلقوں اور گروپوں کو واحد تنظیم میں متحد کرنا چاھئیے۔ مارکسی اخبار کے بارے میں اصولی طور پر یہ نیا خیال تھا جس نے اخباروں اور رسالوں کی اشاعت کے رول اور اھمیت کے بارے میں سوشل ڈیموکریٹوں کے پچھلے تصورات کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔ کرزیژانوفسکی ذکر کرتے تھے کہ کس طرح شدید جاڑے کی شاموں میں دریائے ینی‌سئی کے کنارے ٹہلتے ہوئے ولادیمیرایلیچ نے جوش کے ساتھ ان کو مارکسی پارٹی کے قیام کے پروگرام کے بارے میں بتایا جو اپنی جرأت اور جدت کے لحاظ سے لاجواب تھا۔

لینن بےچینی کے ساتھ اپنی جلاوطنی ختم ہونے کے منتظر تھے۔ نادیژدا کروپسکایا نے جلاوطنی کے آخری مہینوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''ولادیمیر ایلیچ سوتے نہیں تھے اور بری طرح دبلے ہو گئے تھے۔ رات رات بھر جاگ کر وہ اپنے منصوبے کی ساری تفصیلات پر غور کرتے رہتے تھے... جیسے جیسے دن گذرتے گئے ولادیمیر ایلیچ پر اور بےصبری طاری ہوتی گئی، اور کام کا اشتیاق بڑھتا گیا۔''

اور پھر اچانک ان کے یہاں تلاشی ہوئی جس سے ولادیمیر ایلیچ کو سب سے زیادہ اس بات کی تشویش ہوئی کہ کہیں یہ جلاوطنی کی مدت میں توسیع کرنے کی تمہید تو نہیں ہے۔ لیکن شکر ہے کہ سب کچھ بخیر و خوبی گذر گیا۔

۲۹ جنوری ۱۹۰۰ء کو جلاوطنی کی مدت ختم ہوتے ہی ولادیمیر ایلیچ معہ خاندان کے اسی صبح شوشینسکوئے سے روانہ ہو گئے۔ راستہ دوردراز تھا۔ تقریباً ۳۰۰ ورسٹ تو گھوڑا گاڑی پر سفر کرنا تھا۔ لیکن شدید جاڑے کے باوجود انکا سفر دن رات جاری رہا۔ لینن کو آزاد ہوکر انقلابی کام میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کی جلدی تھی۔

زار کی حکومت نے دارالحکومت اور روس کے صنعتی شہروں میں لینن کے قیام کو ممنوع قرار دیا۔ پیٹرسبرگ سے قریب رہنے کے لئے لینن نے پسکوف میں قیام کا فیصلہ کیا۔

3-1450

نئی قسم کی مارکسی پارٹی کے لئے جدوجہد

لینن نے آزاد ہوتے ہی بڑے جوش کے ساتھ اس کام کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا جو انھوں نے سوچ رکھا تھا۔ وہ بڑی توجہ کے ساتھ اسکے لئے ہمہ گیر تیاریاں کرنے لگے۔ پورا ۱۹۰۰ء کا سال اس کل روسی سیاسی اخبار کی تنظیم کے سخت کام میں گذر گیا۔ پولیس کے جبروتشدد کے پیش نظر اس وقت روس میں مزدوروں کے انقلابی اخبار کی اشاعت تقریباً ناممکن تھی۔ اس لئے لینن نے اسکو بیرون ملک شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پہلے انھوں نے روس میں بہت سی سوشل ڈیموکریٹک تنظیموں سے رابطہ قائم کیا، اخبار کی حمایت کا قول و قرار ہوا اور آئندہ کے لئے کارکنوں اور نامہ‌نگاروں کی نامزدگی کی گئی۔ اسی مقصد سے لینن پولیس کی ممانعت کے باوجود ماسکو، پیٹرسبرگ، ریگا، سمارا، سیزران، نیژنی نووگورود، اوفا اور سمولینسک گئے۔

مئی ۱۹۰۰ء میں پیٹرسبرگ کے ایک خفیہ دورے میں لینن گرفتار کر لئے گئے۔ ان کے پاس غیرملکی ساتھیوں کے پتوں کی فہرست تھی جو ایک بل پر لکھی ہوئی تھی۔ خوش‌قسمتی سے پولیس کو یہ فہرست نہیں ملی اور لینن کو جلد ہی چھوڑ دیا گیا۔ لینن کے لئے اب روس میں رہنا خطرناک ہو گیا۔ زارشاہی لینن کو اپنا سخت دشمن سمجھنے لگی۔ پولیس کے کرنل

زوباتوف نے ایک خفیہ رپورٹ کے ذریعہ اپنے افسران بالا کو ۱۹۰۰ء میں مطلع کیا: ''اس وقت انقلاب میں اولیانوف سے بڑی ہستی اور کوئی نہیں ہے''۔ اور یہ تجویز کی کہ ان کو جان سے مار ڈالنے کا بندوبست کیا جائے۔

بڑی مشکل سے لینن ملک کے باہر جا سکے۔ ۱۶ جولائی ۱۹۰۰ء کو وہ جرمنی چلے گئے۔ ان کے وطن چھوڑنے کا پہلا دور شروع ہوا جو پانچ سال سے زیادہ طویل تھا۔

کل روسی اخبار کا نام ''اسکرا'' (چنگاری) رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسکا ایڈیٹوریل بورڈ جرمن شہر میونخ میں قائم کیا تھا۔ چنانچہ ولادیمیر ایلیچ وہاں پہنچ گئے۔ خفیہ طور پر روس سے ان کی خط وکتابت پراگ کے ذریعہ ہوتی تھی تاکہ زارشاہی کے اوخرانکا* (سیکیورٹی) کے جاسوس اس خفیہ جگہ کا پتہ نہ پاسکیں جہاں سے ''اسکرا'' شایع ہوتا تھا۔ لینن نے اپنی ساری توجہ اخبار کی اشاعت پر لگا دی۔ ستمبر ۱۹۰۰ء میں انھوں نے نورینبرگ کے ایک خط میں لکھا: ''ہماری زندگی کا سارا رس اس بچے کی غذا کے لئے ہونا چاہئے جو پیدا ہونے والا ہے'' اور واقعی ''اسکرا'' لینن کا محبوب بچہ تھا۔

---

* اوخرانکا — ''سماجی سلامتی اور نظم و نسق کی حفاظت کا محکمہ''، جو ۱۸۸۱ء میں سیاسی سراغرسانی اور انقلابی تحریک کے خلاف جدوجہد کے لئے قائم کیا گیا۔ (ایڈیٹر)

اخبار کے قیام میں کئی مشکلات درپیش تھیں۔ چھاپےخانے کے لئے وسائل اور جگہ کی ضرورت تھی۔ روسی زبان کا ٹائپ فراہم کرنا تھا۔ اسمیں جرمن سوشل ڈیموکریٹوں نے ایڈیٹوریل بورڈ کو بڑی مدد دی۔

اسی سال دسمبر میں ''اسکرا،، کا پہلا شمارہ تیار ہوا۔ ''چنگاری ہی سے بھڑک کر شعلہ بنتا ہے!..،، — ان الفاظ سے اخبار کے ہر شمارے کی ابتدا ہوتی تھی۔ اور واقعی آگے چل کر ایساهی ہوا۔ روس میں ایک زبردست انقلابی شعلہ بھڑک اٹھا جس کی آگ میں مطلق العنانی اور سرمایہ‌دار نظام جل کر خاک ہو گئے۔

''اسکرا،، اس وقت شایع ہونا شروع ہوا جبکہ روس میں مزدور طبقے کی رہنمائی میں انقلابی تحریک زور پکڑ رہی تھی۔ فیکٹریوں اور کارخانوں میں هڑتالیں زیادہ ہونے لگی تھیں، کسان زمینداروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور نوجوان طالب علموں میں بےچینی پھیل گئی تھی۔ مضبوط اور منظم مارکسی پارٹی کی ضرورت تھی تاکہ وہ اس تحریک کی قیادت کرسکے۔ لیننی ''اسکرا،، نے بھی اس مقصد کے لئے جد و جہد شروع کی۔

لینن کی تحریک پر اور ان کی رہنمائی میں روس میں ''اسکرا،، کے معاونوں کے گروہ اور اس کے ایجنٹوں کا جال پھیل گیا۔ وہ اخبار تقسیم کرتے، اس کو خطوط، مضامین اور مواد بھیجتے اور اس کے لئے وسائل کا انتظام کرتے۔ پولیس اور خفیہ پولیس کے متواتر پیچھا کرنے کے باوجود ''اسکرا،، کے ایجنٹ جاں نثاری

کے ساتھ خطرناک کام کرتے تھے۔ گرفتاری کی صورت میں ان کے لئے جیل، قیدبامشقت اور جلاوطنی کا خطرہ تھا۔ ''اسکرا،، کے ایجنٹوں میں بابوشکن، باؤمان، گوسیف، زیلیکسون — بوبروفسکایا، زیملیاچکا، کالینن، کیتسخویلی، لیتوینوف، استاسووا اور دوسرے انقلابی تھے۔

لینن ''اسکرا،، کے ایجنٹوں کے کام کو بڑی اهمیت دیتے تھے۔ وہ ان کی سرگرمیوں کی رهنمائی کرتے تھے، ان میں سے وہ پارٹی کے جری اور باایثار ناظموں اور عوام کے مفادات کے مجاهدوں کی تربیت کرتے تھے۔ اس زمانے کی محفوظ تحریروں سے پتہ چلتا هے کہ کس مشقت کے ساتھ لینن نے هر مقامی حالت کے بارے میں واقفیت حاصل کی، نوع بنوع ٹھوس مشورے دئے اور رابطے قائم کرنے کیلئے، جن کو لینن همیشہ بڑی اهمیت دیتے تھے، لوگوں کو هدایات دیں۔ انھوں نے گوسیف کو لکھا: ''نئی طاقتوں، نوجوانوں اور نئے حلقوں سے قطعی طور پر همارا براہ راست رابطہ قائم کروائیے۔ یہ نہ بھولئے کہ انقلابی تنظیم کی طاقت اس کے روابط کی تعداد میں هے،،۔ ''اسکرا،، پارٹی کی طاقتوں کو متحد کرنے، پارٹی کارکنوں کو جمع کرنے اور ان کو تربیت دینے کا مرکز بن گیا۔

روس میں اخبار پہنچانا بہت هی پیچیدہ کام تھا۔ زیادہ آسانی سے بھیجنے کیلئے اس کو باریک اور مضبوط کاغذ پر چھاپا جاتا تھا۔ پولیس کی تیز نگاهوں سے بچنے کیلئے ''اسکرا،، کو دوهرے پیندےوالے سوٹ کیسوں میں بھیجا جاتا تھا، کتابوں کی جلدوں کے اندر چھپا دیا جاتا تھا جو کسی معتبر پتے پر بھیجی جاتی

تھیں، روس آنےوالے رفیقوں کی واسکٹوں میں سی دیا جاتا تھا۔ اخبار کی مانگ متواتر اس طرح بڑھتی گئی کہ روس میں باکو اور کیشینیف کے شہروں میں ''اسکرا،، کی نقلیں چھاپنے کے لئے خفیہ چھاپے خانے قائم کئے گئے۔

لینن اس اخبار کے روح رواں تھے جس نے پارٹی کے قیام میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔ مشکل سے ھی کوئی شمارہ بلا ان کے مضمون کے شایع ھوتا تھا۔ ''اسکرا،، اس بارے میں مضامین شایع کرتا تھا کہ کیسے پارٹی کی تنظیم و تعمیر بہتر طریقے سے کی جا سکتی ھے، عوام کو انقلابی جدوجہد کی طرف کیسے کھینچا جا سکتا ھے۔ اخبار میں روس کے مختلف شہروں میں انقلابی تحریک، کارخانوں اور فیکٹریوں میں ھونےوالے واقعات اور دیہات کی صورتحال کے بارے میں خبریں شایع ھوتی تھیں۔ جلد ھی مزدور اخبار سے واقف ھوگئے اور اس کو پسند کرنے لگے۔ ھر شمارہ ھاتھوں ھاتھ جاتا تھا اور اس کا ایک ایک لفظ پڑھا جاتا تھا۔ ایک ٹکسٹائل مزدور نے لکھا: ''...میں نے اپنے بہت سے ساتھیوں کو ''اسکرا،، دکھایا۔ سارا شمارہ پارہ پارہ ھوگیا۔ پھر بھی وہ ھمارے لئے عزیز تھا کیونکہ اسمیں ھمارے کاز، سارے روس کے کاز کے بارے میں لکھا تھا جس کی قیمت نہ تو کوپکوں میں لگائی جا سکتی ھے اور نہ گھنٹوں میں مقرر کی جا سکتی ھے۔ اس کے پڑھنے سے ھی یہ سمجھ میں آتا ھے کہ پولیس ھم سے، مزدوروں اور ان دانشوروں سے کیوں اتنی خائف ھے جن کے پیچھے ھم چلتے ھیں۔،،

۱۹۰۱ء کے آخر سے ولادیمیر ایلیچ نے لینن کے نام سے اپنی کچھ تصانیف شایع کرنا شروع کیں۔ اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ انھوں نے یہ فرضی نام کیوں اختیار کیا؟ نادیژدا کروپسکایا کے بیان کے مطابق یہ انتخاب بظاہر اتفاقی تھا۔ ممکن ہے کہ ''اسکرا،، میں پلیخانوف کے ساتھ ملکر کام کرتے ہوئے، جو اپنی تصانیف میں والگین کا نام (روسی دریا والگا کے نام پر) استعمال کرتے تھے، لینن نے اپنے فرضی نام کےلئے سائبیریا کے زبردست دریا لینا کو بنیاد بنایا ہو۔

۱۹۰۲ء میں لینن کی کتاب ''کیا کیا جائے؟،، شایع ہوئی۔ اس لاجواب تصنیف نے پارٹی کے قیام میں اہم رول ادا کیا۔ اسمیں لینن نے پرولتاری مارکسی پارٹی کی تعمیر کا منصوبہ تفصیل سے دیا اور اس کی وضاحت کی۔ ولادیمیر ایلیچ کا خیال تھا کہ اس کو مکمل طور سے نئی قسم کی انقلابی اور مجاھد پارٹی ہونا چاھئیے۔

روس میں پرولتاری پارٹی کی تشکیل سے پہلے ھی مغربی یورپ میں مزدور پارٹیاں موجود تھیں۔ لینن کے خیال میں کس طرح روسی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کو ان سے مختلف ھونا چاھئیے تھا؟ مغربی یورپ کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کا وجود ایسے حالات میں ھوا تھا جب سرمایہ‌دار نظام کا ارتقا نسبتاً پرامن تھا۔ وہ انقلابی جدوجہد کیلئے نہیں بنائی گئی تھیں اور انھوں نے موقع پرستوں سے سمجھوتہ کر رکھا تھا جو رفتہ رفتہ ان پارٹیوں میں خاص رول ادا کرنے لگے۔ موقع پرست یہ یقین دلا رہے تھے کہ جیسے سوشلسٹ

انقلاب اور پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کے بغیر استحصال کا خاتمہ کرکے سوشلزم تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس طرح وہ مزدوروں کو ناکارہ بنا کر خود عملی طور پر سرمایہ‌دار نظام کے پشت پناہ بن گئے۔ موقع پرستوں نے مارکس‌ازم کو توڑ مروڑ اور ترمیم پرستی کا نشانہ بنا کر اس کے انقلابی جوہر کو نکال پھینکا۔ وہ سمجھوتہ پرست تھے، بورژوازی کے مددگار اور ایجنٹوں کا رول ادا کرتے تھے۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کی اکثریت کے لیڈر موقع پرستوں کی زبانی تو مذمت کرتے تھے لیکن عملی طور پر ان کے ساتھ گذارا کر رہے تھے۔

لینن نے ایک بالکل مختلف اور اصلی انقلابی پرولتاری پارٹی قائم کرنے کے بارے میں سوچا جو روس کے مزدور طبقے کو منظم کرکے اس کو زار کی مطلق‌العنانی اور سرمایہ‌دار نظام پر دھاوا بولنے کے لئے لےجانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ مزدور تحریک کی سربراھی کیلئے، اس کی رھنما طاقت بننے کیلئے پارٹی کو ترقی‌پسند انقلابی نظرئے یعنی مارکس‌ازم سے مسلح ھونا چاھئے۔ پارٹی یہ نظریہ مزدور تحریک میں پھیلائےگی اور اس طرح اس کو سوشلسٹ شعور عطا کرےگی۔ ''انقلابی نظرئے کے بغیر انقلابی تحریک بھی ممکن نہیں ہے،، — ولادیمیر ایلیچ لینن نے اس طرح مارکسی نظرئے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا۔

لینن نے یہ وضاحت کی کہ بورژوا سماج کے حالات میں یا بورژوا یا پرولتاری خیالات ھوتے ھیں۔ کوئی درمیانی بات نہیں ھو سکتی۔ حکمراں طبقے کی حیثیت سے بورژوازی کے پاس اپنے خیالات پھیلانے کیلئے پرولتاریہ

کے مقابلے میں زیادہ ذرائع اور امکانات ھیں۔ اسی لئے شعور و آگاھی کے رول کو حقیر بنانے، ھنگامی حالات پر بھروسہ کرنے کا مطلب، جن کی طرف ''اکونومسٹ،، دعوت دیتے تھے، عملی طور سے پرولتاریہ پر بورژوا خیالات کا اثر بڑھانا ھے۔ یہیں سے سوشل ڈیموکریٹوں کا یہ براہ راست فریضہ پیدا ھوتا ھے کہ بورژوا خیالات کے خلاف جدوجہد کی جائے، مزدور طبقے کو سیاسی تربیت دینے کا کام کیا جائے تاکہ اس کو سوشلسٹ شعور تک بلند کیا جائے۔ متحدہ مرکوز پارٹی کی تنظیم کو زبردست اھمیت دیتے ھوئے لینن نے اس کی تعمیر کا منصوبہ مرتب کیا۔ ان کا خیال تھا کہ پارٹی کو دو حصوں پر مشتمل ھونا چاھئے — پیشہ‌ور انقلابیوں کا ایک محدود حلقہ، ایسے لوگ جو انقلاب کیلئے پوری طرح وقف ھوں اور مقامی پارٹی تنظیموں کا وسیع جال یعنی پارٹی کے ممبروں کی کثیر تعداد۔

لینن نے مزدوروں کو لیکر پیشہ‌ور انقلابیوں کی تربیت دینے کے کام کو بڑی اھمیت دی۔ لیننی مفہوم میں پیشہ‌ور انقلابی کو عوام کی انتہائی گہرائیوں تک جانا، ان کی ضرورتوں اور مزاج کو سمجھنا، سب اور ھر طرح کے جبر و تشدد اور ظلم کے مظہر پر وہ چاھے جس طبقے سے تعلق رکھتا ھو آواز بلند کرنا اور ''ھر چھوٹی سی چھوٹی بات کو اس طرح استعمال کرنے کی صلاحیت رکھنا چاھئے تاکہ سب کے سامنے اپنے سوشلسٹ عقیدے اور جمہوری مطالبات کو لا سکے، تاکہ سب سے اور ھر ایک سے پرولتاریہ کی جدوجہد آزادی کے عالمی تاریخی اھمیت کی وضاحت کر سکے۔،،

پارٹی کی تعمیر کے لیننی منصوبے کی مخالفت ''اکانومسٹوں،، نے کی۔ پرولتاریہ کے خود مختارانہ سیاسی رول سے انکار کرتے ہوئے انھوں نے اس کی خود مختار انقلابی پارٹی بنانے کی بھی مخالفت کی۔ اپنی کتاب ''کیا کیا جائے؟،، میں لینن نے ''اکانومسٹوں،، پر ضرب کاری لگائی۔ انھوں نے دکھایا کہ ''اکانومزم،، بین اقوامی موقع پرستی کا ایک اور روپ ہے۔ اس لئے لینن کی کتاب نہ صرف روسی بلکہ بین‌اقوامی موقع پرستی کے خلاف تھی۔ مارکس‌ازم کی بنیاد پر پارٹی کی صفیں متحد کرنے، روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کی تیاری کرنے میں جس نے اصلی انقلابی مارکسی پارٹی کو واقعی جنم دیا، اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔

ولادیمیر ایلیچ کو اس بات سے بڑی دلچسپی تھی کہ قارئین نے ان کی کتاب کے بارے میں کیا رائے قائم کی۔ انھوں نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی ماسکو کمیٹی کو اگست ۱۹۰۲ء میں لکھا: ''ھمیں آپ کا خط ملا جس میں آپ نے ''کیا کیا جائے؟،، کے مصنف کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کیا آپ کے پاس ''کیا کیا جائے؟،، کافی تعداد میں پہنچیں؟ کیا مزدوروں نے اس کو پڑھا اور اس کے بارے میں کوئی رائے قائم کی؟،،

مزدور طبقے کی انقلابی پارٹی کے بارے میں نظریہ مرتب کرتے ہوئے لینن نے اس بات کو اولین اہمیت دی کہ اس کو مجاہدانہ سائنسی پروگرام سے مسلح کیا جائے۔ انھوں نے لکھا: ''پروگرام — اس کا مطلب

ہے مختصر، واضح اور ٹھیک ٹھیک اعلان ان سب باتوں کا جو پارٹی کا مقصد ہیں اور جن کے حصول کے لئیے پارٹی جد و جہد کر رہی ہے،،۔ پارٹی کے پہلے پروگرام کا مسودہ تیار کرنے میں لینن کا رول بہت بڑا تھا۔ صرف ان کے عزم و استقلال کی وجہ سے ''اسکرا،، کا ایڈیٹوریل بورڈ انقلابی پارٹی کا پروگرام مرتب کر سکا۔ اسمیں ٹھیک اور واضح طور پر مزدور تحریک کا مختتم مقصد دکھایا گیا تھا — نئے سوشلسٹ سماج کی تعمیر اور اس مقصد کی طرف لےجانےوالے راستے یعنی سوشلسٹ انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ دکھائے گئے تھے۔ اسی طرح پروگرام نے قریب ترین فریضوں کا بھی تعین کیا مثلاً زارشاھی کا تختہ الٹنا اور جمہوری ریپبلک قائم کرنا۔ اس طرح سے جمہوریت اور سوشلزم کی متحدہ جدوجہد پر زور دیا گیا۔

کسانوں سے پارٹی کے پروگرام کی وضاحت کے لئے لینن نے ۱۹۰۳ء کی بہار میں اپنا پمفلٹ ''دیہاتی غریبوں سے،، لکھا۔ اسمیں انھوں نے سادہ اور قابل فہم طور پر اس کی وضاحت کی کہ مزدوروں کی پارٹی کیا حاصل کرنا چاہتی ہے اور غریب کسانوں کو مزدوروں کے ساتھ اتحاد کی ضرورت کیوں ہے۔ لینن نے لکھا: ''ہم ایک نیا اور بہتر سماجی نظام قائم کرنا چاہتے ھیں۔ اس نئے اور بہتر سماج میں نہ تو امیر ھونا چاھئے اور نہ غریب، سب کو کام کرنا چاھئے۔ صرف مٹھی بھر امیروں کو نہیں بلکہ تمام محنت کشوں کو مشترکہ کام کے پھل ملنا چاھئیں۔ مشینوں اور دوسری ترقی‌یافتہ چیزوں کو سب کا

کام آسان کرنا چاہئے اور لاکھوں کروڑوں لوگوں کے نقصان سے چند لوگوں کو امیر نہ بنانا چاہئے۔ یہ نیا اور بہتر سماج سوشلسٹ سماج کہلاتا ہے اور اس کے بارے میں نظریہ سوشلزم کہلاتا ہے۔''

۱۹۰۲ء کی ابتدا میں پولیس کے جاسوسوں نے ''اسکرا'' کا پتہ لگا لیا۔ اس لئے میونخ چھوڑنا ضروری ہوگیا کیونکہ وہاں مزید قیام خطرناک تھا۔ اڈیٹوریل بورڈ نے اخبار شائع کرنے کیلئے لندن کا انتخاب کیا۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں لینن وہاں پہنچے۔

انگلستان کے دارالحکومت کے قیام میں لینن نے بڑی توجہ کے ساتھ مزدور تحریک سے واقفیت حاصل کی، انگریز پرولتاریہ کی زندگی کا مطالعہ کیا، اجتماعوں اور جلسوں میں شرکت کی۔ نادیژدا کروپسکایا نے بتایا کہ ولادیمیر ایلیچ کیلئے مزدور لوگ ہمیشہ دلکشی رکھتے تھے۔ اکثر اخبار کے ذریعہ ان کو یہ پتہ چل جاتا تھا کہ کہیں مزدوروں کا جلسہ ہے۔ وہ وہاں جاتے تھے اور کونے میں بیٹھ کر سب کچھ سنتے تھے۔

لینن کتب‌خانوں میں کافی وقت گزارتے تھے۔ اکثر ان کو برٹش میوزیم کی لائبریری میں دیکھا جا سکتا تھا جہاں اپنے زمانے میں کارل مارکس بھی مطالعہ کرتے تھے۔

۱۹۰۳ء کی بہار میں لینن لندن سے جنیوا آگئے جہاں سے ''اسکرا'' شائع ہونے لگا تھا۔ جنیوا کے مضافات میں لینن اپنی بیوی کے ساتھ ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ یہاں وہ روس سے آنےوالے رفیقوں سے

ملتے تھے۔ ان میں سے بہت سے جلاوطنی سے فرار اختیار کرنے کے بعد زندگی کے وسائل سے محروم ہو گئے تھے۔ ولادیمیر ایلیچ ان کی فکر کرتے تھے اور دوڑ دھوپ کرتے تھے تاکہ وہ رہنے سہنے اور کھانے پینے کے محتاج نہ رہیں۔ وہ بہت ہی ہمدرد، پاس و لحاظ کرنے والے اور پرخلوص انسان تھے۔ ولادیمیر ایلیچ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ اخلاق اور محبت سے پیش آتے تھے۔ ''اسکرا،، کی ایک ایجنٹ زیلیکسون — بوبروفسکایا نے لینن سے ایک ملاقات یاد کرتے ہوئے ان کی سادگی، انکسار اور زندہ دلی کا ذکر کیا ہے: ''ولادیمیر ایلیچ گہرے آسمانی رنگ کی روسی وضع کی قمیص پہنے تھے جو پتلون کے باہر تھی اور اپنے پستہ اور گٹھے ہوئے جسم کیوجہ سے ان کا حلیہ خاص طور سے ''روسی،، معلوم ہوتا تھا۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی یکاتیری‌نوسلاف کمیٹی کے ایک نمائندے نے جن کی ملاقات لینن سے جنیوا میں ہوئی تھی بتایا کہ ولادیمیر ایلیچ اس سے دوست سے بھی زیادہ بڑھکر، بڑے بھائی اور بزرگ رفیق کی طرح ملے اور حوصلہ افزائی کرکے بات چیت میں فوراً بےتکلفی کا ماحول پیدا کردیا۔

اس وقت روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسرے کانگرس منعقد کرنے کا فریضہ ضروری اور ناقابل تاخیر تھا۔ ولادیمیر ایلیچ اس کی تیاری میں بہت ہی مصروف تھے — کانگرس کے کام منظم کرنے کا منصوبہ سوچتے، تجاویز کے مسودے تیار کرتے اور پارٹی کے قواعد و ضوابط مرتب کرتے۔ لینن بڑے جوش اور

بےچینی سے کانگرس کے انعقاد کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ بڑی گرمجوشی اور مسرت سے مندوبین سے ملتے، روس، مزدوروں کے انقلابی جذبے اور مختلف مقامات کے کام کے بارے میں اشتیاق سے پوچھتے۔ پارٹی کی ایک بزرگ ممبر استاسووا لکھتی ھیں: ''ولادیمیر ایلیچ کے سننے اور سوال کرنے کا انداز خاص تھا۔ وہ سوالات کرکے باتیں کرنےوالے کا رخ اس سمت بدلتے جس کی طرف وہ خود چاھتے تھے اور اس کو ان مسائل کا ذکر کرنے پر لاتے تھے جن سے ان کو دلچسپی ھوتی تھی،،۔ وطن سے دور رہ کر ولادیمیر ایلیچ کو اس کی یاد بہت ستاتی تھی، روس سے آئی ھوئی کوئی چھوٹی سی خبر بھی ان کےلئے مسرت کا باعث ھوتی تھی۔ وہ غیر ملک میں چاھے جہاں ھوں ھمیشہ روس کو یاد کرتے رھتے تھے، اس کے وسیع میدانوں، روس کے اصلی جاڑے اور شدید سرد ھوا کے خواب دیکھتے اور سوچتے کہ کیسا اچھا ھوتا اگر وہ اپنے پیارے دریا والگا پر پہنچ جاتے۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس جولائی ۱۹۰۳ء میں شروع ھوئی۔ اس کی ابتدا بروسلز میں ھوئی لیکن بلجیم کی پولیس کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے وہ لندن میں جاری رھی۔ کانگرس ایک ھی طرح کے لوگوں پر مشتمل نہیں تھی۔ بااصول پرولتاری انقلابیوں، ''اسکرا،،والوں کے ساتھ ساتھ موقع پرست بھی تھے اور مذبذب لوگ بھی جو ''دلدل،، کہلاتے تھے۔ حالانکہ ''اسکرا،،والے اکثریت میں تھے لیکن ان میں کے سب مستحکم نہیں تھے۔ ان میں

کچھ غیر مستحکم یا ''نرم،، تھے۔ اسی لئے کانگرس میں ''اسکرا،،والوں کے اصولوں کی فتح کےلئے انقلابی بازو کی موقع پرستوں سے زبردست جدوجہد ھوئی۔

لینن نے کانگرس کی رھنمائی اور اس کے کام میں سرگرمی سے حصہ لیا اور اپنے حامیوں کے ساتھ ملکر انھوں نے ''اسکرا،،والوں کی پالیسی کی فتح کے لئے موقع پرستوں کے خلاف زوردار جدوجہد کی۔ کانگرس کی کارروائیوں میں سو سے زیادہ لینن کی تقریریں، اعتراضات اور ریمارک درج ھیں۔

کانگرس میں پارٹی پروگرام کے مسودے پر طویل اور طوفانی بحث مباحثہ ھوا۔ لینن اور ان کے حامی انقلابی پروگرام، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کا نظریہ، مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد، قوموں کے حق‌خودارادیت اور پرولتاری بین‌الاقوامیت کی پالیسی پر ڈٹے رھے۔ ان بنیادی مارکسی باتوں کی مخالفت موقع‌پرستوں نے کی۔ لیکن ''اسکرا،، کے حامیوں نے ان کے سارے حملوں کو پسپا کردیا۔

کانگرس کی اکثریت نے اس انقلابی پروگرام کی تصدیق کی جو ''اسکرا،، کے ایڈیٹوریل بورڈ نے تیار کیا تھا۔ اس وقت دنیا میں یہ واحد پارٹی پروگرام تھا جسمیں پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے جدوجہد کو پرولتاری پارٹی کے بنیادی فریضے کی حیثیت دی گئی تھی۔

اس پروگرام کی رھنمائی میں پارٹی نے روس میں سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے لئے کامیابی کے ساتھ جدوجہد کی۔ اپنے اس پہلے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے

ہماری پارٹی کو تقریباً پندرہ سال تک شدید اور جرائت آمیز جدوجہد، زبردست ایثار، مشقت، مصائب اور قربانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

قواعد و ضوابط پر بحث کے دوران کانگرس میں شدید اختلافات پیدا ہوگئے۔ لینن ایسی متحد مجاہد پارٹی قائم کرنا چاہتے تھے جس کا ہر ممبر انقلابی جدوجہد میں سرگرمی سے حصہ لے اور پارٹی ڈسپلن کے تحت رہے۔ اسلئے ان کی رائے میں پارٹی کا ممبر اس کو ہونا چاہئے جو اس کے پروگرام کو منظور کرے، پارٹی کی ممبری کا چندہ دے، پارٹی کی کسی ایک تنظیم میں شامل ہو اور اس کے کام میں حصہ لے۔ لینن کے اس فارمولے نے غیرپرولتاری اور غیرمستحکم عناصر کی پہنچ پارٹی تک مشکل کردی اور منظم اور منضبط پارٹی بنانے کا موقع دیا۔

بہرحال معمولی اکثریت سے کانگرس نے مارتوف کی یہ موقع پرستانہ تجویز منظور کرلی کہ پارٹی کے ممبر کےلئے پارٹی پروگرام کو ماننا اور اس کی مادی امداد کرنا کافی ہے۔ اس پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ کسی پارٹی تنظیم میں شامل ہو اور پارٹی ڈسپلن کے تحت رہے۔ پارٹی ممبری کی اس تشریح نے پارٹی کو مبہم بنا دیا اور غیرمستحکم عناصر کی پہنچ اس تک کردی۔ ان بنیادوں پر قائم پارٹی کے ذریعہ مزدور کبھی اپنے طبقاتی دشمنوں پر فتح نہیں حاصل کر سکتے تھے۔ پارٹی کے قیام کے لیننی تنظیمی منصوبے کے خلاف مارتوف کے ساتھ ساتھ ترانسکی بھی تھا۔

کانگرس کی آخری نشستوں میں جب مرکزی اداروں کے انتخاب ہو رہے تھے تو لینن کے حامیوں کے حق میں طاقتی توازن بدل گیا کیونکہ موقع پرستوں کا ایک حصہ کانگرس چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ مرکزی کمیٹی اور پارٹی کے مرکزی ترجمان (جو اخبار ''اسکرا،، تسلیم کرلیا گیا) کے ایڈیٹوریل بورڈ کے انتخابوں میں لینن کے حامیوں کو اکثریت (بالشینستوو) کی رائے ملی اور جب سے یہ لوگ بالشویک کہلانے لگے اور موقع پرست جو اقلیت (مینشینستوو) میں تھے مینشویک کہلائے۔

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نہ صرف روسی بلکہ عالمی مزدور تحریک میں ایک موڑ ثابت ہوئی۔ اس کی تاریخی اہمیت نئے قسم کی پرولتاری پارٹی، لیننی بالشویک پارٹی کا قیام ہے۔ لینن نے بعد میں لکھا: ''سیاسی خیال کے دھارے اور سیاسی پارٹی کی حیثیت سے بالشویزم کا وجود ۱۹۰۳ء سے ہے۔،،

بالشویک پارٹی کے نمودار ہونے کے ساتھ ایک زبردست طاقت پیدا ہوئی جو روس کے مزدور طبقے اور سارے محنت کشوں کو جاگیرداروں اور سرمایہداروں کا تختہ الٹنے اور سوشلزم کی تعمیر کےلئے اٹھا کر کھڑا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ لینن اور ان کے حامیوں کی منظم کی ہوئی بالشویک پارٹی تمام کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کےلئے مثال بن گئی۔

انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کے لیننی منصوبے کی فتح نے یہ دکھا دیا کہ روسی اور بین اقوامی پرولتاریہ

میں لینن ممتاز نظریہ داں، مارکس اور اینگلس کے کام اور تعلیم کو جاری رکھنے والے اور مزدور تحریک کے ارتقا کے امکانات کو دور تک دیکھنے والے انسان ھیں -

دوسری کانگرس کے بعد پارٹی کی اندرونی صورت حال بہت الجھ گئی - مینشویکوں نے شکست خوردہ ''اکانومسٹوں،، کی جگہ لے لی اور ان کی موقع پرست لائن کو جاری رکھا - اس وقت سے لیکر بہت برسوں تک بالشویکوں اور مینشویکوں کے درمیان سخت اور زوردار جدوجہد چلتی رہی - مینشویکوں کی یہ کوشش تھی کہ وہ پارٹی کو موقع پرستی کی راہ پر لگائیں - پارٹی کے مرکزی ترجمان اخبار ''اسکرا،، پر اپنا قبضہ جما کر اس کے ذریعہ مینشویکوں نے لینن، بالشویکوں اور دوسری کانگرس کے فیصلوں کے خلاف جدوجہد شروع کر دی - مینشویکوں کے خلاف اٹل جنگ کرنے کی ضرورت تھی، پارٹی اور روس کی انقلابی تحریک کے لئے مینشویزم سے سارے خطرے کی وضاحت ضروری ھوگئی - لینن نے یہ کام اپنی کتاب ''ایک قدم آگے، دو قدم پیچھے،، کے ذریعہ کیا جو مئی ۱۹۰۴ء میں شایع ھوئی -

یہ دکھاتے ھوئے کہ مینشویک مزدور تحریک کی تنظیمی طاقت کی حیثیت سے پارٹی کی مخالفت کرتے ھیں، اس کو تباہ کر رہے ھیں لینن نے پرولتاریہ کی ایسی رھنما تنظیم کی حیثیت سے پارٹی کے بارے میں مارکسی تعلیمات کو مزید فروغ دیا جس کے بغیر سوشلسٹ انقلاب میں فتح اور کمیونسٹ سماج کی تعمیر

ناممکن ہے۔ ''اقتدار کے لئے جدوجہد میں پرولتاریہ کے پاس سوائے تنظیم کے اور کوئی ہتیار نہیں ہے،، لینن نے زور دیکر کہا۔ انہوں نے تعلیم دی کہ پارٹی مزدور طبقے کا ایک حصہ ہے، اس کا باشعور ہراول دستہ ہے۔ پارٹی صرف اسی وقت پرولتاریہ کی جدوجہد کی رہنمائی کامیابی کے ساتھ کرسکتی ہے جب اس کے تمام ممبر ایک ہی دستے میں متحد ہو جائیں گے اور عزم، عمل اور ڈسپلن کے واحد رشتے سے جڑے ہوں گے اور جب پارٹی انقلابی تھیوری سے لیس ہوگی۔

لینن نے واضح طور پر بتایا کہ پارٹی کو اس بات کی مستقل فکر رکھنی چاہئے کہ وہ مزدور طبقے کے لاکھوں کروڑوں لوگوں سے اپنا رابطہ بڑھائے اور استوار کرے جس کے بغیر اس کا وجود اور فروغ ممکن نہیں ہے۔

اپنی کتاب ''ایک قدم آگے، دو قدم پیچھے،، میں لینن نے پارٹی والی زندگی کے لئے سخت معیار اور پارٹی کی رہنمائی کے اصول مرتب کئے جنہوں نے پارٹی کی تمام سر گرمیوں کے لئے قانون کی شکل اختیار کر لی۔ ان میں کہا گیا تھا کہ پارٹی کے تمام ممبر انتہائی سختی کے ساتھ قواعد و ضوابط کی پابندی کریں، واحد پارٹی ڈسپلن پر چلیں، اقلیت اکثریت کے تحت رہے اور نچلی تنظیمیں اوپری تنظیموں کے، پارٹی کے اداروں کا انتخاب ہو اور وہ اپنے کام کے بارے میں رپورٹ کرتے رہیں، پارٹی کے عام ممبروں کی سرگرمی اور پہل قدمی بڑھتی رہے اور خود تنقیدی میں اضافہ کیا جائے۔ پارٹی تنظیموں نے لینن کی اس کتاب کا گرم جوشی

سے خیرمقدم کیا۔ وہ ترقی پسند مزدوروں میں وسیع پیمانے پر پھیل گئی۔

۱۹۰۴ء کے موسم گرما میں لینن اور بالشویکوں نے پارٹی کی تیسری کانگرس کے انعقاد کے لئے جدوجہد شروع کی۔ روس کے ھنگامی حالات اس کانگرس کے انعقاد کے مقتضی تھے۔ وہ انقلاب پک کر تیار ھو چکا تھا جس کےلئے پارٹی کو پوری طرح تیار اور لیس ھونا ضروری تھا۔ پارٹی کی اندرونی صورت حال نے بھی نئی کانگرس کی ضرورت پیدا کر دی تھی۔ مینشویکوں کی تفرقہ ڈالنے والی سرگرمیوں کو ختم کرنے کی ضرورت تھی جو دوسری کانگرس کے فیصلوں کی خلاف‌ورزی کر رہے تھے اور پارٹی کے کام میں انتشار پیدا کرتے تھے۔

پارٹی کی اندرونی جدوجہد کے انتہائی شدید دور میں روس میں پارٹی کمیٹیوں کی اکثریت بالشویکوں کے ساتھ ھوگئی۔ پیشہ‌ور انقلابیوں کے بنیادی دستوں اور پارٹی کے عام ممبر یعنی مزدوروں نے لینن کی پوری حمایت کی۔ پارٹی، اسکی بڑی اکثریت اپنے رھنما کے گرد متحد ھو گئی۔

زارشاھی پر پہلا دھاوا

ملک سے باھر رھتے ھوئے لینن بڑی توجہ کے ساتھ روس میں انقلابی تحریک کے ارتقا کا مطالعہ کرتے رھے تھے۔ انقلاب کی ابتدا سے کہیں پہلے انھوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ اب قریب ھے۔ آخرکار وہ پھوٹ

ھی پڑا۔ ۹ جنوری ۱۹۰۵ء کو پیٹرسبرگ میں زار کے حکم سے ان مزدوروں پر گولی چلائی گئی جو اپنی بیویوں اور بچوں سمیت اس کے پاس پرامن طریقے سے جا رہے تھے تاکہ اپنی غربت و ناداری کے بارے میں بتائیں۔ زار کی اس خوں‌آشامی نے لوگوں میں نفرت اور غصے کی لہر پیدا کر دی۔ شام کو شہر کی مزدور بستیوں میں مورچے کھڑے کئے جانے لگے۔ دارالحکومت کے واقعات نے سارے ملک میں تہلکہ پیدا کر دیا۔ لینن نے اس کا اندازہ انقلاب کی ابتدا کی حیثیت سے لگایا۔ انھوں نے لکھا: ''موت یا آزادی!،، پیٹرسبرگ کے جری پرولتاریہ کا یہ نعرہ اب سارے روس میں گونج رہا ھے۔،،

لینن کی ساری توجہ روس پر مرکوز تھی۔ وہ براہ راست پارٹی کمیٹیوں کی رھنمائی کر رھے تھے، ان کو خطوط لکھتے تھے اور تفصیلی ھدایات دیتے تھے کہ شروع ھونےوالے انقلاب کے حالات میں کس طرح کام کرنا چاھئے۔ ''مجھے اکثر غیرقانونی طور پر بیرون ملک جانا پڑتا تھا،، بالشویکوں کی کمیٹیوں کے بیورو کے ایک ممبر م۔ ن۔ لیادوف نے ذکر کیا ھے ''ھفتے بھر کے لئے جانا، لینن کو ساری خبریں بتانا، ان سے ھدایات، احکام اور مشورے لینا اور پھر واپس آکر ''بالشویکوں کی کمیٹیوں کے بیورو،، کے کامریڈوں کو بتانا۔ اور ھمیشہ ھم کو اس پر حیرت ھوتی تھی کہ کتنی صحت کے ساتھ جنیوا میں بیٹھ کر لینن ساری صورت حال کا اندازہ لگا لیتے تھے...،،

لینن نے پہلے سے دیکھ لیا تھا کہ انقلاب کا پروان چڑھنا ناگزیر ھے۔ اس سے سوشل ڈیموکریٹک

لیبر پارٹی کی ذمے داری اور بھی بڑھ گئی۔ اس کو انقلاب کرنے کے لئے اپنا راستہ معین کرنا تھا، جد و جہد کی صورتیں اور طریقے طے کرنا تھے یعنی اپنے طریقۂ کار کا تعین کرنا تھا جس کا فیصلہ صرف پارٹی کی کانگرس کر سکتی۔ اسی لئے لینن نے پارٹی کی نئی کانگرس منعقد کرنے کا مستحکم مطالبہ کیا اور اس کی تیاریوں میں تندھی سے مصروف ہو گئے۔

اپریل ۱۹۰۵ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس لندن میں ہوئی۔ یہ بالشویکوں کی پہلی کانگرس تھی۔ مینشویکوں نے اسمیں شرکت سے انکار کر دیا حالانکہ ان کو مدعو کیا گیا تھا۔ انھوں نے اپنی کانفرنس جنیوا میں کی۔ یہ صاف تفرقہ پرداز اقدام تھا۔ ''دو کانگرسیں — دو پارٹیاں،، — لینن نے اس طرح روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی میں صورت حال کی تصویر کشی کی۔

کانگرس نے پروان چڑھتے ہوئے انقلاب کے سارے بنیادی مسائل پر غور کیا۔ لینن کو کانگرس کا صدر منتخب کیا گیا اور انھوں نے براہ‌راست اس کی کارروائی کی رہنمائی کی۔ انھوں نے کئی رپورٹیں پیش کیں، تقریریں کیں اور بنیادی تجاویز تیار کیں مثلاً مسلح بغاوت، عارضی انقلابی حکومت اور کسان تحریک کی طرف رویے کے بارے میں۔ مسلح بغاوت کی تنظیم کو پارٹی کا بڑا اور فوری فریضہ مانتے ہوئے کانگرس نے تمام پارٹی تنظیموں کو ہدایت کی کہ وہ پرولتاریہ کو مسلح کرنے، مسلح بغاوت کا منصوبہ مرتب کرنے اور براہ راست اس کی رہنمائی کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔

اس کانگرس کے ایک مندوب تسخاکایا نے عارضی انقلابی حکومت میں سوشل ڈیموکریٹوں کی شرکت کے بارے میں لینن کی تقریر کو یاد کرتے ہوئے لکھا ہے : ''ساری کانگرس بہت ہی گہری خاموشی کے ساتھ کھڑے ہوکر ان کو سن رہی تھی کیونکہ انقلاب کے نظریہ‌داں، وکیل اور ناظم کی آہنی منطق نے سارے مندوبین کو موہ لیا تھا۔

''جب لینن نے تقریر ختم کی تو تالیوں اور تعریف و تحسین کی انتہا نہ رہی۔ ہمارے سامنے عظیم انقلابی، نظریہ‌داں اور وکیل کھڑا تھا۔''

کانگرس نے پارٹی کے قواعد و ضوابط کی پہلی دفعہ منظور کر لی جو لینن نے پارٹی کی ممبری کے بارے میں تیار کی تھی۔ اسی وقت سے یہ ایک اہم ترین لیننی تنظیمی اصول ہماری پارٹی کے قواعد و ضوابط میں شامل ہو گیا۔ کانگرس میں مرکزی کمیٹی کا انتخاب ہوا جس کے سربراہ لینن قرار پائے۔

کانگرس کے فیصلوں نے پارٹی کو عملی کام کے ٹھوس منصوبے سے لیس کیا، انقلاب کو آگے بڑھانے کے لئے راستے اور ذرائع کا تعین کیا اور مطلق العنانی سے جدوجہد میں فتح حاصل کرنے کے لئے مزدور طبقے کو نامزد کیا۔ مرکزی کمیٹی کے پہلے اجلاس میں ہی لینن پارٹی کے مرکزی ترجمان — اخبار ''پرولتاری'' کے ایڈیٹر مقرر کئے گئے۔

کانگرس کے بعد لینن جنیوا واپس گئے۔ کانگرس کی اہمیت اور اس کے فیصلوں کے بارے میں لینن نے ''جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو

طریقۂ کار،، نامی کتاب لکھی جو جولائی ۱۹۰۵ء میں شایع ھوئی۔ اس لاجواب تخلیق میں لینن نے اس انقلاب کے سارے مسائل پر روشنی ڈالی جو شروع ھو چکا تھا اور پارٹی کے فریضوں کا تعین کیا۔ اسمیں انھوں نے دکھایا کہ بالشویک اور مینشویک انقلاب اور اس کی محرک قوتوں کا مختلف طور سے اندازہ لگاتے ھیں، مزدور طبقے اور پارٹی کے فریضوں کو مختلف طور سے دیکھتے ھیں اور اپنے طریقۂ کار کا تعین مختلف طور سے کرتے ھیں۔

لینن اور دوسرے بالشویکوں کا خیال تھا کہ روس میں جو انقلاب شروع ھوا ھے وہ بورژوا جمہوری انقلاب ھے۔ اس کا فریضہ ھے کسان غلامی کی باقیات کو ختم کرنا، زارشاھی کا تختہ الٹنا اور جمہوری آزادیاں حاصل کرنا۔ لینن اس کے لئے تعریف کے لائق ھیں کہ انھوں نے مارکس‌ازم کی تاریخ میں پہلی بار سامراج کے دور میں بورژوا جمہوری انقلاب کی خصوصیتوں، اس کی محرک قوتوں اور امکانات کے سوالوں کی وضاحت کی۔ لینن کے خیال میں پرولتاریہ کو بورژوا انقلاب کی مکمل فتح میں دلچسپی تھی کیونکہ وہ سوشلزم کی جدوجہد کو قریب اور ھموار بناتی ھے۔ مزید برآں، پرولتاریہ ھی کو انقلاب کی خاص محرک قوت اور انقلاب کا رھنما ھونا چاھئے۔ کسانوں کو پرولتاریہ کا اتحادی ھونا چاھئے جنکو اس بات سے دلچسپی ھے کہ وہ زمینداروں سے زمین چھین لیں اور زارشاھی کا تختہ الٹ دیں۔ اس طرح انقلاب کے پیمانے کا انحصار اس کی بنیادی محرک طاقتوں یعنی پرولتاریہ اور کسانوں

کے رویے پر ہے۔ جہاں تک روسی بورژوازی کا تعلق ہے وہ زارشاہی کو برقرار رکھنا چاہتی ہے اور اپنی طبقاتی فطرت کے لحاظ سے انقلابی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے بالشویکوں نے بورژوازی کو عوام سے الگ کرنا اور اسکی ظاہری جمہوریت کو بےنقاب کرنا ضروری سمجھا۔

پہلا روسی انقلاب اپنی محرک قوت کے لحاظ سے عوامی تھا اور جدوجہد کے ڈھنگ کے لحاظ سے لینن نے اس کو پرولتاری قرار دیا۔ اس میں جدوجہد کی ایسی عوامی صورتیں مثلاً سیاسی ہڑتال اور مسلح بغاوت اختیار کی گئیں۔

لینن نے وضاحت کی کہ مسلح بغاوت زار کی مطلق العنانی ختم کرنے کے لئے فیصلہ کن ذریعہ ہے۔ فتحیاب بغاوت کو بورژوازی اقتدار نہ قائم کرنا چاہئے جیسا کہ ماضی کے انقلابوں میں ہوا تھا بلکہ انقلابی جمہوری ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا چاہئے جو پرولتاریہ اور کسانوں کا اقتدار ہے۔ عارضی انقلابی حکومت اس کا آلۂ کار ہوگی۔

لینن نے جو بالشویکوں کا طریقۂ کار مرتب کیا وہ انقلاب کی فتح پر یقین کے ساتھ اس کی وضاحت کرتا تھا کہ اس فتح کو کیسے برقرار رکھا جائے۔ یہ تھا سچا انقلابی طریقۂ کار۔

اور مینشویکوں کا طریقۂ کار کیا تھا؟ وہ کہتے تھے کہ چونکہ یہ بورژوا انقلاب ہے اس لئے بورژوازی کو ہی اس کا لیڈر ہونا چاہئے۔ بس مزدور طبقے کا فریضہ یہی ہے کہ وہ بورژوازی کی حمایت کرے۔

مینشویک مزدوروں اور کسانوں کے اتحاد کے خلاف تھے کیونکہ ان کو کسانوں کی انقلابی طاقت پر یقین نہیں تھا۔ وہ خاص طور سے مسلح بغاوت کے مخالف تھے۔ لینن نے دکھایا کہ مینشویکوں کی لائن انقلاب سے غداری اور پرولتاریہ کو بورژوازی کی رہنمائی میں دینے کی خواہش ہے۔ اس لائن سے اس ڈر کا اظہار ہوتا تھا کہ کہیں عوام کی فتح نہ ہو۔ انقلابی جدوجہد سے ڈرنےوالے، انقلاب کو خالی خولی لفاظی میں غرق کرنےوالے مینشویکوں کی مثال لینن نے چیخوف کے کردار ''کنوئیں کا مینڈک''* سے دی۔

لینن نے اپنی کتاب میں یہ تعلیم دی کہ بورژوا جمہوری انقلاب میں سارے کسانوں کے ساتھ مل کر فتح حاصل کرنے ہی پر پرولتاریہ قناعت نہیں کر سکتا۔ جدوجہد کے دوران وہ اپنی قوتوں کو منظم کرتا ہے، کسانوں اور شہر کے غریبوں کو اپنے سے متحد کرتا ہے اور سرمایہ‌دار نظام پر ضرب‌کاری لگاتا ہے۔ اس طرح بورژوا جمہوری انقلاب بڑھکر سوشلسٹ انقلاب بن جاتا ہے۔ یہ ایک نیا راستہ تھا جو سوشلسٹ انقلاب کی فتح تک جاتا تھا۔ اس نے روسی مینشویکوں اور مغربی یورپ کے موقع پرستوں کی لائن مسترد کر دی جو شہروں اور دیہاتوں کے نیم‌پرولتاری عوام کی انقلابی صلاحیتوں کا اندازہ کم کرکے لگاتے تھے۔

---

* ''کنوئیں کا مینڈک'' — روسی ادیب ا۔ پ۔ چیخوف کی ایک کہانی کا ہیرو، تنگ‌نظر قسم کا آدمی جو ہر نئی بات اور پیش‌قدمی سے ڈرتا ہے۔ (ایڈیٹر)

موقع پرستوں کا خیال یہ تھا کہ سوشلسٹ انقلاب میں صرف پرولتاریہ ھی بلاکسی اتحادی کے میدان عمل میں ھوگا۔ اس لئے سوشلسٹ انقلاب صرف اسی وقت ممکن ھے جب ملک کی آبادی کی اکثریت پرولتاریہ ھوجائے۔ لینن نے ثابت کیا کہ یہ دعوی غلط اور مضرت‌رساں ھے۔ انھوں نے ثابت کیا کہ انقلاب کے دوران شہروں اور دیہاتوں کے نیم‌پرولتاری عوام ناگزیر طور پر پرولتاریہ سے متحد ھو جائینگے اور واقعات نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

اپنی کتاب ”جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کے دو طریقۂ کار،، میں لینن نے سوشلسٹ انقلاب کے بارے میں مارکسی تعلیم کو نئے خیالات سے مالامال کیا جو دنیا کی ساری قوموں کے لئے جمہوریت اور سوشلزم کی فتح کی جدوجہد میں بڑی اھمیت رکھتے ھیں۔ روس کی پارٹی تنظیموں نے لینن کی کتاب کا خیرمقدم کیا۔ قازان تنظیم کے ایک ممبر ادوراتسکی نے بتایا: ”ھم سب نے محسوس کیا کہ ولادیمیر ایلیچ نے جتنے صحیح، بااصول اور قابل طریقے سے انقلاب کے ارتقا کے مفادات کی وکالت کی اس سے زیادہ نہیں کی جاسکتی تھی۔،،

روس میں انقلابی تحریک تیزی سے بڑھی۔ ۱۹۰۵ء کی بہار اور گرمیوں میں پیٹرسبرگ، وارسا، لودز، باکو اور اودیسا جیسے صنعتی مرکزوں میں بڑی بڑی ھڑتالیں ھوئیں۔ کسان تحریک کی لہر روس کے سارے اضلاع کے پانچویں حصے میں پھیل گئی۔ زار شاھی کے جنگی ستون یعنی فوج میں بھی تزلزل پیدا ھو گیا۔ جون

۱۹۰۵ء میں بحیرۂ اسود کے بیڑے کے جنگی جہاز ''پوتیومکن،، پر ملاحوں نے بغاوت کردی۔ لینن نے اس بغاوت کو بڑی اہمیت دی۔ بغاوت کرنے والے جہاز کی مدد کے لئے انھوں نے ایک بالشویک واسیلیف — یوژن کو رہنمائی کرنے والی ہدایات کے ساتھ اودیسا بھیجا تاکہ فتح حاصل کی جا سکے۔ لیکن واسیلیف — یوژن وہاں دیر کو اس وقت پہنچے جب کہ جنگی جہاز اودیسا کی بندرگاہ کو چھوڑ کر رومانیہ روانہ ہونے پر مجبور ہو چکا تھا۔

لینن مسلح بغاوت کے مسئلے پر سب سے زیادہ زور دیتے رہے۔ مارکس اور اینگلس نے بغاوت کے بارے میں جو کچھ بھی لکھا ہے ولادیمیر ایلیچ نے سب پڑھا اور فن جنگ کے بارے میں بھی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ انھوں نے پیٹرسبرگ کی اس جنگی کمیٹی پر جو بغاوت کی تیاری کے لئے بنائی گئی تھی سست رفتاری اور تذبذب کے لئے سخت نکتہ‌چینی کی اور اس کے کام کا ٹھوس منصوبہ مرتب کیا۔ انھوں نے مشورہ دیا: ''نوجوانوں کے پاس جاؤ۔ ہر جگہ اور ہر طرف فوراً مجاہد دستے بناؤ، طلبا میں اور مزدوروں میں خاص طور سے... ان کو فوراً خود ہی مسلح ہونے دو، جو کچھ بھی ان کے پاس ہو... ان دستوں کو فوری اقدامات کے دوران فوراً ہی فوجی تربیت شروع کر دینا چاہئے، فوراً ہی،،۔ ساتھ ہی لینن نے ملک کے باہر ہتھیار خریدنے اور ان کو روس بھیجنے کے لئے بھی بڑی سرگرمی کے ساتھ اقدامات کئے۔

۱۹۰۵ء کی خزاں میں ملک کی انقلابی تحریک بےنظیر پیمانے تک پہنچ گئی۔ اکتوبر میں ایک عام سیاسی ہڑتال ہوئی۔ فیکٹریوں، کارخانوں، ڈاک اور تار کے محکموں نے کام بند کر دیا اور سارے ملک کی زندگی میں جمود آ گیا۔ یہ پرولتاریہ کی جد و جہد کی ایسی نئی صورت تھی جو اس وقت تک دوسرے ملکوں میں نہیں دیکھی گئی تھی۔ مزدور طبقے کی جدوجہد سے خوفزدہ ہو کر زار کی حکومت کو رعایتیں دینے پر مجبور ہونا پڑا۔ ۱۷ اکتوبر کو زار نے ایک فرمان شایع کیا جسمیں فرد کے احترام، تقریر، تحریر اور جلسے کرنے اور دوسری شہری آزادیوں کا وعدہ عوام سے کیا گیا تھا۔ یہ بڑی فتح تھی۔ لیکن لینن نے آگاہ کیا کہ زار کے وعدوں پر اعتبار نہ کرنا چاھئے۔ پرولتاریہ کا فریضہ انقلاب کو آگے بڑھانا اور عوام کو مسلح بغاوت کے لئے تیار کرنا ہے۔

انقلاب کے ان طوفانی دنوں میں تاریخ میں پہلی بار عوام کی سیاسی تنظیمیں — مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتیں نمودار ہوئیں۔ کسی بھی دوسرے ملک میں ایسی تنظیمیں ظہور میں نہیں آئی تھیں۔ لینن نے ان کو مسلح بغاوت کے آلۂ کار اور عوامی حکومت کے بیج کی حیثیت سے بڑی اہمیت دی۔ اسی وقت انھوں نے پیش بینی کی کہ سوویتوں کا مستقبل عظیم ہے — دیر یا سویر وہ محنت کشوں کے ریاستی اقتدار کی صورت اختیار کرلیں‌گی۔ لینن کی یہ پیش بینی پوری طرح صحیح ثابت ہوئی۔ لینن نے اپنے مضمون ”ہمارے فریضے اور مزدوروں کے نمائندوں کی سوویت“ میں

سوویتوں کے رول کے مسئلے کی خاص گہرائی سے وضاحت کی۔

انقلاب کی لہریں اور بلند ہوتی گئیں۔ لینن کے لئے بیرون ملک سے انقلابی تحریک کی رہنمائی کرنا بہت پیچیدہ ہو گیا۔ وہ روس آنے کے لئے بے چین تھے۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی ابتدا میں لینن پیٹرسبرگ واپس آ گئے اور براہ‌راست پارٹی کی اور انقلابی جدوجہد کی رہنمائی کرنے لگے۔ لینن نے زبردست تنظیمی کام کیا۔ وہ بالشویکوں کی مرکزی اور پیٹرسبرگ کمیٹیوں کی رہنمائی کرتے تھے، پارٹی کے جلسوں، کانفرنسوں، اجتماعوں میں رپورٹیں پیش کرتے تھے اور روس کے ہر کونے سے آنےوالے پارٹی کارکنوں سے ملاقاتیں کرتے تھے۔ لینن بالشویکوں کے قانونی طور پر جائز اخبار ''نووایا ژیزن،، (نئی زندگی) کی رہنمائی کرتے تھے اور اس کے لئے بہت لکھتے تھے۔ ان کے صاف اور گہرے مضامین پارٹی تنظیموں کے روزمرہ کے کام کے لئے مشعل ہدایت ہوتے تھے۔

لینن کے جو مضامین اخبار میں شایع ہوئے ان میں ''پارٹی کی تنظیم اور پارٹی کا لٹریچر،، کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس میں لینن نے پارٹی لٹریچر کے اصولوں کو اٹھایا اور ان کو ثابت کیا۔ انھوں نے دکھایا کہ پارٹی کا ادب کسی واحد گروہ یا شخص کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ نہیں بن سکتا، کوئی نجی کام نہیں ہو سکتا جو مزدور طبقے کے عام مقصد سے محروم ہو۔ انھوں نے لکھا: ''ادب کو پارٹی کا ادب ہونا چاہئے۔ بورژوا اخلاق کے مقابلے میں،

بورژوا کاروباری اور بیوپاری پریس کے مقابلے میں، کیریرازم، انفرادیت، 'نوابانہ نراج، اور نفع خوری کی سہم کے حامل بورژوا ادب کے مقابلے میں سوشلسٹ پرولتاریہ کو پارٹی لٹریچر کے اصول کو آگے بڑھانا چاہئیے، اس اصول کو ترقی دے کر زندگی میں امکانی طور پر زیادہ سے زیادہ مکمل اور سالم صورت میں رائج کرنا چاہئیے،،۔ تاریخی تجربے نے دکھایا ہے کہ پارٹی لٹریچر کے لیننی اصول سے ہر طرح کا انحراف مزدور طبقے کے کاز پر نہ صرف اقتدار کے لئے اسکی جد و جہد کے دور میں بلکہ اس کے برسر اقتدار ہونے کے زمانے میں بھی ضرب کاری لگاتا ہے۔

ان چند آزادیوں کے باوجود جو عوام نے زار کو مجبور کرکے حاصل کرلی تھیں لینن اور دوسرے انقلابیوں کو پولیس سے پوشیدہ رہنے پر مجبور ہونا پڑا۔ لینن کو غیرقانونی طور پر زندگی گذارنی پڑی یعنی پاسپورٹ اور جائے رہائش اکثر بدلنا پڑتی، کئی بار پیٹرسبرگ چھوڑ کر فن لینڈ جانا پڑا۔

ماسکو کے مزدوروں کی دسمبر کی بغاوت انقلاب کا نقطۂ عروج تھی۔ نو دن تک ہزاروں مسلح مزدور پیٹرسبرگ سے بھیجی ہوئی پولیس اور زار کی فوج سے بہادری کے ساتھ لڑتے رہے۔ میکسم گورکی نے جو اس زمانے میں ماسکو میں تھے اپنے ایک خط میں مزدور طبقے کی پرایثار جدوجہد کو بہت ہی سراہا ہے۔ انہوں نے ۱۰ دسمبر کو لکھا: ''ابھی باہر سے لوٹا ہوں، ساندونوفسکی حمام، نکولائفسکی ریلوے اسٹیشن، سمولینسکی بازار اور کودرین سڑک پر لڑائی ہورہی

ہے، زوروں کی لڑائی! توپیں گرج رہی ہیں — یہ کل دو بجے دن کو شروع ہوئی تھی، ساری رات جاری رہی اور آج بھی متواتر گونج ہو رہی ہے... زبردست کامیابی ہے! سڑکوں پر ہر جگہ فوجیوں اور پولیس والوں کو نہتا کیا جا رہا ہے... مزدوروں کا رویہ حیرت‌انگیز ہے!،، پریسنیا (موجودہ کراسنایا پریسنیا) میں خاص طور سے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ماسکو کے بعد نیژنی نوو گورود، روستوف بردون، نوواروسیئسک، یکاتیرینوسلاف، اوفا، کراسنویارسک، چیتا اور دوسرے شہروں میں بھی بغاوتیں بھڑک اٹھیں۔ لیکن یہ سب سرگرمیاں غیر متحد اور کافی غیرمنظیم تھیں۔ چنانچہ زارشاہی نے ان کو سختی سے دبا دیا۔

لینن نے دسمبر کی مسلح بغاوت کو روسی مزدوروں کے ناقابل فراموش جری کارنامے کی حیثیت سے، جو مجاہدوں کی نئی نسل کو انقلابی تربیت دینے والی تھی، بڑی قدر کی۔ انھوں نے اس تجربے کو سب پرولتاری انقلابوں کے لئے زبردست اہمیت کا حامل قرار دیا۔ بغاوت کے اثباتی پہلو کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ ساتھ لینن نے اس کی تنظیم کی خامیوں کو بھی بےنقاب کیا۔ انھوں نے بتایا کہ زیادہ عزم کے ساتھ ہتھیار استعمال کرنا چاہئے تھا اور لڑائی کو حفاظتی نہیں بلکہ حملہ کرنےوالی ہونا چاہئے تھا، فوجیوں کو اپنی طرف جیتنا تھا اور اس عام جد و جہد میں کسانوں کی شرکت کی ضمانت حاصل کرنی تھی۔ یہ تھے بغاوت کے سبق۔ لینن نے تمام باشعور مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ ان سے سیکھیں اور نئی لڑائی کی تیاری کریں۔

دسمبر کی بغاوت کی شکست کے بعد انقلاب فوراً ختم نہیں ہوگیا۔ عوام پیچھے ہٹنا نہیں چاہتے تھے۔ ہڑتالوں میں کمی نہیں ہوئی، کسانوں میں بےچینی اور بحری بیڑے اور فوج میں انقلابی سرگرمیاں جاری رہیں۔ ۱۹۰۶ء کی گرمیوں میں سویابورگ اور کرونشتادت کی ملاحوں اور سپاہیوں کی بغاوتوں کے رہنماؤں سے لینن کا براہ‌راست رابطہ تھا۔ انہوں نے پیٹرسبرگ کمیٹی کے ممبر بالشویکوں کو ہدایت کی کہ وہ کرونشتادت‌والوں کی حمایت میں ہڑتال منظم کریں۔ لیکن دونوں بغاوتیں دبا دی گئیں۔

اکتوبر — دسمبر ۱۹۰۵ء کے روسی پرولتاریہ کی جدوجہد کے مجموعی تجربے کو لیکر لینن نے مارچ ۱۹۰۶ء میں اپنا کتابچہ ''کیڈیٹوں* کی فتح اور مزدور پارٹی کے فریضے،، لکھا۔ انہوں نے اکتوبر — دسمبر کی لڑائی کو مزدور طبقے کی عالمی تاریخی جدوجہد میں انتہائی اہم قدم قرار دیا جسمیں پہلی بار بغاوت کے ساتھ عام سیاسی ہڑتال کے تال میل کا طریقۂ کار استعمال کیا گیا تھا۔ اپنے کتابچے میں لینن نے کیڈیٹوں کی بورژوا پارٹی کے رویے کو بےنقاب کیا، ان کی دورنگی اور بزدلی، زار شاہی کے ساتھ سمجھوتہ دکھایا اور کیڈیٹوں کو ''انقلاب کی قبر کے کیڑے مکوڑے،، کہا۔

---

*کیڈیٹ — آئینی جمہوری پارٹی کے ممبر جو روس میں اعتدال‌پسند شاہ‌پرست بورژوازی کی نمایاں پارٹی تھی۔ وہ ۱۹۰۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ (ایڈیٹر)

انقلاب کی فتح کے لئے زیادہ کامیاب جدوجہد کی غرض سے پارٹی کے بہت سے ممبروں — مزدوروں نے مطالبہ کیا کہ پارٹی کو متحد کیا جائے جس کے لئے نئی کانگرس کے انعقاد کی ضرورت تھی۔

لینن اور دوسرے بالشویکوں نے اس مطالبہ کی حمایت کی۔ لیکن کیسے متحد کیا جائے؟ کس بنیاد پر؟

اس سوال کا جواب لینن نے دیا۔ ان کا خیال تھا کہ صرف انقلابی مارکس‌ازم کی بنیاد پر مینشویکوں سے اتحاد ممکن ہے۔ لینن انقلاب کے اہم مسائل پر اصولی اختلافات کو نظرانداز کرنے کے قطعی مخالف تھے۔ انھوں نے چوتھی پارٹی کانگرس کی تیاری کے لئے بڑا کام کیا جہاں یہ اتحاد پیدا کرنا تھا۔ انھوں نے بالشویکوں کے لئے پلیٹ‌فارم تیار کیا یعنی کانگرس کی بنیادی تجاویز کے مسودے مرتب کئے۔ کانگرس سے پہلے زرعی پروگرام کی تیاری کے لئے لینن نے ایک کتابچہ ''مزدوروں کی پارٹی کے زرعی پروگرام پر نظر ثانی'' لکھا۔

اتحاد پیدا کرنےوالی کانگرس کا انعقاد دوسری صورتوں میں بھی کارآمد ثابت ہوا۔ روس میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے علاوہ پولینڈ اور لیتھوینیا کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹیاں، لیتویا کی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی اور دوسری سوشل ڈیموکریٹک پارٹیاں تھیں۔ ان میں سے ہر پارٹی الگ الگ کام کرتی تھی۔ زارشاہی کے خلاف جدوجہد کے مفادات کا تقاضہ یہ تھا کہ روس کی تمام قوموں کی قوتوں کو متحد کیا جائے، سارے ملک کے مزدوروں میں قومی اتحاد پیدا کیا جائے۔

اپریل ۱۹۰٦ء کی ابتدا میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی چوتھی کانگرس (برائے اتحاد) میں شرکت کرنے کے لئے لینن اسٹاک ہوم (سویڈن) گئے۔ ۱۰ اپریل کو کانگرس کا افتتاح ''عوامی گھر،، میں ہوا جس کو سویڈن کے سوشل ڈیموکریٹوں نے فراهم کیا تھا۔

لینن نے زرعی مسئلے پر اور ''موجودہ صورت حال اور پرولتاریہ کے طبقاتی فرائض کے بارے میں،، رپورٹیں اور ریاستی دوما کی طرف رویے کے سوال پر ضمنی رپورٹ پیش کی، مسلح بغاوت اور تنظیمی مسائل پر تقریریں کیں اور روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کے قواعد و ضوابط کا مسودہ مرتب کرنےوالے کمیشن کے کام میں حصہ لیا۔

کانگرس کی کارروائیاں بالشویکوں اور مینشویکوں کے درمیان سخت جدوجہد کی حالت میں ہوتی رہیں۔ زرعی مسئلے پر بہت ہی گرما گرم بحث مباحثہ ہوا۔ لینن اور دوسرے بالشویک اس مطالبے پر اڑے رہے کہ زمینداروں کی زمینیں (بلامعاوضہ) ضبط کر لی جائیں اور ساری زمین کو قومی ملکیت قرار دیا جائے یعنی زمین پر نجی ملکیت کا خاتمہ کیا جائے اور اس کو ریاست کی ملکیت میں دے دیا جائے۔ زمین کو قومی بنانا صرف مطلق العنانی کا تختہ الٹ دینے ہی کی صورت میں ممکن تھا۔ اس لئے بالشویکوں کا زرعی پروگرام کسانوں کو زار اور زمینداروں کے خلاف انقلاب کی طرف آنے کی دعوت دیتا تھا۔

مینشویکوں کا رویہ کیا تھا؟ وہ زمین کو قومی ملکیت بنانے کے خلاف تھے اور اس کو میونسپلیٹوں

کی ملکیت بنانے کا مطالبہ پیش کر رہے تھے یعنی زمینداروں کی زمینیں لیکر مقامی انتظامی اداروں (میونسپلیٹوں) کو دے دی جائیں جن سے کسان زمینیں لگان پر لیں۔ لینن نے مینشویکوں کے پروگرام پر سخت نکتہ‌چینی کی کیونکہ اس کا مطلب زمینداروں سے سودےبازی کرنا اور یہ جھوٹی امید پیدا کرنا تھا کہ زار اور زمینداروں کا تختہ الٹے بغیر زرعی مسئلے کا حل ممکن ہے۔

کانگرس میں اپنی اکثریت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مینشویکوں نے سارے بنیادی مسائل پر اپنے فیصلے منظور کروا لئے جن میں زمین کو میونسپلیٹوں کی ملکیت بنانے کا پروگرام بھی شامل تھا۔ مینشویکوں کو مرکزی کمیٹی میں بھی اکثریت حاصل ہوگئی اور انھوں نے پارٹی کے مرکزی ترجمان — اخبار ''سوشل ڈیموکریٹ،، کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

لیکن مینشویکوں کی یہ فتح دیرپا اور پائدار نہیں ثابت ہوئی۔ لینن کو انقلابی مارکس‌ازم، انقلابی حکمت عملی اور طریقۂ کار پر قطعی بھروسہ تھا۔ ان کو یقین تھا کہ مینشویکوں کو شکست ہوگی۔ کانگرس کے فوراً ہی بعد پھر انھوں نے زوروں سے کام کرنا شروع کر دیا۔ کانگرس نے فیصلہ کیا تھا کہ روس کی ساری قومی سوشل ڈیموکریٹک پارٹیاں واحد روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی میں متحد ہو جائیں۔ اس اتحاد نے بالشویکوں کو اس کا موقع دیا کہ وہ ملک کی ساری قوموں کے مزدوروں میں بڑے پیمانے پر کام کر سکیں، مینشویکوں کو بےنقاب کر کے ان کو دور کر سکیں۔ لینن نے مزدوروں کو اس جدوجہد

سے مطلع کیا جو کانگرس میں ہوئی تھی۔ انھوں نے کانگرس کے بالشویک مندوبین کی طرف سے پارٹی کو خطاب اور ایک کتابچہ ''روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی اتحادی کانگرس کے بارے میں رپورٹ (پیٹرسبرگ کے مزدوروں کے نام خط)''، لکھے۔

بالشویک لائن کی صداقت کو انتھک ثابت کرتے ہوئے اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے لینن مزدوروں، دانش وروں، ملازم پیشہ لوگوں اور طالب علموں سے ملاقات کرنے کا ہر امکانی موقع حاصل کرتے تھے تاکہ ان سے بات چیت کر سکیں۔ ۹ مئی ۱۹۰۶ء کو پیٹرسبرگ میں انھوں نے تین ہزار آدمیوں کے ایک جلسے میں تقریر کی جسمیں انھوں نے مطلق العنانی سے کیڈیٹوں کی بورژوا پارٹی کی سودےبازی کو بےنقاب کیا اور پرولتاریہ کی انقلابی لائن کی وکالت کی۔ جلسے کے شرکا نے ولادیمیر ایلیچ کی تقریر بڑی توجہ اور جوش کے ساتھ سنی جنھوں نے کارپوف کے فرضی نام سے یہ تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے نادیژدا کروپسکایا نے لکھا ہے: ''مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ ایلیچ کی تقریر کے بعد جلسے کے شرکا میں ایک غیرمعمولی جوش کی لہر دوڑ گئی۔ اس لمحے سب آنےوالی جدوجہد کو آخر تک کرنے کے لئے سوچ رہے تھے''۔ لینن بڑی خوشی کے ساتھ مزدوروں کے سامنے تقریریں کرتے تھے اور انقلابی جدوجہد کے سارے مسائل پر ان کو ہدایات دیتے تھے اور ان کی وضاحت کرتے تھے۔ ولادیمیر ایلیچ نے ناروا ضلع کے سوشل ڈیموکریٹک مزدوروں کے جلسے، شپشال تمباکو فیکٹری

کی مزدور عورتوں، نیفسکی پھاٹک کے باھر سیمانیکوف ضلع کے مزدوروں کے سامنے اور دوسرے بہت سے جلسوں میں تقریریں کیں۔

اٹل جدوجہد کے ذریعہ پارٹی تنظیموں کو بالشویکوں کے گرد متحد کرنے میں کامیابی حاصل کرکے لینن نے نئی پارٹی کانگرس منعقد کرنے اور اس کے لئے سرگرمی سے تیاری کرنے کا فریضہ سامنے رکھا۔ فروری ۱۹۰۷ء میں انھوں نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پانچویں کانگرس کے لئے تجاویز کے مسودے تیار کئے۔ مارچ ۱۹۰۷ء میں لینن نے ان بالشویکوں کو ھدایت کرنےوالے جلسے میں جو کانگرس کے مندوبین کے انتخاب کے لئے ملک کے مختلف جگہوں کو جانے والے تھے اس وقت کی صورت حال اور پارٹی کے فریضوں کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کی۔

اپریل ۱۹۰۷ء کے آخر میں ولادیمیر ایلیچ لندن گئے جہاں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پانچویں کانگرس ھونےوالی تھی۔ لینن نے اس کی کارروائیوں کی رھنمائی کی اور ایجنڈے کے خاص سوال یعنی بورژوا پارٹیوں کی طرف رویے کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ عظیم پرولتاری مصنف میکسم گورکی نے جو اس کانگرس میں موجود تھے اپنی یادداشتوں میں لینن کی مقرر کی حیثیت سے واضح تصویرکشی کی ھے۔ گورکی نے لکھا ھے: ”خوبصورت جملے بنانے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ ھر لفظ کو بہت صاف طور پر پیش کرتے تھے جسکے صحیح خیال کو سمجھنا حیرت‌انگیز طور پر آسان ھوتا تھا... وقت کے لحاظ سے تو وہ ان

مقرروں کے مقابلے میں کم بولے جو ان سے پہلے تقریریں کر چکے تھے لیکن تاثر کے لحاظ سے ان کی تقریر کافی بڑی تھی۔ تنہا میں نے ھی اس کو محسوس نہیں کیا بلکه میرے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک شخص نے بھی تعریف کرتے ہوئے کہا 'ٹھوس بات کہتے ھیں...، اور بات بھی یہی تھی۔ ان کی ہر دلیل خود بخود پھیلتی جاتی تھی کیونکہ اسمیں طاقت ہوتی تھی۔ ''

لینن کے ساتھ کانگرس میں بالشویک مندوبین کے متحد جتھے کے افراد مثلاً بوبنوف، وورشیلوف، دوبرووینسکی، لیادوف، تسخاکایا، شاؤمیان، یاروسلافسکی اور دوسروں نے بھی تقریریں کیں۔

کانگرس نے بورژوا پارٹیوں کی طرف رویے کے بارے میں لینن کی تجویز منظور کر لی۔ یه مسئله روس میں انقلاب کا اندازہ لگانے سے براہ‌راست منسلک تھا۔ ہر پارٹی متعلقه طبقے کے مفادات کی نمائندگی کرتی۔ جمہوری انقلاب میں لیڈر کا رول ادا کرنے کے لئے مزدور طبقے کو سیاسی پارٹیوں کی طبقاتی نوعیت کی تمیز کرنی تھی۔ لینن کی تجویز میں سیاہ صد* پارٹیوں اور بڑے جاگیرداروں اور بورژوا پارٹیوں سے شدید جدوجہد کرنے،

---

* سیاہ صد — شاہ‌پرست گروہ تھے جن کو زار کی حکومت نے انقلابی تحریک کے خلاف جدوجہد کے لئے بنایا تھا۔ سیاہ صد انقلابیوں کو قتل کرتے تھے، ترقی‌پسند دانش‌وروں پر حملے کرتے تھے اور یہودیوں کا قتل و غارت منظم کرتے تھے۔ (ایڈیٹر)

اعتدال پرست بورژوازی کی پارٹی یعنی کیڈیٹوں کی جعلی جمہوریت کو بےنقاب کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا تاکہ وہ کسانوں کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ نہ لے جاسکیں۔ ''ترودوویک،، (دوما میں کسانوں کے نمائندے اسی نام سے پکارے جاتے تھے) کے بارے میں لینن کا خیال مختلف تھا۔ جس حدتک وہ کسانوں اور شہروں کی پیٹی بورژوازی کے مفادات کی نمائندگی کرتے تھے اس حدتک لینن زارشاهی کے خلاف جدوجہد میں ان کے ساتھ سمجھوتے سے متفق تھے۔

پانچویں کانگرس نے انقلاب میں بالشویکوں کی صحیح لائن کی تصدیق کی۔ بالشویکوں نے اس کانگرس میں دوسرے مسائل کے بارے میں بھی مینشویکوں پر فتح حاصل کی۔ نام نہاد ''مزدوروں کی کانگرس،، منعقد کرنے کے مینشویکوں کے خیال کی مذمت کی گئی جس کو ایک وسیع مزدور پارٹی کی بنیاد رکھنا تھا جسمیں سوشل ڈیموکریٹ، سوشلسٹ انقلابی* اور انارکسٹ وغیرہ بھی شامل ھوتے۔ کانگرس نے اس خیال کو اس حیثیت سے مسترد کر دیا کہ وہ مزدور تحریک کے لئے مضرت‌رساں تھا اور اپنے مافیہ کے لحاظ سے حقیقی پرولتاری پارٹی کو ختم کرتا تھا۔

لینن نے بڑی گرم‌جوشی اور دلی خلوص سے کانگرس کے مزدور مندوبین سے بات چیت کی۔ اپنی یادداشتوں

---

*سوشلسٹ انقلابی پارٹی — روس کی یہ پیٹی بورژوا پارٹی ۱۹۰۱ء کے آخر اور ۱۹۰۲ء کی ابتدا میں مختلف نرودنک گروھوں کے اتحاد سے نمودار ھوئی۔ (ایڈیٹر)

میں میکسم گورکی نے ان مزدوروں کی ایک باتچیت کے بارے میں لکھا ھے جنھوں نے لینن کو پہلی بار دیکھا تھا:

''وہ ھمارے ھیں!،

پھر کسی نے ٹوکتے ھوئے کہا:

'اور پلیخانوف بھی ھمارے ھیں۔،

اور پھر میں نے ایک چست جواب سنا:

'پلیخانوف ھمارے معلم، ھمارے آقا ھیں اور لینن ھمارے لیڈر اور کامریڈ ھیں،۔''

پانچویں کانگرس میں لینن روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ممبر منتخب ھوئے۔

جون ۱۹۰۷ء کی ابتدا میں لینن لندن سے روس آگئے اور فن‌لینڈ میں رھنے لگے۔ اس وقت تک یہ بات صاف ھو گئی تھی کہ انقلاب کو شکست ھوئی ھے۔ زار کی حکومت حملہ کر رھی تھی۔ رجعت‌پرستی کے کٹھن برسوں کی ابتدا تھی۔

پیٹرسبرگ صوبے کی پولیس کے خاص محکمے نے پیٹرسبرگ کی خفیہ پولیس کے افسر اعلی کو ھدایت کی کہ وہ لینن کے بارے میں اطلاعات حاصل کرے اور یہ تجویز کی کہ ''فن‌لینڈ سے ان کو حوالے کرنے کا سوال اٹھایا جائے''۔ زارشاھی کے جاسوس ھر طرف مزدور طبقے کے لیڈر کی تلاش کرنے لگے اور لینن کو مجبور ھو کر فن‌لینڈ کے دورافتادہ مقاموں تک جانا پڑا۔ پھر بھی انکا وھاں رھنا خطرناک ھو گیا۔ اسی لئے بالشویکوں کے مرکز نے یہ فیصلہ کیا کہ لینن بیرون ملک چلے جائیں۔

فن‌لینڈ سے باہر جانا آسان نہیں تھا۔ جاسوسوں اور گرفتاری سے بچنے کے لئے لینن اس بات پر مجبور ہوئے کہ اسٹیمر پر بجائے بندرگاہ کے ایک جزیرے میں سوار ہوں۔ لیکن جزیرے تک پہنچنے کے لئے انھیں رات کے وقت خلیج فن‌لینڈ کو پار کرنا پڑا جس پر جما ہوا برف ابھی پختہ نہیں پڑا تھا۔ لینن ڈوبتے ڈوبتے بچے کیونکہ پیروں کے نیچے برف ٹوٹ کر پھسل جاتی تھی۔ بعد کو لینن نے اس واقعہ کو یاد کر کے کہا کہ اس وقت انھوں نے خیال کیا تھا: "ارے، کیسی احمقانہ موت مرنا پڑ رہی ہے"۔ اس طرح زبردست خطرہ مول لیکر وہ بیرون ملک جاسکے۔ اس مرتبہ لینن کو مجبوراً وطن کے باہر دس سال تک رہنا پڑا۔

پہلا روسی انقلاب جو تقریباً ڈھائی سال تک جاری رہا ناکام ہوا۔ لیکن اس نے روس کے مطلق‌العنان نظام میں دراڑ ڈال دی، سامراجی دور کی انقلابی لڑائیوں کا آغاز کیا اور ساری دنیا کی تحریک آزادی کی ترقی پر زبردست اثر ڈالا۔ اس نے دکھایا کہ روس عالمی انقلابی تحریک کا مرکز بن گیا ہے اور روسی پرولتاریہ بین‌اقوامی پرولتاریہ کا ہراول دستہ ہو گیا ہے۔ ۷ — ۱۹۰۵ء کے انقلاب کا اندازہ لینن نے اپنے مضامین "ماسکو کی بغاوت کے سبق"، "انقلاب کے سبق"، "۱۹۰۵ء کے انقلاب کے بارے میں رپورٹ" وغیرہ میں پیش کیا ہے۔

انقلاب نے لینن کے بالشویک طریقۂ کار کے صحیح ہونے کی پوری طرح تصدیق کی اور انقلاب میں پرولتاریہ

کے رہنما رول کے بارے میں لینن کا اہم ترین نظریہ عملی طور پر صحیح ثابت ہوا۔

انقلاب کے برسوں میں لیڈر، صاحب فہم نظریہ داں، محنت کش عوام کے ممتاز ناظم اور رہنما کی حیثیت سے لینن کے جوہر کھلے۔

رجعت پرستی کے زمانے میں پارٹی کے لئے جد و جہد

جنوری ۱۹۰۸ء میں لینن پھر سوئٹزرلینڈ میں جنیوا واپس آگئے۔ انقلابی روس سے بیرون ملک کے اس پرسکون شہر میں واپس آنا لینن کے لئے قلق کا باعث تھا۔ لینن کے تمام خیالات انقلاب پرہی لگے ہوئے تھے۔ انقلاب کی شکست نے ان کے جدوجہد کے عزم کو نہیں شکست دی تھی۔ وہ نئی طاقت وتوانائی کے ساتھ پارٹی کا کام اور نئے انقلاب کی تیاری کرنے لگے۔ لینن کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ روس کے پہلے انقلاب میں پرولتاریہ کی شکست محض عارضی ہے اور مطلق العنانی پر اس کی فتح ناگزیر ہے۔ لینن کی یہ للکار، جس کا خطاب پارٹی کی طرف تھا، بڑے زوروں کے ساتھ گونجی: ''ہم انقلاب سے پہلے برسوں تک کام کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ہم کو بلا سبب مضبوط چٹان نہیں کہا جاتا تھا۔ سوشل ڈیموکریٹوں نے ایسی پرولتاری پارٹی بنا لی ہے جو پہلے جنگی حملے کی ناکامی سے ہمت نہیں ہار بیٹھیگی، بدحواس نہیں ہوگی اور مہم پرستی کی

طرف نہیں لپکےگی... اور یہ پرولتاری پارٹی فتح کی طرف جا رہی ہے۔،،

رجعت پرستی کے ان افسردہ اور تاریک دنوں میں لینن پرولتاریہ کی آئندہ فتح کے بارے میں سوچتے تھے۔ وہ اس فتح کو پہلے ہی سے دیکھ رہے تھے۔ ان کا ولولہ‌انگیز یقین دوسروں میں بھی یقین پیدا کرتا تھا۔

روس میں زار کی حکومت عوام سے ان کی انقلابی جدوجہد کا سخت انتقام لے رہی تھی۔ لاکھوں انقلابیوں کو بامشقت جلاوطنی کی سزا ملی تھی اور ہزاروں پھانسی کے تختے پر چڑھائے گئے تھے۔ پولیس مزدوروں کی تنظیموں پر چھاپےمار رہی تھی۔ پارٹی میں بھی صورت‌حال بہت ابتر تھی۔ اس کے ممبروں کی تعداد کم ہو گئی تھی اور تنظیموں کے درمیان روابط کمزور پڑ گئے تھے۔ پارٹی کو پوشیدہ ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ حکومت نے پارٹی تنظیموں کے اندر اپنے جاسوس پہنچا دئے تھے اور ان کی مخبری کے ذریعہ نمایاں کارکنوں کو پکڑ کر پوری تنظیموں کو درہم برہم کر رہی تھی۔ انقلاب کے ساتھیوں میں خصوصاً دانش‌وروں میں غداری، انقلاب سے انکار اور ملک میں انقلاب کی نئی لہر پیدا ہونے پر عدم اعتمادی ظاہر ہونے لگی۔

رجعت‌پرستی کی آندھی خوب زوروں پر تھی لیکن یہ ان اگواکار اور ترقی‌پسند طاقتوں کو دبانے کی کافی قوت نہیں رکھتی تھی جو انقلاب کے دوران پیدا ہوئی تھی۔ ان ترقی‌پسند طاقتوں میں پہلے کی طرح اب بھی پرولتاریہ بالشویک پارٹی کی رہنمائی میں آگے آگے تھا۔

جنیوا آتے ہی لینن نے فوراً ہی ''پرولتاری،، اخبار دوبارہ جاری کرنے کا کام شروع کیا۔ ان برسوں میں یہ اخبار واقعی بالشویکوں کا مرکزی ترجمان بن گیا۔ لینن نے اخبار کی معاونت کے لئے میکسم گورکی، لوناچارسکی اور دوسرے نمایاں صحافیوں کی خدمات حاصل کر لیں۔ اخبار کی تنظیم لینن سے زبردست محنت کی طالب تھی۔ وہ صرف اخبار کی اشاعت سے ہی تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ اخبار روس کے اندر پہنچانے کی فکر بھی ان ہی کو کرنی پڑتی تھی۔ فروری ۱۹۰۸ء کے آخر میں ''پرولتاری،، دوبارہ شایع ہوا۔ سخت رجعت‌پرستی کے حالات میں لینن نے پارٹی کے اخبار کی اشاعت کو بالشویکوں کی صفوں کو متحد کرنے اور ان کو تربیت دینے کا اہم ذریعہ اور نئی انقلابی لہر کے لئے پارٹی اور مزدور طبقے کو تیار کرنے کا آلۂ‌کار قرار دیا تھا۔

سوال پیدا ہوا کہ ایسے خراب حالات میں پارٹی کا کام کیسے کیا جائے، انقلابی پارٹی کیسے محفوظ رکھی جائے، عوام سے اس کا تعلق کیسے مضبوط کیا جائے اور جدوجہد کی کیا صورتیں اختیار کی جائیں؟

لینن اور دوسرے بالشویکوں کا خیال تھا کہ غیرقانونی پارٹی تنظیموں کو مضبوط کرنا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی قانونی یعنی علانیہ وجود رکھنے‌والی مزدور تنظیموں کو بھی استعمال کرنا چاہئے۔ لینن نے پارٹی کو طریقۂ‌کار کے سوالوں کے بارے میں لوچ‌دار ہونا اور اگر حالات کا تقاضہ ہو تو پیچھے ہٹنا سکھایا لیکن نظم وضبط کے ساتھ اپنی صفوں کو قائم رکھتے

ہوئے پیچھے ہٹنا۔ پیچھے ہٹنے کی صلاحیت ایسی ہی اہم بات ہے جیسے حملہ کرنے کی صلاحیت۔ انھوں نے انقلاب کے نام پر انتہائی معمولی اور روزمرہ کے کام کرنا، ریاستی دوما میں (یہ اس نام‌نہاد پارلیمنٹ کا نام تھا جس کو زار کی حکومت نے پہلے روسی انقلاب کے دوران قائم کیا تھا) علانیہ تقریر کرنے کے ہر امکان کو استعمال کرنا، ٹریڈیونینوں، بیمہ فنڈوں، کوآپریٹیو انجمنوں اور مزدوروں کے کلبوں میں کام کرنا سکھایا۔ اس طرح لینن کے خیال میں قانونی اور غیرقانونی کام کو ملانے کی ضرورت تھی۔ لینن کے اس لوچدار اور واحد طور پر صحیح طریقۂ‌کار نے پارٹی کو اس زمانے کے مشکل حالات میں اس قابل بنایا کہ وہ عوام سے رابطہ مضبوط کر سکے اور ان کو نئے انقلاب کے لئے تیار کرسکے۔

پارٹی کو برقرار رکھنے اور مضبوط کرنے کی جو جدوجہد لینن کر رہے تھے اس کی مخالفت بہتوں نے کی۔ انقلاب کی شکست کے بعد مینشویک بدحواسی کی حالت میں پیچھے ہٹے، پارٹی کے پروگرام اور انقلابی نعروں سے بےشرمی کے ساتھ دست‌بردار ہوگئے، اسکی غیرقانونی تنظیموں اور خفیہ انقلابی کام کا انسداد کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی لئے وہ ''انسداد پرست،، (liquidator) کہلائے۔ مینشویک انسدادپرستوں نے روس کے نئے انقلاب میں یقین نہ کرتے ہوئے مزدور طبقے کو بورژوازی سے سمجھوتہ کر لینے اور رجعت‌پرست نظام سے صلح و آشتی رکھنے کی دعوت دی۔ ان کو توقع تھی کہ اس طریقے سے

مزدور پارٹی کے علانیہ وجود کی اجازت مل جائےگی۔ لیکن زارشاھی روس میں پرولتاریہ کی انقلابی پارٹی کا علانیہ وجود ناممکن تھا۔ ظاھر ہے کہ مینشویک جان بوجھکر انقلابی پارٹی نہیں بلکہ موقع پرست پارٹی بنانا چاھتے تھے۔ یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ لینن انسدادپرستوں کو پارٹی کے ایسے دشمنوں کی حیثیت سے انتھک بےنقاب کرتے رہے جن کے خلاف بےپناہ جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے لکھا کہ سوال ''ھماری پرانی غیرقانونی پارٹی کے وجود یا عدم وجود کا ہے''۔

چند کمزور بالشویکوں نے بھی خطرناک تذبذب کے آثار دکھائے۔ انقلابی لفاظی کی آڑ لےکر انھوں نے پارٹی کو مزدوروں کی قانونی تنظیموں میں کام کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کی اور ریاستی دوما سے سوشل ڈیموکریٹوں کے گروپ کی بازطلبی کا مطالبہ کیا۔ اسی سے ان کو ''اوتزوویست'' (بازطلب) کہا گیا۔ لینن نے ان نظریات کی قطعی مخالفت کی جو پارٹی کے لئے مضرت‌رساں تھے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ قانونی کام سے انکار کرنا عوام سے پارٹی کے الگ ھونے کے مترادف ہے اور وہ ایسی محدود تنظیم بن کر رہ جائےگی جو نئی انقلابی لہر کے لئے طاقت مجتمع کرنے کے لئے نااھل ھوگی۔ یہ پارٹی کو ختم کر دیتا اور واقعی اس کا انسداد ھوتا۔ اسی لئے لینن نے بازطلبوں کو ایک قسم کے انسداد پرست کہا۔ انھوں نے دکھایا کہ انسدادپرست اور بازطلب یہ اصل انقلابی نہیں ھیں بلکہ پرولتاریا

کے محض پیٹی بورژوا ساتھی ھیں اور دونوں کو نہ تو انقلاب پر یقین ہے اور نہ مزدور طبقے کی فتح پر۔ لینن کی رائے تھی کہ پرولتاریہ کی پارٹی کو ایسے موقع پرستوں سے پاک ھونا چاھئے۔

۱۹۰۸ء کے آخر میں اخبار ''پرولتاری،، کی اشاعت پیرس سے ھونے لگی جو اس زمانے میں روسی تارکین وطن کا مرکز بن گیا تھا۔ اس سلسلے میں لینن اور کروپسکایا بھی وھاں پہنچ گئے۔ (ماری روز سڑک، مکان نمبر ۴، جس فلیٹ میں وہ رھتے تھے اب وھاں لینن میوزیم قائم کر دیا گیا ہے۔)

لینن اور ان کی بیوی کی زندگی بہت دشوار تھی۔ بڑے قومی کتب‌خانے میں اخبار، رسالے اور کتابیں پڑھنے کے لئے ولادیمیر ایلیچ کو اس علاقے سے سائیکل پر تقریباً سارے شہر سے گذر کر جانا پڑتا تھا جہاں انھوں نے ایک سستا فلیٹ کرائے پر لے رکھا تھا۔ اسمیں بڑا وقت لگتا تھا اور کام پر منفی اثر ھوتا تھا۔ پیرس میں روسی تارکین وطن کافی تھے اور بہت ھی مختلف رجحانات رکھتے تھے۔ بیکار کا شور و غوغا، ھنگامہ اور بد نام کن باتیں ھوتی تھیں جن سے ولادیمیر ایلیچ پریشان ھو جاتے تھے۔ آرام کے لئے وہ کبھی کبھی شہر کے باھر جانے کی کوشش کرتے تھے۔ کبھی کبھی ان کو ساحل سمندر پر بھی جانے کا موقع مل جاتا تھا۔

لینن پیرس کے بالشویکوں کے گروپ کے کام میں عملی حصہ لیتے تھے، اکثر روس میں سیاسی حالت، پیرس

کمیون* اور دوسرے مسائل پر رپورٹیں پیش کرتے تھے - وہ بڑی توجہ کے ساتھ فرانس کے محنت کشوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے تھے، مزدوروں کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے، مزدوروں کے علاقوں میں واقع تھیٹروں میں جاتے تھے جہاں انقلابی موضوعات پر ایسے ڈرامے پیش کئے جاتے تھے جن کو مرکز میں دکھانا ممنوع تھا -

رجعت پرستی کے دشوارگذار برسوں میں ولادیمیر ایلیچ نے اپنی زندہ دلی، ملنساری اور خوش مزاجی برقرار رکھی - کام کی بڑی افراط کے باوجود لینن نئے ڈرامے دیکھنے، میوزیموں کو جانے، رفیقوں کے ساتھ شطرنج کھیلنے اور اپنے محبوب مصنفوں کی تخلیقات پڑھنے کے لئے وقت نکال لیتے تھے - روس سے آنے والے ادیبوں سے گفتگو کے دوران لینن روسی نوجوانوں کے موڈ کے بارے میں بڑی دلچسپی لیتے تھے اور پوچھتے تھے کہ ان کے درمیان کون سے ادب کو زیادہ مقبولیت حاصل ہے - رفیقوں کو لینن کے خاندان میں جانا اسی طرح پسند تھا جیسے پہلے جنیوا میں کیونکہ وہاں ان کے لئے بڑی دوستانہ اور پاس و لحاظ کی فضا ہوتی تھی اور ایک دوسرے کے ساتھ دلی خلوص برتا جاتا تھا اور دوسروں کی مصیبت کی طرف ہمدردی اور توجہ کی جاتی تھی -

---

*پیرس کمیون (۱۸۷۱ء) — مزدور طبقے کی انقلابی حکومت جو پیرس میں پرولتاری انقلاب نے قائم کی - یہ تاریخ میں پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی پہلی حکومت تھی جو ۷۲ دن تک، ۱۸ مارچ سے ۲۸ مئی ۱۸۷۱ء تک قائم رہی - (ایڈیٹر)

''تاریکن وطن کی بڑی اکثریت کی حالت بہت خراب تھی،، ن۔ ا۔ سیماشکو لکھتے ھیں ''ان کو پتہ نہیں رھتا تھا کہ کل کھانے کو ھوگا یا نہیں۔ ھمارے پاس باھمی امدادی فنڈ تھا۔ ولادیمیر ایلیچ اس سے ھر ایک کی مدد کرتے تھے۔ ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ وہ تقریر کریں تاکہ اس کی آمدنی سے حاجت‌مند رفیقوں کی ضرورتیں پوری کی جا سکیں۔ انسانی طاقت سے زیادہ کام، اخبار کی ایڈیٹری، پھر مضامین لکھنا، جلسوں میں تقریریں کرنا اور روس سے خط و کتابت بھی — ان تمام باتوں سے گھرے ھونے کے باوجود ولادیمیر ایلیچ نے کبھی انکار نہیں کیا اور ھمیشه بڑے اجتماع کے سامنے تفصیلی اور اچھی طرح تیار کی ھوئی رپورٹیں پیش کیں۔ اگر انھوں نے کسی رفیق کو حاجت‌مند پایا تو فوراً اس کی مدد کی، اس کے لئے کام تلاش کیا۔ یہ صورت میرے ساتھ کئی بار ھوئی۔،،

لینن کے پیرس آنے کے بعد جلدھی یہاں کل روس پارٹی کانفرنس ھوئی جس میں بڑی بڑی پارٹی تنظیموں کی نمائندگی بالشویکوں نے کی۔ کانفرنس کا خاص مقصد انسدادپرستی اور بازطلبی کے خلاف جدوجہد تھی۔ لینن نے اس میں بنیادی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے جذبے کو پیش‌نظر رکھ کر فیصلے کئے گئے **جن** سے پارٹی نے رجعت‌پرستی کے زمانے میں اپنی سرگرمیوں میں رھنمائی حاصل کی۔ لینن کی تجویز پر کانفرنس نے انسدادپرستی کی مذمت کی اور پارٹی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ اس کے خلاف قطعی اور اٹل جدوجہد کریں۔

لینن نے اپنے مضمون ''راستے کی طرف،، میں لکھا کہ یہ کانفرنس انقلاب کی شکست کے بعد روس میں مزدور تحریک کے ارتقا میں موڑ بن گئی اور بالشویکوں کی زبردست فتح کا باعث ہوئی۔ ''... سوشل ڈیموکریسی نے کھلے انقلاب میں یہ ثابت کیا کہ وہ ایک طبقے کی پارٹی ہے جو اپنے ساتھ لاکھوں کو ہڑتال اور ۱۹۰۵ء میں بغاوت میں اور ۱۹۰۶—۷ء کے انتخاب میں لے جا سکی اور اب بھی اس طبقے کی پارٹی، عوام کی پارٹی برقرار رہ سکتی ہے، وہ ایسی ہراول ہو سکتی ہے جو انتہائی کٹھن وقت میں بھی ساری فوج سے الگ نہ ہوگی، وہ فوج کو اس کٹھن وقت پر قابو پانے میں، پھر اپنی صفوں کو متحد کرنے اور نئے نئے مجاہدوں کی تیاری میں مدد دے سکتی ہے۔،،

لینن نے پارٹی کی عملی سرگرمیوں کو اس کے بنیادی اصولوں کی نظریاتی پاکیزگی اور مارکس، اینگلس کی تعلیم سے وفاداری کی جدوجہد سے مضبوطی کے ساتھ مربوط کر دیا۔ لینن نے مارکس‌ازم کے فلسفیانہ اصولوں میں ترمیم کی کوشش کے خلاف، سوشلزم کو ایک نئے مذہب کی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کے خلاف جوش و غضب کے ساتھ جد و جہد کی۔ اس قسم کی ترمیموں کا تعلق کچھ سوشل‌ڈیموکریٹوں سے تھا جن میں نظریاتی لحاظ سے کمزور چند بالشویک بھی شامل تھے۔ یہ ترمیم‌پرستوں کا ایک نیا حملہ تھا لیکن اس بار یہ مارکس‌ازم کے فلسفے پر تھا۔

فلسفیانہ مسائل پر ترمیم‌پرستی کے خیالات پھیلنے سے پارٹی اور مزدور طبقے کے لئے بڑا خطرہ پیدا ہو

گیا۔ اس کا نتیجہ زارشاھی روس کی رجعت‌پرست حکومت اور بورژوا نظریات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا اور انقلابی جدوجہد سے انکار کرنا تھا۔ ترمیم‌پرستی پر کاری ضرب لگانے کی ضرورت تھی۔ لینن نے یہ کام اپنے ذمے لیا۔ انھوں نے ہمیشہ مارکس‌ازم کے فلسفے کے فروغ اور پروپیگنڈے کی طرف خاص توجہ دی۔ رجعت‌پرستی کے زمانے میں جب مارکسی فلسفے کی مدافعت کی سخت ضرورت پیدا ہوئی لینن نے اپنی کتاب ''مادیت اور تجربی تنقید۔ ایک رجعت‌پرست فلسفے پر تنقیدی نوٹ،، لکھی (یہ کتاب فروری — اکتوبر ۱۹۰۸ء میں لکھی گئی اور مئی ۱۹۰۹ء میں ''ولادیمیر ایلین،، کے فرضی نام سے شایع ہوئی)۔ یہ کتاب لینن کے زبردست علمی کام کا نتیجہ تھی۔ انھوں نے جرمن، فرانسیسی، انگریزی اور روسی زبانوں میں مختلف مصنفوں کی فلسفے، علم طبیعی اور طبیعیات کی سیکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا، مارکس اور اینگلس کی فلسفیانہ تخلیقات اور پلیخانوف، میرنگ، فیورباخ اور دوسرے فلسفیوں کی تصانیف کا دوبارہ مطالعہ کیا۔ مئی ۱۹۰۸ء میں لینن جنیوا سے لندن گئے جہاں انھوں نے تقریباً مہینہ بھرتک برٹش میوزیم کی لائبریری میں کام کیا۔ وطن سے لینن کی جو خط و کتابت ھوتی اس سے پتہ چلتا ھے کہ روس میں قانونی طور پر اس کتاب کی اشاعت کتنی مشکل تھی۔ ای۔ ای۔ اسکوورتسوف — استیپانوف کے اشتراک عمل سے ماسکو میں ''زوینو،، (زنجیر کی کڑی) اشاعت گھر سے یہ کتاب چھاپنے کے بارے میں طے ھوا۔ ولادیمیر ایلیچ نے اپنی بڑی بہن آننا اولیانووا سے بڑی

درخواست کی کہ وہ کتاب کی اشاعت میں جلدی کرائیں۔ لینن کو اس کی اشاعت کی جلدی تھی کیونکہ ''پرولتاری،، کے توسیع‌شدہ ادارے (جو حقیقتاً بالشویکوں کا مرکز تھا) کی وہ کانفرنس منعقد ہونے والی تھی جس میں بازطلبی کے متعلق رویہ اختیار کرنے کے مسئلے پر بحث ہونی تھی۔ مئی ۱۹۰۹ء کی آخر میں انھوں نے آننا اولیانووا کو مطلع کیا: ''کتاب ملی، اچھی چھپی ہے... مجموعی طور پر میں اشاعت سے خوش ہوں۔،،

اپنی تصنیف میں لینن نے مارکسی فلسفے کے مخالفین کو بےنقاب کیا۔ انھوں نے دکھایا کہ فلسفے اور سیاست کے درمیان گہرا تعلق ہے، کہ مارکس‌ازم سائنسی نظرئیے اور انقلابی عمل کا اٹوٹ اتحاد ہے۔ لینن نے بورژوا فلسفیوں (ماخ اور اویناری‌اوس) اور کچھ سوشل ڈیموکریٹوں کے رجعت‌پرست خیالات پر، جو مارکس‌ازم کے فلسفے سے منحرف ہو گئے تھے، بہت سخت تنقید کی۔ فلسفے کے شعبے میں مارکس‌ازم سے گمراہ ہونےوالے ان سوشل ڈیموکریٹوں (اے۔ اے۔ بوگدانوف وغیرہ) نے سیاست میں بھی غلط راستہ اختیار کیا۔ ''مادیت اور تجربی تنقید،، نے مارکسی فلسفے کی مدافعت کرنے اور اس کو فروغ دینے اور پارٹی کے کارکنوں کو نظریاتی طور پر مسلح کرنے میں نمایاں رول ادا کیا۔ یہ کتاب اب بھی موجودہ بورژوا عینیت‌پرست فلسفے اور ہر ایک کی ترمیم‌پرستی کے خلاف جدوجہد کے لئے تیز نظریاتی ہتیار ہے۔

بازطلبی کے خلاف لینن کی جدوجہد کی روس میں واروفسکی، تیودوروووچ، رودزوتاک، اسکریپنک اور بہت

سے بالشویک مزدوروں نے پرجوش حمایت کی۔ لینن کی کتاب نے، جیسا کہ بہت سی یادداشتوں میں ذکر کیا گیا ہے، سب پر زبردست اثر ڈالا۔ بیرون ملک فلسفیانہ بحثوں کے دوران اخبار ”پرولتاری“ کے ادارئے کے ممبر دوبرووینسکی نے لینن کی لائن کی سرگرمی سے حمایت کی۔ مئی ۱۹۰۸ء میں جنیوا کی ایک بحث میں انھوں نے بوگدانوف کے عینیت‌پرست خیالات کی مخالفت میں تقریر کی۔ اس مقالے کا خاکہ ولادیمیر ایلیچ نے مرتب کیا تھا۔

پارٹی، اس کی نظریاتی پاکیزگی اور حقیقی مارکسی سیاست کی جدوجہد میں لینن اٹل تھے۔ وہ نظریاتی الجھاؤ اور براہ راست اور علانیہ جدوجہد سے گریز کو برداشت نہیں کرتے تھے اور اس کو پارٹی کے لئے خاص طور سے مضرت‌رساں سمجھتے تھے جس کے مفادات کو وہ سب سے بالاتر سمجھتے تھے۔ کوئی بھی پچھلی خدمات ان لوگوں کو لینن کی تنقید سے نہیں بچا سکتی تھیں جو مارکس‌ازم سے، مزدور پارٹی کی انقلابی لائن سے ہٹ گئے تھے۔ ”واقعی، آپ کو سمجھنا چاہئے اور آپ ضرور سمجھ جائیں‌گے“ لینن نے مارچ ۱۹۰۸ء میں میکسم گورکی کو لکھا ”کہ اگر پارٹی کے ممبر کو ایک بار یہ یقین ہو جائے کہ کوئی پرچار قطعی غلط اور مضرت‌رساں ہے تو اس کا یہ فرض ہے کہ اس کی مخالفت کرے۔“

اپریل ۱۹۰۸ء میں لینن میکسم گورکی کی دعوت پر ان سے ملنے اٹلی کے جزیرے کیپری گئے۔ وہاں پہنچنے پر لینن نے گورکی سے کہا کہ وہ بوگدانوف

اور اس کے حامیوں سے جو کیپری میں موجود تھے ان کی کوئی صلح کرانے کی کوشش نہ کریں۔ لینن نے گورکی سے روس کے بارے میں بہت سی باتیں کیں۔ انھوں نے گورکی سے ان کے بچپن، جوانی اور آوارہ گردیوں کے قصے بڑی توجہ سے سنے اور ان کو مشورہ دیا کہ وہ ان کے بارے میں لکھیں۔ چنانچہ گورکی نے "بچپن"، "زندگی کی شاہراہ پر" اور "منزل کی تلاش" نامی ناولوں میں اپنی زندگی کی عکاسی کی۔ لینن کے ساتھ تبادلۂ خیالات نے گورکی پر بڑا اثر ڈالا اور ان کے غلط نقطۂنظر کو دور کرنے میں مدد دی۔ گورکی نے لکھا: "مجھ سے انکا رویہ ایک سخت استاد اور خیرخواہ دوست جیسا تھا۔"

جون ۱۹۰۹ء میں "پرولتاری" کے توسیع‌شدہ ادارئیے کی کانفرنس میں لینن نے بازطلبی کی قطعی مخالفت کی۔ انھوں نے دکھایا کہ بازطلب مزدور تحریک اور پارٹی کے اتحاد کے لئے کتنے مضرت‌رساں ہیں۔ کانفرنس نے اس بات پر زور دیا کہ بالشویک پارٹی اور بازطلبی کے درمیان کچھ بھی مشترک نہیں ہے اور پارٹی کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اس کے خلاف قطعی جدوجہد کریں۔ کانفرنس اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ کچھ پارٹی تنظیموں میں مینشویک مزدوروں نے انسدادپرستوں کی مخالفت اور غیرقانونی پارٹی کی مدافعت کے اقدامات کئے ہیں۔ انسدادپرستوں کی مخالفت پلیخانوف نے بھی کی۔ بالشویکوں اور مینشویکوں کے درمیان اصولی اختلاف رائے کو نظرانداز نہ کرتے ہوئے کانفرنس نے تجویز کی کہ پارٹی کے ان عناصر سے قربت حاصل

کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ''مینشویک پارٹی ممبر،، کہلاتے تھے۔ لینن نے تجویز پیش کی کہ پارٹی کی ساری طاقت کو غیرقانونی پارٹی کے لئے جدوجہد کی اصولی بنیاد پر متحد کیا جائے۔

لینن نے نہ صرف کھلے ہوئے موقع پرستوں کے خلاف جیسے کہ انسدادپرست تھے اٹل جدوجہد کی بلکہ انہوں نے ان کے خلاف بھی جدوجہد کی جو اپنی موقع پرستی پر انقلابی لفاظی کا پردہ ڈالتے تھے۔ اس جدوجہد کے درمیان بالشویک پارٹی نے اپنی صفوں کو مضبوط بنایا اور اپنی انقلابی پالیسی اور طریقۂکار کو برقرار رکھا۔ بعد کو اپنی کتاب ''کمیونزم میں 'بائیں بازو' کی طفلانہ بیماری،، میں لینن نے لکھا کہ انقلاب کی شکست کے بعد بالشویک ''انقلابی لفاظی کو بےدھڑک بےنقاب کرنے اور اس کو نکال باھر کرنے،، کیوجہ سے ھی اپنی صفوں کو صحیح سلامت رکھ کر باقاعدگی کے ساتھ پسپا ھو سکے۔

پارٹی ایسے لوگوں سے نجات پاگئی جو خوبصورت ''انقلابی،، الفاظ پر گرتے تھے اور روزمرہ کا کام نہ تو کرنے کے اھل تھے اور نہ کرنا چاھتے تھے۔

مضبوط انقلابی پارٹی کے لئے بالشویکوں کی جدوجہد میں تراتسکی نے روڑے اٹکائے۔ ریاکاری سے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ وہ پارٹی میں صلح کے لئے کوشاں ھے، اس نے انسدادپرستوں کی حمایت کی، پارٹی مخالف گروھوں اور رجحانات سے ایک لینن مخالف بلاک تیار کیا۔ لینن نے تراتسکی کو ریاکار، شہرت‌پرست، بہتان تراش اور دورخے کی حیثیت سے بےنقاب کیا۔ اسی زمانے میں

انھوں نے تراتسکی کو ''یہودا،،* کا شرمناک لقب دیا۔

پہلے روسی انقلاب کے نتائج اخذ کرنا اور مزدور طبقے اور عوام میں اس سے حاصل کئے ہوئے سبقوں کا پروپیگنڈا کرنا لینن کے خیال میں اس زمانے میں پارٹی کے اہم‌ترین فریضوں میں سے تھا۔ انھوں نے اپیل کی کہ عوامی جدوجہد کے بیش‌بہا تجربے کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے اور مزدوروں کو مجاھدانہ انقلابی روایات کی تربیت دی۔

لینن کے خیال میں خاص نتیجہ یہ تھا کہ جمہوری انقلاب میں پرولتاریہ نے رہنما کا رول حاصل کر لیا تھا، کہ مظلوم طبقوں نے عوامی انقلابی جدوجہد کرنا سیکھ لیا تھا۔ لینن نے اس کی وضاحت کی کہ مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان اتحاد کی مضبوطی کتنی زبردست اھمیت کی حامل ھے۔ انھوں نے روسی پرولتاریہ کی عظیم فتح کو بڑی گہرائی کے ساتھ دکھایا۔ لینن نے لکھا ''...تین سال کے دوران (۱۹۰۵ء —۷) اپنی جرأت‌آمیز جدوجہد میں روسی پرولتاریہ نے اپنے لئے اور روسی عوام کے لئے وہ حاصل کیا جس کے حصول کے لئے دوسری قوموں نے دسیوں برس صرف کئے ھیں،،۔ روسی انقلاب کی نوعیت اور سبقوں

---

*''یہودا،، — مشہور روسی طنزیہ مزاح‌نگار سالتیکوف — شچیدرین کی کتاب ''گولوولیوف کے حضرات،، کے ھیرو کا لقب جو اس کو اپنی ظاھرداری، ریاکاری اور سنگ‌دلی کے باعث ملا تھا۔ یہودا گولوولیوف کا نام عام نام بن گیا۔ (ایڈیٹر)

کے بارے میں ولادیمیر ایلیچ نے لکھنے کے علاوہ جنیوا پیرس اور دوسرے شہروں کے اجتماعوں اور جلسوں میں تقریریں کیں اور رپورٹیں پڑھیں۔ لینن پہلے روسی انقلاب کی زبردست بین‌اقوامی اہمیت کا انکشاف کیا۔ اس نے یورپ میں نئی انقلابی لہر کی ابتدا کی اور ایشیائی قوموں کی جدوجہد آزادی کے فروغ پر زبردست اثر ڈالا۔ بعد کو لینن نے زور دیکر لکھا: "بغیر ایسے 'عام ریہرسل' کے جیسا کہ ۱۹۰۵ء میں ہوا تھا ۱۹۱۷ء کے انقلاب، چاہے وہ فروری کا بورژوا انقلاب ہو یا اکتوبر کا پرولتاری انقلاب، ممکن نہ ہوتے۔"

رجعت‌پرستی کے برسوں میں لینن نے زرعی مسئلے پر بہت وقت صرف کیا یعنی روس میں آراضی کی صورت‌حال کے بارے میں۔ انھوں نے بتایا کہ زمین جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کی ملکیت نہ ہونی چاهئے۔ زارشاهی کا تختہ الٹنے کے بعد اس کو کسانوں کے بلامعاوضہ استعمال کے لئے ریاست کے سپرد کر دینا چاهئے۔ اس زمانے میں لینن نے جو تصانیف کی هیں ان میں ان کی کتاب "۱۹۰۵ – ۱۹۰۷ء کے پہلے روسی انقلاب میں سوشل ڈیموکریسی کا زرعی پروگرام" کو خاص مقام حاصل ہے۔

بین‌اقوامی مزدور تحریک میں لینن موقع‌پرستی کے خلاف جدوجہد کے سربراہ تھے۔ انھوں نے انقلابی طاقتوں کی تنظیم اور اتحاد کے لئے بہت کچھ کیا۔ انھوں نے دوسری انٹرنیشنل (سوشلسٹ پارٹیوں کے بین‌اقوامی اتحاد) کی کانگرسوں میں سرگرمی کے ساتھ شرکت کی،

بین اقوامی مزدور تحریک کے بارے میں مضامین اور رپورٹیں پیش کیں۔

۱۹۱۰ء کی خزاں میں ولادیمیر ایلیچ اپنی ماں سے ملنے اسٹاک ھوم گئے جنکو انھوں نے تین سال سے نہیں دیکھا تھا۔ ۷۰ سال کی عمر ھونے کے باوجود ماریا الیکساندرووونا نے بیٹے کو دیکھنے کے لئے بیرون ملک کے سفر کا فیصلہ کیا۔ لینن نے ھمیشہ کی طرح اب بھی ماں کا دل سے پاس و لحاظ کیا۔ اسٹاک ھوم میں پہلی مرتبہ ماریا الیکساندرووونا نے بالشویکوں کے اجتماع میں اپنے بیٹے کی پبلک تقریر سنی۔ ماں کے رخصت ھونے کے دن ولادیمیر ایلیچ جہاز کی گودی تک ان کو رخصت کرنے آئے لیکن جہاز کے اوپر نہ جا سکے جو ایک روسی کمپنی کی ملکیت تھا۔ ممکن تھا کہ ان کو گرفتار کر لیا جاتا۔ نادیژدا کروپسکایا نے لکھا ھے: ''ماں سے یہ ان کی آخری ملاقات تھی۔ وہ اس کو پہلے سے جانتے تھے اور جاتے ھوئے جہاز کو انھوں نے غمگین نگاھوں سے الوداع کہا۔ سات سال بعد جب وہ روس لوٹے تو ماں کا انتقال ھو چکا تھا۔'' (ولادیمیر ایلیچ کی ماں کا انتقال ۱۹۱۶ء میں ھوا۔)

ستمبر ۱۹۱۰ء کے آخر میں لینن پیرس واپس گئے۔

لینن کی زبردست خدمت یہ تھی کہ پارٹی اور مزدور طبقے کے لئے اس انتہائی مشکل دور میں، زارشاھی کے ظالمانہ رجعت پرست دور میں انھوں نے تحریک کو آگے بڑھنے کا صحیح راستہ دکھایا۔ لینن کی رھنمائی میں بالشویکوں نے پارٹی کو مضبوط کیا، مطلق العنانی پر نئے حملے

کے لئے مزدور طبقے کو متحد کیا۔ اس کا زیادہ سے زیادہ یقین ہو گیا کہ روس میں نیا انقلاب ناگزیر ہے اور وہ محنت کشوں کے فتح لائیگا۔

نئی انقلابی لہر کا دور

نئی اور ناگزیر انقلابی لہر کے بارے میں لینن کی پیش بینی کی جلد ہی تصدیق ہو گئی۔ کسی طرح کا بھی جبروتشدد عوام کی انقلابی جدوجہد کی بڑھتی ہوئی ناقابل تسخیر دھارا کو نہ روک سکا۔ ۱۹۱۰ء میں پھر روس میں مزدور تحریک میں جان پڑنے لگی۔ پیٹرسبرگ، ماسکو اور دوسرے بڑے شہروں کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں گرمیوں اور خزاں کے زمانے مین ہڑتالیں، مظاہرے، جلسے اور دوسرے سیاسی اقدامات کئے گئے۔ اس کے بعد کے برسوں میں انقلابی تحریک میں اضافہ جاری رہا۔ اس جدوجہد میں کسان، فوج اور بحری بیڑے کے ملاح بھی کھنچ آئے۔ بالشویک پارٹی نے عوام کی انقلابی تحریک کی رهنمائی کی۔

لینن نے بالشویکوں کے سامنے روس میں قانونی مارکسی پریس بحال کرنے کا فریضہ پیش کیا جو رجعت‌پرستی کے زمانے میں توڑ پھوڑ دیا گیا تھا۔ زبردست مشکلات کے باوجود بالشویکوں نے دسمبر ۱۹۱۰ء میں پیٹرسبرگ سے ایک ہفتہ‌وار اخبار ”زویزدا،، (ستارہ) اور ماسکو سے رسالہ ”مسل،، (خیال) کی اشاعت کا انتظام کیا ۔ لینن کے پچاس سے زیادہ مضامین

اور نوٹ ''زویزدا،، اور ''مسل،، میں شایع ہوئے۔ ان کی رہنمائی میں ''زویزدا،، مجاہد مارکسی اخبار بن گیا۔

لینن بڑی خوشی کے ساتھ مزدوروں میں سے آئے ہوئے پارٹی کارکنوں کے اضافے کو دیکھتے تھے اور ان کی سیاسی تربیت کی فکر کرتے تھے۔ ۱۹۱۱ء کی بہار میں ولادیمیر ایلیچ نے پیرس کے قریب لونژیومو میں پارٹی کا اسکول قائم کیا جسمیں تربیت حاصل کرنےوالے بڑی تنظیموں کے خفیہ کارکن مزدور تھے۔ نادیژدا کروپسکایا نے بعد کو اسکا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ولادیمیر ایلیچ نے کس خوشی کے ساتھ پیٹرسبرگ کے ان مزدوروں سے ملاقات کی تھی جو پیرس پہلے پہل آئے تھے اور ساری شام ان سے باتیں کرتے رہے تھے۔ اس اسکول میں پیٹرسبرگ، ماسکو، سورموو، یکاتیرینوسلاف، نکولائف، دومبروفسکی علاقے (پولینڈ)، باکو، طفلس اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے اٹھارہ مزدوروں نے تعلیم حاصل کی۔ لینن نے اسکول میں سیاسی معیشت پر ۲۹، زرعی مسئلے پر ۱۲ اور روس میں سوشلزم کے نظرئے اور عمل پر ۱۲ لکچر دئے۔ یہاں تعلیم حاصل کرنے والوں کی درخواست پر لینن نے تاریخ کے مادی مفہوم سے متعلق کئی لکچر دئے اور اس وقت کے بارے میں اور پارٹی میں کام کی صورت حال کے بارے میں مضامین پڑھے۔ آسان فہمی اور وضاحت لینن کے لکچروں کی امتیازی خصوصیات تھیں۔ سیاسی معیشت اور فلسفے کے انتہائی مشکل مسائل کو وہ مزدوروں کی سمجھ میں آسانی سے آنےوالی صورت میں

پیش کر دیتے تھے۔ اکثر یہ تعلیم پرجوش تبادلۂ خیال کی صورت اختیار کرلیتی جسمیں تمام موجود لوگ حصہ لیتے۔ یہاں لوگ جوش کے ساتھ خوب پڑھتے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ اسکول کے کام سے کافی مطمئن تھے جو بالشویکوں کے مستقبل کے پارٹی اسکولوں اور کمیونسٹ یونیورسٹیوں کا متقدم تھا۔ لونژیومو میں اسکول والی سڑک اور گران ریو کے کونے پر مکان نمبر ۹۱ پر فرانسیسی کمیونسٹوں نے ایک یادگار تختی لگادی ہے جس پر لکھا ہے ''۱۹۱۱ء میں یہاں بین اقوامی کمیونسٹ تحریک کے نظریہ‌داں اور لیڈر، سوویت یونین کے بانی و۔ ا۔ لینن رہتے تھے۔،،

۱۹۱۱ء کے آخر میں پیرس میں لینن نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی طرف سے پال لافارگ اور ان کی بیوی لاؤرا (جو مارکس کی بیٹی تھیں) کے جنازے میں تقریر کی جو فرانسیسی زبان میں تھی۔ اپنی مختصر لیکن مواد کے لحاظ سے لاجواب تقریر میں لینن نے مارکس‌ازم کے نظریات کے باجوہر مبلغ کی حیثیت سے لافارگ کی خدمات پر زور دیا۔ لینن نے کہا کہ انہیں نظریات کے جھنڈے تلے روسی مزدوروں کا ہراول دستہ متحد ہوا، زارشاہی پر اپنی منظم عوامی جدوجہد سے ضرب‌کاری لگائی اور اعتدال‌پرست بورژوازی کی ساری غداری، تلون اور تذبذب کے باوجود سوشلزم کےلئے، انقلاب کے لئے، جمہوریت کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ آگے چل کر لینن نے کہا کہ روسی انقلاب نے ''سارے ایشیا میں جمہوری انقلابوں کے دور کا آغاز کیا اور اس وقت ساری مہذب دنیا کے ۸۰

کروڑ لوگ جمہوری تحریک میں حصہ لے رہے ہیں،، - تقریر کے آخر میں لینن نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ''مارکسزم کے جذبے میں منظم کئے اور تربیت پائے ہوئے پرولتاریہ کی انقلابی لڑائیوں کا دور قریب آرہا ہے جو بورژوازی کا تسلط ختم کر دیگا اور کمیونسٹ نظام قائم کریگا۔،،

روس میں مزدور تحریک کے احیاء اور انسداد پرستوں کے خلاف جد و جہد میں شدت پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس کی خاص ضرورت تھی کہ پارٹی تنظیموں کو مضبوط اور ان کا کام بہتر بنایا جائے۔ چنانچہ فوراً پارٹی کانفرنس بلانے کا سوال پیدا ہوا۔ لینن اور دوسرے بالشویکوں نے اس کے انعقاد کے لئے اقدامات کئے۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے پارٹی اسکول کے تربیت یافتہ لوگ روس بھیجے گئے جن میں بالشویک پارٹی کے بڑے کارکن گ۔ ک۔ آرجونیکیدزے اور دوسرے نمایاں کارکن تھے۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے روسی تنظیمی کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کمیشن کے کام کو لینن نے زبردست سیاسی اہمیت دی۔ انہوں نے لکھا کہ چار سال کے انتشار اور بدنظمی کے بعد پہلی بار روسی پارٹی مرکز قائم ہوا۔ ''جھنڈا لہرا دیا گیا ہے، سارے روس کے مزدور حلقے اس کی طرف لپک رہے ہیں اور اب کوئی انقلاب دشمن حملہ اس کو سرنگوں نہیں کر سکتا!،،

لینن کی تجویز پر پراگ میں پارٹی کانفرنس منعقد کرنا طے پایا۔ ۱۹۱۲ء کی ابتدا میں لینن پیرس سے پراگ گئے۔ یہاں ''عوامی گھر،، میں جو چیکوسلوواکیہ کے

سوشل ڈیموکریٹک اخبار کا دفتر تھا سخت خفیہ حالت میں کل روس کانفرنس ہوئی جس کو پارٹی کی تاریخ میں پراگ کانفرنس کا نام دیا گیا ہے۔ آجکل وہ کمرہ جہاں یہ کانفرنس ہوئی تھی اسی طرح بحال کر دیا گیا ہے جیسا کہ وہ نصف صدی سے کچھ پہلے تھا۔ اسی عمارت میں ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء کو لینن کا میوزیم کھولا گیا۔

اس کانفرنس کی تنظیم میں چیکوسلوواکیہ کے سوشل ڈیموکریٹ رفیقوں نے بہت مدد دی۔ انھوں نے اس کے لئے اپنی عمارت دی اور مندوبین کی بھی دیکھ بھال کی، مزدوروں کے گھروں میں ان کے قیام کے لئے جگہیں حاصل کیں۔ لینن پیٹرسبرگ تنظیم کے ایک مندوب مزدور انوفریئف کے ساتھ مقیم تھے۔ ''وہ اتنے زندہ‌دل، خوش‌مزاج اور پرمسرت تھے کہ وہ ہم سے فوراً بےتکلف ہو گئے جیسے ہم ان کو برسوں سے جانتے ہوں،، انوفریئف نے بتایا۔ ''لینن سب سے بڑی، سب سے بنیادی بات کو کھوج کر نکال لیتے تھے۔ لینن کی حیرت‌انگیز سادگی اور ان تک رسائی نے ہم کو فوراً گرویدہ اور فریفتہ کرلیا!،، لینن نے ہر مندوب کی طرف خاص توجہ کی۔ ان کو اس بات پر حیرت ہوئی کہ ولادیمیر ایلیچ روس کے مزدور طبقے اور کسانوں اور ملک کی صورت حال کے بارے میں اتنی گہری معلومات رکھتے ہیں۔

لینن نے کانفرنس کی ساری کارروائی کی رہنمائی کی۔ ان کی تجویز پر کانفرنس نے، جو اس وقت روس کی تقریباً ساری پارٹی تنظیموں کو متحد کرتی تھی، اعلان

کیا کہ وہ پارٹی کا اعلی ادارہ ہے جس کا مقصد بااختیار مرکزی ادارے قائم کرنا اور پارٹی کا احیا کرنا ہے۔ لینن نے کانفرنس میں افتتاحی تقریر کی، اجلاسوں کی صدارت کی، رپورٹیں پیش کیں، ایجنڈے کے اہم‌ترین مسائل پر تجاویز کے مسودے لکھے اور مختلف جگہوں کے کام کے بارے میں رپورٹوں کی نقلیں کیں۔

کانفرنس نے اس وقت کی صورت حال اور پارٹی کے فریضوں کے بارے میں لینن کی تجویز منظور کی۔ اس میں پارٹی تنظیموں کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی تھی کہ پہلے کی طرح اب بھی ترقی‌پسند پرولتاریہ کی سوشلسٹ تربیت، تنظیم اور اتحاد کا طویل کام درپیش ہے، کہ غیر قانونی پارٹی تنظیم قائم کرنے کے کام پر زیادہ زور دینے اور پہلے سے زیادہ وسیع پیمانے پر تمام قانونی امکانات کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی تنظیم پرولتاریہ کی معاشی جدوجہد کی رہنمائی کر سکےگی اور تجویز میں زور دیکر کہا گیا تھا کہ صرف وہی ''اس کی زیادہ بڑھتی ہوئی سیاسی سرگرمیوں کی رہنمائی کرسکتی ہے۔''

کانفرنس کے مندوبین نے بین‌اقوامی سوشلسٹ بیورو کی سرگرمیوں اور بین اقوامی مزدور تحریک کی جدوجہد کے بارے میں لینن کی رپورٹ بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی۔ اس رپورٹ میں لینن نے نئے تاریخی دور، سوشلسٹ انقلابوں کے دور اور بقول خود لینن کے ''بورژوازی سے لڑائی'' کے دور کے بارے میں اور اس کے تعلق سے بین اقوامی مزدور تحریک میں انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں

اور اصلاح پرستوں کے درمیان جد و جہد کے بارے میں اہم اطلاعات پیش کیں۔ لینن نے خاص طور سے جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں صورت حال پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے اس پارٹی کے اندر بہت ھی شدید صورت حال — ''باھر سے اتحاد، لیکن اندر سے دو مختلف رجحانات،، کی طرف توجہ دلائی۔ لینن نے کہا ''اسمیں شک نہیں کہ جرمن سوشل ڈیموکریسی نئے دور، سوشلسٹ انقلاب کے دور میں داخل ہوگی، معاشی بحران، جنگی اور عالمی پیچیدگیاں، یہ سب اس دور کو اور اسکی علامتوں کو قریب کرتی ھیں۔،،

لینن نے کانفرنس کے موقع پر اپنی تقریروں میں پارٹی کے کام کی نئی اور مزید لوچدار تنظیمی صورتوں پر زیادہ توجہ کی جو عوام سے روابط قائم کرنے کی ضمانت دیتی ھوں اور مزدور تحریک کی بڑھتی ھوئی لہر کے حالات سے مطابقت رکھتی ھوں۔ انھوں نے پھر اس بات کی اھمیت پر زور دیا کہ پارٹی تنظیمیں ھر طرح کی قانونی سرگرمی کو استعمال کریں اور سب سے پہلے دوما کے گروپ، ٹریڈیونینوں اور قانونی مزدور انجمنوں کو۔

لینن نے وضاحت کے ساتھ یہ بتایا کہ مزدوروں کی قانونی انجمنوں کے ذریعہ پارٹی تنظیموں کو کیا کام کرنا چاھئے: لکچروں کا انتظام، لائبریریوں کے ذریعہ قانونی بالشویک ادب کی تقسیم اور کلبوں میں کام وغیرہ۔ لینن نے کہا کہ کیا ھم نے ایسی انجمنوں میں وسیع پیمانے پر کام کیا ھے؟ کیا ھم نے ان انجمنوں کے بارے میں فیکٹریوں اور کارخانوں میں رپورٹیں پیش کی

ھیں؟ لینن نے توجہ دلائی کہ اس میدان میں ابھی پارٹی تنظیموں نے کافی کام نہیں کیا ہے۔ غیرقانونی یونٹوں کو قانونی تنظیموں کے جال سے منسلک ہو جانا چاھئے۔ اس سے پارٹی کے کام کا میدان‌عمل وسیع ہوگا۔ لینن نے کہا کہ چاھے پارٹی تنظیم کی تشکیل کم ہو ''لیکن اگر وہ قانونی انجمنوں میں کام کی توسیع کرتے ہوئے... مرکزی تنظیم سے مربوط یونٹ رکھتے ہوئے، خواہ سال میں ایک بار ھی ایک دوسرے کو اپنے کام سے مطلع کر سکیں تو یہ پہلے سے سو بار زیادہ کام ہوگا''۔ اس کے ساتھ ھی ولادیمیر ایلیچ نے زور دیا کہ قانونی تنظیموں میں تہذیبی کام پارٹی کے جذبے سے معمور ہونا چاھئے۔ اس میں انھوں نے، جزوی طور پر، انسدادپرستوں کے خلاف جدوجہد کی ضمانت دیکھی۔ کانفرنس نے انقلابی لہر کے نئے حالات میں پارٹی کی سیاسی لائن اور طریقۂ کار کا تعین کیا۔

پراگ کانفرنس نے بالشویکوں کی پارٹی، نئی قسم کی پارٹی کی تعمیر میں نمایاں رول ادا کیا۔ اس کی اھمیت پارٹی کانگرس جیسی تھی۔ کانفرنس نے پارٹی سے منشویک — انسدادپرستوں کو نکال باھر کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کو پارٹی سے خارج کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ کانفرنس نے پارٹی کے تمام ممبروں سے اپیل کی کہ انسدادپرستی کے خلاف جدوجہد کریں اور اس کی وضاحت کریں کہ وہ مزدور طبقے کی آزادی کے کاز کے لئے مضرت رساں ہے اور غیرقانونی پارٹی تنظیموں کی بحالی اور مضبوطی کے لئے طاقتیں مجتمع کریں۔

لینن کی تقریریں اور کانفرنس کی ساری کارروائی اس

جذبے سے بھری تھی کہ موقع پرستوں سے کوئی صلح نہیں کی جاسکتی۔ پراگ کانفرنس کے فیصلوں کی بڑی بین اقوامی اھمیت تھی۔ موقع پرستوں سے بالشویکوں کا مکمل تنظیمی قطع تعلق دوسری سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کے انقلابی عناصر کے لئے مثال بن گیا۔

کانفرنس نے ایک مرکزی کمیٹی چنی جس کے سربراہ لینن تھے۔ مرکزی کمیٹی میں مستحکم، جری اور دشوار غیرقانونی کام کے آزمودہ لوگ تھے۔ منتخب شدہ مرکزی کمیٹی میں لینن، گولوشچیکین، آرجونیکیدزے، اسپاندریان تھے۔ مرکزی کمیٹی نے بیلوستوتسکی اور استالین کو بھی کمیٹی میں نا مزد کر لیا اور یہ منظور کیا کہ مرکزی کمیٹی کے کسی ممبر کی گرفتاری پر مرکزی کمیٹی میں نامزدگی کے امیدوار ممبر بوبنوف، کالینن، استاسووا اور شاؤمیان ہوں گے۔ بعد کو مرکزی کمیٹی نے پیتروفسکی اور سویردلوف کو بھی اپنا ممبر نامزد کرلیا۔ لینن نے گورکی کو لکھا: ''انسداد پرستوں کی گندگی کے باوجود آخر کار ہم پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی کے احیاء میں کامیاب ہو گئے۔ امید ہے کہ آپ بھی اس خوشی میں ہمارے ساتھ ہیں۔''

کانفرنس کے بعد لینن اور بالشویکوں نے اس کے فیصلوں کو پورے جوش کے ساتھ عملی جامہ پہنانا شروع کیا۔ مرکزی کمیٹی کے ممبر اور مندوبین ہر جگہ جا کر رپورٹیں دینے لگے۔ اپنی خطوط میں لینن نے مشورہ دیا کہ کانفرنس کی ساری بنیادی قراردادوں کو اشتہاری پرچوں کی صورت میں چھپوا کر ہر جگہ عوام میں تقسیم کیا جائے: ''اشتہاروں سے آپ سب

کو جیت لیں گے،،۔ انھوں نے پارٹی تنظیموں سے فوری رابطہ بحال کرنے کی ضرورت پر زور دیا: ’’...ہمیں اور زیادہ رابطے دیجئیے۔ رابطے، رابطے، رابطے یہی تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اس کے بغیر سب غیرمستحکم ہے،،— لینن نے روس میں مرکزی کمیٹی کے بیورو کے ممبروں کو لکھا۔ پارٹی تنظیموں نے کانفرنس کے فیصلوں کی متفقہ طور پر حمایت کی۔

۱۹۱۲ء کی بہار میں پیٹرسبرگ کے مزدوروں کی تحریک پر اور لینن کی پرجوش حمایت سے بالشویکوں کا قانونی روزنامہ ’’پراودا،، (حق) جاری کیا گیا۔ ’’پراودا،، کا پہلا شمارہ پیٹرسبرگ سے ۲۲ اپریل (۵ مئی) ۱۹۱۲ء کو شایع ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دور دراز سائبیریائی تائیگا کے علاقے میں دریائے لینا کی سونے کی کانوں کے مزدوروں پر زار کے سپاہیوں نے گولیاں برسائی تھیں اور اس کی وجہ سے سارا ملک غم و غصے سے گونج رہا تھا۔ دریائے لینا پر اس ظلم کے خلاف احتجاجی ہڑتالیں سارے روس میں پھیل گئیں۔

’’پراودا،، کا پہلا شمارہ شایع ہونے کی یاد میں اس کے بعد ۵ مئی کو مزدوروں کے پریس کی سالگرہ کے دن کی حیثیت سے منایا جانے لگا۔

روس سے قریب رہنے کے لئے لینن پیرس سے پولینڈ کے شہر کراکوف آ گئے۔ (پولینڈ کا یہ حصہ اس وقت آسٹریا — ہنگری کی سلطنت میں تھا۔) یہاں وہ دو سال سے زیادہ، پہلی عالمی جنگ کی ابتدا تک رہے — جاڑوں میں کراکوف میں اور گرمیوں میں پورونین نامی گاؤں میں۔ کراکوف روسی سرحد سے قریب تھا۔ پیٹرسبرگ

سے اخبار یہاں تین دن میں آجاتے تھے اور یہاں سے روس کی پارٹی تنظیموں سے خط و کتابت کرنا اور براہ‌راست روابطہ قائم کرنا زیادہ آسان تھا ۔ ہمیشہ اور ہر جگہ کی طرح یہاں بھی لینن باشندوں کی زندگی سے دلچسپی لینے لگے ۔ انھوں نے مزدوروں، گرد و پیش کے کسانوں اور غریبوں کے رہن سہن کے حالات سے واقفیت حاصل کی ۔ یہاں پولینڈ کی مزدور تحریک اور پولینڈ کے سوشل ڈیموکریٹوں سے ان کے تعلقات میں مزید اضافہ ہوا اور لینن نے ان کی بڑی مدد کی ۔ ہمیشہ کی طرح لینن پارٹی اور مزدور طبقے کے کاز کے لئے اپنا سارا وقت، ساری طاقت لگا کر انتھک محنت کرتے رہے ۔

پولینڈ کے لوگوں نے محبت کے ساتھ ان سب چیزوں کو محفوظ رکھا ہے جنکا تعلق لینن کے پولینڈ میں قیام سے ہے ۔ کراکوف اور پورونین میں لینن میوزیم قائم کئے گئے ہیں اور ان مکانوں پر یادگار کتبے لگائے گئے ہیں جن میں لینن رہتے اور کام کرتے تھے ۔

لینن ہمہ وقت ''پراودا،، کی رہنمائی کرتے رہتے تھے، اس کے ایڈیٹوریل بورڈ کے ساتھ مستعدی سے خط و کتابت کرتے تھے، اخبار کی کامیابی سے خوش ہوتے تھے، اس کی غلطیوں اور بھول چوک کو ٹھیک کرتے تھے ۔ وہ اس پر سختی سے اصرار کرتے تھے کہ مزدوروں میں اخبار بر وقت تقسیم کیا جائے اور اس کی اشاعت میں اضافہ کیا جائے ۔ ان کی تجویز تھی کہ اخبار کے خریدار براہ راست کارخانوں اور فیکٹریوں میں بنائے جائے ۔ ''پارٹی کے روپے کی فتح، ''پراودا،، کی فتح ہے اور یہی بات اس کے برعکس بھی ہے،، لینن نے لکھا ۔

انھوں نے بتایا کہ مزدوروں کے اخبار کو مجاھد ھونا چاھئے، آگے چلنا چاھئے، ھمت کے ساتھ مسائل کو سامنے لانا چاھئے، ان لوگوں کو بےنقاب کرنا چاھئے جو مزدور طبقے اور انقلاب کے لئے مضرت کا باعث ھیں۔

لینن نے تحمل کے ساتھ وضاحت کی کہ انسدادپرستوں کے لئے مزدور اخبار کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاھئے۔ انھوں نے ''پراودا،، کے ادارئے کو لکھا: ''انسدادپرستوں سے اتحاد کے بارے میں کسی طرح کی بھی بات نہ کرنا چاھئے، پارٹی کو برباد کرنے والوں کے ساتھ پارٹی کا اتحاد نہیں ھو سکتا،،۔ لینن نے ''پراودا،، کے کارکنوں کو نکتہ‌چینی کی طرف توجہ دینا اور جو غلطیاں سر زد ھو گئی ھیں ان پر خاموشی نہ اختیار کرنا بلکہ ان کا جرات کے ساتھ علانیہ اعتراف کرنا اور ان کی تصحیح کرنا سکھایا۔ ''تصحیح سے غلطی دور ھو جاتی ھے اور تصحیح نہ کرنے سے بدبودار ناسور باقی رہ جاتا ھے،، انھوں نے زور دیکر لکھا۔

اخبار کو چلانے میں ادارئے کی کامیابیوں (بہت ھی موزوں مضامین، اخبار کا بڑا سائز، خریداروں کی تعداد میں اضافے وغیرہ) کا متواتر ذکر کرتے ھوئے لینن یہ یاد دلاتے رھتے تھے کہ ''پراودا،، کو اپنی کامیابیوں پر مطمئن نہ ھونا چاھئے بلکہ کثیر تعداد قارئین کے لئے جد و جہد جاری رکھنا چاھئے، اس کو ''وسعت،، اور گہرائیوں،، میں جانا چاھئے۔

لینن تقریباً روزانہ ''پراودا،، کے لئے لکھتے رھتے تھے۔ اس کے صفحات کے ذریعہ بالشویک پارٹی کے یہ لیڈر مزدور لوگوں سے مارکس کی تعلیمات کے نچوڑ

کی وضاحت کرتے تھے اور انقلابی مارکسازم کے نظرئیے کی اہمیت کا انکشاف کرتے تھے۔ ان کے مضامین جو بہت سادہ اور صاف ہوتے تھے قارئین کو پرولتاری بین اقوامیت، طبقاتی یکجہتی، تمام ملکوں کے مزدوروں کے مفادات کی یکجہتی کے شعور اور احساس کی تربیت دیتے تھے۔ لینن مزدور تحریک میں ہڑتالوں کے مسائل پر اکثر لکھتے رہتے تھے: ''سارے پہئے نہیں کھڑکھڑائیں گے، اگر تیرے ہاتھ یہ نہیں چاہتے۔۔۔،،— لینن نے جرمن مزدوروں کے ایک گیت کے ان الفاظ کا ترجمہ ۱۹۱۲ء میں کوئلے کی کانوں کے انگریز مزدوروں کی کامیاب ہڑتال کے بارے میں لکھتے ہوئے کیا۔ ولادیمیر ایلیچ نے ہڑتالیوں کی کارروائیوں میں ہم آہنگی، عزم اور استقلال پر زور دیا۔ ۱۴ — ۱۹۱۲ء کے دوران ''پراودا،، میں لینن کے ۲۸۰ سے زیادہ مضامین شایع ہوئے۔ ان میں بہت سے ''و۔ ایلین،،، ''و۔ فریئے،،، ''و۔ ا۔،،، ''ٹ،،، ''پراوداوالا،،، ''ماہر اعداد و شمار،،، ''قاری،، وغیرہ کے فرضی ناموں سے شایع ہوئے۔

لینن نے روس کی پسماندگی کے بارے میں اپنی تحریروں میں تشویش اور تلخی کا اظہار کیا، استحصال کرنےوالے طبقوں کی قلعی کھولی جنھوں نے عوام کو غربت، حقوق سے محرومی اور جہالت کے حوالے کر دیا تھا۔

لینن نے دکھایا کہ سرمایہ‌دار نظام سائنس، ٹکنیک اور کلچر کی راہ میں روڑے اٹکاتا ہے۔ سامراجی بڑھتے اور مضبوط ہوتے ہوئے مزدور طبقے سے ڈر کر ان

تمام باتوں کی حمایت کے لئے تیار ھیں جو پسماندہ ھیں اور دم توڑ رھی ھیں اور ساری نوخیز اور نئی چیزوں کا گلا گھونٹ دینا چاہتے ھیں۔ ''لیکن ان سب باتوں کے باوجود نوخیز پروان چڑھ رھا ھے اور بلند ھو رھا ھے،، ولادیمیر ایلیچ نے لکھا۔ انھوں نے چین کے انقلاب اور ایشیا کے دوسرے ملکوں میں قومی آزادی کی تحریکوں کی پرزور حمایت کی۔

''پراودا،، کے ذریعہ لینن نے پرولتاریہ کی تنظیم اور اتحاد کی اھمیت کی وضاحت کی: ''بکھرے ھوئے مزدور — کچھ نہیں ھیں۔ متحد مزدور — سب کچھ ھیں،،۔ انھوں نے پارٹی اور مزدور طبقے میں انقلاب کی ھونےوالی فتح کے لئے اعتماد پیدا کیا۔

''پراودا،، سے مزدور بڑی محبت کرتے تھے اور وہ انھیں کے جمع کئے ھوئے وسائل سے شایع ھوتا تھا۔ لینن ''پراودا،، کے لئے مزدوروں کے چندے کو بالشویک پارٹی کی ممبری کے چندے کے برابر سمجھتے تھے۔ پارٹی تنظیموں کو مضبوط کرنے اور کثیر تعداد مزدوروں کو تربیت دینے میں اس اخبار نے بڑا رول ادا کیا۔ اس نے انسدادپرستوں، تراتسکی کے حامیوں، بازطلبوں اور دوسرے موقع پرستوں کے خلاف مورچے لئے۔ ''پراودا،، کی سرگرمیوں کیوجہ سے کثیر تعداد عوام پر مشتمل بالشویک پارٹی کی مضبوط بنیاد پڑی جس کو کسی قسم کی اشتعال‌انگیزی اور جبرو تشدد نہ توڑ سکا۔ ''پراودا،، نے انقلابی مزدوروں کی نئی نسل کو، لاکھوں ترقی پسند پرولتاری لوگوں کو تربیت

دی جنھوں نے بعد کو عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب میں زبردست رول ادا کیا۔

مختلف اوقات میں مندرجہ ذیل لوگ ''پراودا'' کے ادارے کے ممبر اور اس کے سرگرم کارکن رہے: باتورین، دیمیان بیدنی، ایریمیئف، کروپسکایا، مولوتوف، نیفسکی، اولمینسکی، پودوائیسکی، پولیتائف، ساویلیف، ساموئیلووا، سویردلوف، اسکریپنیک، استالین، استوچکا اور اولیانووا ایلیزاروا وغیرہ۔ چوتھی ریاستی دوما کے بالشویک ممبر بھی اخبار کے کام میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ ''پراودا'' میں میکسم گورکی بھی اپنی تخلیقات چھپواتے تھے۔

لینن اور ان کے رفقائے کار کا قائم کیا ہوا اخبار ''پراودا''، جو زارشاہی کے مشکل حالات میں انقلابی پالیسی پھیلانے اور عوام کی سیاسی تربیت کے لئے استعمال کیا گیا، ساری بین‌اقوامی مزدور تحریک کی تاریخ میں ایک نمایاں مثال بن گیا۔ لینن کے ''پراودا'' کی لاجواب روایات — پارٹی اور انقلاب کے لئے جاں‌نثاری، اعلیٰ اصول، نظریاتی تذبذب کی طرف غیرمصالحانہ رویہ، عوام سے قربت — دنیا کے سارے ترقی‌پسند، کمیونسٹ اور انقلابی پریس کے لئے مثال بن گئیں۔

۱۹۱۲ء کی خزاں میں چوتھی ریاستی دوما کے انتخابات ہوئے۔ لینن نے خیال کیا کہ انتخابی مہم میں حصہ لینے سے پارٹی عوام سے اپنا رابطہ مضبوط کر سکے‌گی اور پارٹی تنظیموں کے کام میں تازگی پیدا ہو جائے‌گی۔ انھوں نے لکھا: ''انتخاب کے نتیجے پر پارٹی کی تعمیر کے لئے بہت کچھ منحصر ہے۔''

مرکزی کمیٹی کی طرف سے شایع‌شدہ اس انتخابی منشور نے جس کو لینن نے لکھا تھا اور جو اشتہاری پرچوں کی صورت میں تقسیم کیا گیا انتخابات میں پارٹی کی رھنمائی کی۔ بالشویکوں نے تین بنیادی مطالبے کئے تھے: جمہوری ریپبلک، آٹھ گھنٹے کا کام کا دن اور زمینداروں کی ساری زمین کی ضبطی۔ ان مطالبات کو ''تین بنیادی ستون،، کا نام دیا گیا۔

لینن انتخابی مہم کا بہت غور سے مطالعہ کرتے رہے، ''پراودا،، کے ادارے کو ھدایتیں دیں کہ کس طرح انتخابات میں شرکت کے لئے مزدوروں میں زیادہ سرگرمی اور جوش پیدا کیا جائے۔ انتخابات کا نتیجہ اچھا ھوا۔ سارے چھ بنیادی صنعتی صوبوں میں سے، جہاں روس کا ۸۰ فیصدی پرولتاریہ تھا، مزدوروں کے حلقوں (مزدوروں کے کورین*) سے ریاستی دوما میں بالشویک نمائندے منتخب ھوئے۔

ولادیمیر ایلیچ دوما کے بالشویک ممبروں کی رھنمائی کرتے تھے، اھم سیاسی مسائل پر ان کے لئے تقریریں لکھتے تھے اور ان کو سکھاتے تھے کہ کس طرح دوما کے پلیٹ‌فارم کو انقلابی پروپیگنڈے کے لئے استعمال کیا جائے۔ انھوں نے دوما کے مزدور ممبروں کے لئے مقالے یعنی دوما میں ان کی پہلی تقریروں

---

* کورین — مخصوص حلقے جن میں ووٹروں کو بلحاظ جائداد، قومیت اور دوسری علامات کے تقسیم کیا گیا تھا۔ روس میں کورین ریاستی دوما کے انتخابات کے زمانے میں تھے۔ (ایڈیٹر)

کے لئے تفصیلی منصوبہ تیار کیا۔ یہی مقالے دوما میں سوشل ڈیموکریٹوں کے گروپ کے اعلان‌نامے کی بنیاد بنے۔ لینن نے دوما کے سوشل ڈیموکریٹ ممبروں کو مشورہ دیا کہ وہ دوما میں اپنی پہلی تقریر میں ہی اس کا اعلان کر دیں کہ روسی سوشل ڈیموکریسی سوشلسٹ پرولتاریہ کی عظیم بین‌اقوامی فوج کا ایک دستہ ہے، کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے جب سرمایہ‌دار نظام کا خاتمہ کر دیا جائےگا، جب لاکھوں کی تعداد میں متحد پرولتاریہ سوشلسٹ سماج قائم کریگا جس میں غربت عام نہ ہوگی اور ایک آدمی دوسرے کا استحصال نہیں کریگا۔

دوما کے بالشویک ممبران کئی بار لینن کے پاس کراکوف آئے اور ان سے بات چیت کرکے ضروری مشورہ اور مدد حاصل کی۔ انھوں نے ان ملاقاتوں کا بڑی پسندیدگی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ دوماکے ممبر مورانوف نے لینن سے ملاقات کے لئے جانے کے بارے میں لکھا ہے: ''لینن اور کروپسکایا کے پاس دو کمروں کا چھوٹا فلیٹ تھا۔ معمولی کرسیاں اور میز اور دو لوہے کے پلنگ اور سادی سی کپڑوں کی الماری — یہ تھا تقریباً سارا سامان۔ اس کے علاوہ باقی ساری خالی جگہ میں کتابیں، رسالے اور اخبار لکڑی کے خانوں، کھڑکیوں کے تختوں اور فرش پر ٹھیک سے لپٹے ہوئے ڈھیروں میں پڑے تھے۔''

مورانوف نے لکھا ہے کہ ولادیمیر ایلیچ کی یہ لاجواب خصوصیت تھی کہ ''وہ اپنے سے مخاطب کی بات اس طرح سنتے تھے کہ وہ یہ چاہنے لگتا کہ

انتہائی صحت کے ساتھ کام کی باتیں ان سے کہے۔ ساتھ ھی لینن نے مجھکو، ایک معمولی مزدور اور مستری کو یہ نہیں محسوس ہونے دیا کہ وہ ذھنی طور پر بہت بلند ھیں۔''

لینن بالشویک ممبروں سے دوما میں ان کے فریضوں کی وضاحت کس طرح کرتے تھے؟ اس کے بارے میں بدائیف نے لکھا ہے کہ لینن نے کہا: ''مزدوروں کے نمائندوں کا فرض ہے کہ وہ روزانہ دوما کے پلیٹ‌فارم سے سیاہ صد کو یاد دلاتے رھیں کہ مزدور طبقہ طاقتور اور زبردست ہے، کہ وہ دن دور نہیں ہے جب پھر انقلاب برپا ھوگا جو سارے سیاہ‌صد کو معہ ان کے وزراء اور حکومت کے صاف کر دیگا''۔ بدائیف بتاتے ھیں کہ لینن اس کو بالکل ممکن خیال کرتے تھے کہ مزدوروں کے ممبر قوانین میں ترمیمیں پیش کریں، حتی‌کہ قوانین کے مسودے بھی۔ لیکن ان تمام اقدامات کا مقصد ایک ھونا چاھئیے ''زارشاھی نظام کی سخت مذمت کرنا، حکومت کے زبردست جبروتشدد کو دکھانا، مزدور طبقے کی حقوق سے محرومی اور سخت استحصال کے بارے میں کہنا۔ اور یہ واقعی ایسی باتیں ھونگی جن کو مزدور اپنے نمائندوں سے سننا چاھتا ہے۔''

دوما کے سوشل ڈیموکریٹک گروپ میں چھہ بالشویکوں کے علاوہ سات مینشویک بھی تھے جو غیر صنعتی صوبوں سے منتخب ھو کر آئے تھے۔ اپنی اتفاقی اکثریت سے فائدہ اٹھا کر یہ انسدادپرست مینشویک بالشویک ممبروں کے حقوق میں خلل‌انداز ھوتے تھے۔

لینن نے ''پراودا،، کے ذریعہ ان مینشویک ممبروں کی سرگرمیوں کی قلعی کھولی جو مزدور طبقے کے مفاد کے لئے تفرقہ‌پرداز اور مخاصمانہ تھیں۔ لینن کس بات کو چھه بالشویک ممبروں اور سات مینشویک ممبروں کے درمیان جدوجہد کا نچوڑ سمجھتے تھے؟ ''انسداد‌پرست لوگ مزدوروں کی راہ میں جو اپنی پارٹی بنا رہے تھے رخنے ڈالتے ہیں۔ یہ ہے 'چھه اور سات، کی جدوجہد کا خیال اور اہمیت۔ لیکن وہ اس میں رخنہ نہ ڈال سکیں‌گے۔ جدوجہد سخت ہے لیکن مزدوروں کی فتح یقینی ہے،،۔ مزدوروں کی اکثریت کی حمایت سے بالشویک ممبروں نے دوما میں اپنا آزاد گروپ بنا لیا۔

لینن کی قیادت میں مزدور ممبروں بدائیف، پیتروفسکی، مورانوف، ساموئیلوف اور شاگوف بڑے ایثار کے ساتھ عوام میں پروپیگنڈا اور ایجی‌ٹیشن، فیکٹریوں اور کارخانوں میں تقریریں کرتے، نئی پارٹی تنظیمیں بناتے، ''پراودا،، کےلئے کام کرتے، ہڑتالیوں کیلئے مدد کا انتظام کرتے اور مرکزی کمیٹی کے سپرد کئے ہوئے کام سرانجام دیتے۔ انھوں نے معاندانہ سیاہ‌صدوالی دوما میں مزدور پارٹی کا جھنڈا بلند رکھا۔ لینن نے لکھا کہ بالشویک ممبر ''اسلئے نمایاں نہیں تھے کہ وہ لچھےدار تقریریں کرتے تھے اور بورژوا دانش‌وروں کے ایوانوں میں ''حاضر،، ہونے کا شرف رکھتے تھے... بلکہ کثیر تعداد مزدوروں سے مربوط ہونے اور ان میں ایثار کے ساتھ کام کرنے سے، غیرقانونی پرچارک اور ناظموں کا معمولی، نظر میں نہ آنےوالا، دشوار، ناخوشگوار اور خاص کر خطرناک

کام کرنے کی وجہ سے،، - ولادیمیر ایلیچ نے متعدد بار دوما میں بالشویکوں کے ''پارلیمانی،، تجربے کو ساری بین اقوامی کمیونسٹ تحریک کے لئے زبردست اہمیت کا حامل کہا -

پارٹی کی مضبوطی اور اتحاد میں مرکزی کمیٹی اور پارٹی کارکنوں کی کانفرنسوں کے فیصلوں نے بڑا رول ادا کیا جو ۱۹۱۳ء میں لینن کی قیادت میں کراکوف اور پورونین میں ہوئیں -

پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی وسیع کانفرنسوں کو لینن نے بڑی اهمیت دی - مثلاً یه بات ان کے اس خط سے ظاهر هوتی هے جو لینن نے کراکوف کانفرنس کے وقت پیرس بھیجا تھا ''کانفرنس سے لکھ رها هوں - لاجواب طریقے سے چل رهی هے - اس کی اهمیت بھی ۱۹۱۲ء کی جنوری کانفرنس سے کم نه هوگی - تمام اهم مسائل پر تجاویز هونگی اور ان میں اتحاد کے بارے میں بھی تجویز هوگی... تمام تجویزیں بااتفاق رائے منظور هو رهی هیں... زبردست کامیابی!،،

کانفرنس نے مزدوروں کی انقلابی تحریک کے اتحاد کیلئے جدوجہد کی اهمیت پر خاص طور سے زور دیا - ''انسداد پرستوں کی طرف رویے اور اتحاد کے بارے میں،، لینن نے جس تجویز کا مسوده پیش کیا تھا اس پر کانفرنس نے نیچے سے اتحاد کا نعره دیا جس کو خود مزدور غیرقانونی تنظیموں اور انقلابی طریقۂ کار کو تسلیم کرنے کی بنیاد پر عملی جامه پہنائیں گے - لینن نے لکھا : ''غیرقانونی تنظیم کے

اندر اتحاد اور تمام مزدوروں سے اس کو عملی جامہ پہنانے کی اپیل کی قطعی ضرورت ہے۔،،

روس سے پارٹی کارکنوں کے کراکوف آنے پر ولادیمیر ایلیچ بہت خوش ہوئے۔ جنوری ۱۹۱۳ء میں انھوں نے گورکی کو لکھا: ''کراکوف کا مرکز کارآمد ثابت ہوا۔ ہمارے کراکوف آنے کی پوری 'قیمت، (کام کے نقطۂ نظر سے) ادا ہو گئی۔،،

کانفرنس کے بارے میں اپنے ''اعلان،، میں لینن نے ۱۹۱۲ء کے سال کو روس کی مزدور تحریک میں ایک عظیم تاریخی موڑ کا سال کہا۔ انھوں نے کہا کہ ہڑتالوں کی تحریک کی وسعت کے لحاظ سے روس سب سے آگے ہے، حتی کہ انتہائی ترقی‌یافتہ ملکوں سے بھی، اور یہاں انقلاب کی ایک نئی لہر اٹھ رہی ہے۔ لینن نے بالشویک پارٹی کے پروان چڑھنے اور مضبوط ہونے اور کثیر تعداد مزدوروں پر اس کے اثر میں اضافے کو بڑی خوشی سے دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ پارٹی تنظیموں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ انقلابی ہڑتالوں، مظاہروں اور جلسوں کی حمایت، بڑھاوے اور منظم کرنے کے سارے اقدامات کریں اور کسانوں کو مزدوروں کی سرگرمیوں میں دوستانہ طور پر کھینچ لائیں۔ لینن نے لکھا کہ انقلاب کے کاز کی خدمت پارٹی کے ہر ممبر کا فرض ہے۔

۱۹۱۳ء کی بہار میں نادیژدا کروپسکایا کی صحت خراب ہو گئی۔ لینن اور کروپسکایا کراکوف سے موضع پورونین چلے گئے۔ وہ ایک مکان میں ٹھہرے جو بلندی پر واقع تھا اور وہاں سے منظر بڑا خوبصورت

تھا - ولادیمیر ایلیچ پہاڑوں پر سیر کرنا بہت پسند کرتے تھے - سخت کام کے بعد یہ ان کے لئے بہترین تفریح تھی - بہرحال پورونین آنے سے نادیژدا کروپسکایا کی صحت اچھی نہیں ہوئی اور گرمیوں میں ان کے علاج کے لئے سوئٹزرلینڈ کے شہر بیرن جانا پڑا - جولائی کے آخر میں لینن اور کروپسکایا پورونین لوٹ آئے -

سوئٹزرلینڈ کے قیام کے دوران لینن نے قومی مسئلے پر زوریخ، جنیوا، لوزان، بیرن اور بعد کو پیرس، لائپسگ اور کراکوف میں تقریریں کیں - ان کی تقریروں نے سامعین کو بہت متاثر کیا - وہ لینن کے خیالات کی گہرائی، ندرت اور ساتھ ھی صفائی، سادگی اور معقولیت کے گرویدہ ھوگئے -

اس وقت قومی مسئلے نے خاص اہمیت حاصل کر رکھی تھی - عالمی جنگ کی تیاری کرتے ہوئے بورژوازی اور جاگیرداروں نے قومی عداوت کی آگ پھیلائی تاکہ مزدور طبقے میں پھوٹ پڑ جائے - زار کی حکومت نے قومی آزادی کی تحریک کا گلا گھونٹ دیا اور ایک قوم کو دوسری کے خلاف بھڑکایا - لینن نے بالشویکوں کے سامنے یہ فریضہ رکھا کہ وہ مزدور تحریک کے بین اقوامی اتحاد کے لئے لڑیں کیونکہ وہ تحریک کے طاقتور بننے کی ایک بنیادی شرط ھے - کثیر قومی روس میں اس کی بےحد ضرورت تھی کہ روسی پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کو جبر و تشدد کی شکار قومیتوں کے مزدوروں اور سارے محنت کشوں کی جد و جہد سے متحد کیا جائے -

ولادیمیر ایلیچ لینن (۱۹۱۰ء)

لینن مزدور کے بھیس میں
(اگست ۱۹۱۷ء)

اپنے مضامین ''قومی سوال کا تنقیدی جائزہ،، اور ''قوموں کا حق خوداختیاری،، میں لینن نے قومی مسئلے کے تعلق سے مارکسی پروگرام اور بالشویک پارٹی کی قومی پالیسی کی وضاحت کی اور ان کی بنیاد رکھی۔ پارٹی کے لیننی قومی پروگرام کے بنیادی مطالبات تھے:

تمام قوموں میں مکمل مساوات، قوموں کا حق خود اختیاری (یعنی الگ ہونے اور اپنی خودمختار حکومت بنانے کا حق)، متحد پرولتاری تنظیموں میں تمام قومیتوں کے مزدوروں کا مستحکم اتحاد۔

لینن نے وضاحت کی کہ بڑی بات تمام قومیتوں کے مزدوروں کا اتحاد، پرولتاری بین‌اقوامیت کے جھنڈے تلے ان کا اتحاد ہے۔ وہ مزدور طبقے کی صفوں میں بورژوا قوم‌پرستی کے جذبات کے خلاف اور قومی تنگ‌نظریوں اور پابندیوں کے خلاف متواتر جدوجہد کرتے تھے۔ اسی لئے انھوں نے یوکرینی قوم‌پروروں پر نکتہ‌چینی کی جو یوکرینی قوم کو متحد کرنے کے نام پر یوکرینی اور روسی پرولتاریہ کے رشتوں کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔ لینن نے زور دیکر لکھا: ''عظیم روسی اور یوکرینی پرولتاریہ کی متحدہ سرگرمیوں سے آزاد یوکرین کا امکان ہے اور ایسے اتحاد کے بغیر اس کے بارے میں بات تک نہیں کی جا سکتی''۔ کیئف میں لینن کی یادگار کے سنگ‌خارا کے چبوترے پر یہ پیغمبرانہ الفاظ سونے سے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ یادگار یوکرینی قوم نے سوویت یونین کی ساری قوموں اور ساری دنیا کے محنت‌کشوں کے عظیم معلم کی بے‌پایاں محبت کی نشانی کے طور پر قائم کی ہے۔

اپنی تحریروں میں لینن نے ثابت کیا کہ صرف بالشویک پارٹی ھی تمام مظلوم قوموں کے حقوق اور مفادات کی اصل محافظ ہے اور جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کے خلاف جدوجہد میں قوموں کا اتحاد ناقابل تسخیر طاقت بن جاتا ہے۔

روس میں انقلابی تحریک وسیع پیمانے پر پھیلتی جا رہی تھی۔ ۱۹۱۴ء کے پہلے نصف حصے میں تقریباً ۱۵ لاکھ مزدوروں نے ہڑتالیں کیں۔ معاشی ہڑتالیں سیاسی ہڑتالوں سے مل گئیں۔ ملک نئے انقلاب کی طرف بڑھا۔ بالشویکوں نے نئی پارٹی کانگرس کی تیاری شروع کردی۔ بہرحال اس کے انعقاد کی نوبت نہ آئی کیونکہ عالمی سامراجی جنگ چھڑ گئی۔

لینن کی رھنمائی میں اپنی ساری انقلابی سرگرمیوں کی وجہ سے بالشویک پارٹی ان دشوار آزمائشوں سے گزرنے کے لئے تیار تھی جو عالمی جنگ لائی تھی۔

پرولتاری بین‌اقوامیت سے وفاداری

سامراجی جنگ ۱۹۱۴ء کی گرمیوں میں شروع ھوئی۔ اس میں سب سے طاقتور سامراجی ریاستوں کے دو گروہ لڑ رہے تھے۔ ایک طرف جرمنی اور آسٹریا ھنگری تھے اور دوسری طرف برطانیہ، فرانس اور روس۔ دونوں گروھوں کی پالیسی غاصبانہ تھی۔ بعد کو ریاستہائے متحدہ امریکہ، جاپان اور دوسری ریاستیں بھی میدان جنگ میں آگئیں اور یہ جنگ عالمی جنگ ھو گئی جو قوموں کے لئے زبردست مصیبت بن گئی اور

اپنا سارا بوجھ اس نے محنت کشوں کے کندھوں پر ڈال دیا۔

جنگ چھڑنے کے وقت لینن موضع پورونین میں تھے اور انھوں نے جنگ کے پہلے دن سے ہی اس کے خلاف قطعی جدوجہد شروع کردی۔ جلد ہی جھوٹی مخبری کی بنا پر ولادیمیر ایلیچ کو زار کی حکومت کےلئے جاسوسی کرنے کے الزام میں حکومت آسٹریا نے گرفتار کرلیا کیونکہ پولیس نے ان کے مکان کی تلاشی لیتے ہوئے زرعی مسئلے پر مسودوں کو جن میں اعداد و شمار تھے غلطی سے خفیہ رسم خط میں لکھی ہوئی دستاویزیں سمجھا۔ لینن کی جان کا خطرہ پیدا ہوگیا کیونکہ ان کو گولی ماری جا سکتی تھی۔ پولینڈ اور آسٹریا کے ترقی‌پسند سماجی کارکنوں نے لینن کی حمایت کی اور اس الزام کی حماقت کو ثابت کیا۔ تقریباً دو ہفتے جیل میں رکھنے کے بعد آسٹریا کی فوجی حکومت ان کو آزاد کرنے پر مجبور ہوئی۔

لینن نے زارشاہی اور سامراجی جنگ کے خلاف مزدوروں کی انقلابی جدوجہد کے اس کام کو جاری رکھنا ضروری سمجھا جو ان کی گرفتاری کی وجہ سے رک گیا تھا۔ لیکن آسٹریا میں — ایسے ملک میں جو جنگ میں شریک تھا — یہ کام انتہائی مشکل تھا۔ اس لئے انھوں نے سوئٹزرلینڈ جانے کی اجازت حاصل کرلی جہاں پہلے وہ بیرن میں اور پھر زورخ میں ۲۷ مارچ (پرانا کیلنڈر) ۱۹۱۷ء تک رہے۔

کیا یہ جنگ غیرمتوقع تھی؟ نہیں۔ لینن نے باربار انتباہ کیا تھا کہ سرمایہ‌دار جنگ کی تیاری کر رہے

ھیں اور اس کے حلاف جدوجہد کی اپیل کی تھی۔
اشتوت گارت (۱۹۰۷ء) اور بازیل (۱۹۱۲ء) کی بین اقوامی سوشلسٹ کانگرسوں میں سوشل ڈیموکریٹ جنگ سے متعلق اپنے طریقۂ کار مرتب کر چکے تھے۔ مغربی یورپ کی سوشلسٹ پارٹیوں کے لیڈروں نے یہ ذمہ داری لی تھی کہ وہ جنگ کے خلاف جدوجہد کریں گے اور اگر وہ شروع ھوگی تو مزدور طبقے کو سرمایہ دار نظام کا تختہ الٹنے کیلئے اکسائیں گے۔ لیکن جب جنگ شروع ھوئی تو ان پارٹیوں کے لیڈروں نے پرولتاریہ کے مفادات سے غداری کی اور اپنے اپنے ملک کی بورژوازی کا علانیہ ساتھ دیا۔ فرانس، برطانیہ اور بلجیم میں سوشلسٹ لیڈر حکومتوں میں شامل ھو گئے اور جرمنی میں انھوں نے جنگی قرضوں کے حق میں ووٹ دئیے۔ انھوں نے اپنے اپنے ملک کی سامراجی حکومتوں کی پالیسی کو حق بجانب ٹھہرایا، لوگوں سے جنگ کی حمایت کی اپیل کی اور مزدوروں کے درمیان جنگ جویانہ قوم پرست (شاونسٹ) پروپیگنڈا کرنے لگے۔ وہ کہتے تھے کہ سوشلزم کے لئے جدوجہد، مختلف ملکوں کے مزدوروں کی طبقاتی یکجہتی، ان کا بین اقوامی اتحاد امن کے زمانے کا کام ہے اور جنگ کے حالات میں مزدوروں کو اپنے ملک کی بورژوازی کے خلاف جدوجہد کے بارے میں بھول جانا چاھئے۔ ایسے خیالات رکھنے والے سوشلسٹوں کو سوشل شاونستوں کا نام دیا گیا: یعنی قول سے سوشلسٹ اور فعل سے شاونسٹ۔ روس میں سوشل شاونسٹ پالیسی چلانےوالے پلیخانوف، الکسینسکی اور ماسلوف وغیرہ تھے۔

سوشلسٹوں کے دوسرے حصے نے جرمنی میں کاؤتسکی کی، روس میں تراتسکی کی اور فرانس میں لونگے کی قیادت میں متذبذب رویہ اختیار کیا اور وہ ''مرکزیت پرست،، کہلائے۔ زبانی طور پر سوشل شاونستوں اور ان کے مخالفین دونوں سے اختلاف کا اعلان کرتے ہوئے مرکزیت پرست عملی طور پر سوشل شاونستوں کی پوری حمایت کرتے تھے، ان کی سرگرمیوں کو حق بجانب ٹھہراتے تھے اور مزدوروں کو گمراہ کرنے میں ان کی مدد کرتے تھے۔ اس طرح سوشلسٹ پارٹیوں کے لیڈروں نے سوشلزم اور بین‌اقوامیت کے کاز سے شرمناک غداری کی۔ یہ ان کا ھی قصور تھا کہ دوسری انٹرنیشنل نے جس کو جنگ کے خلاف تمام ملکوں کے مزدوروں کی جدوجہد کی سربراھی کرنا چاھئے تھا تباھی کا منه دیکھا۔ وہ منتشر ھوکر ایک دوسرے کے خلاف لڑنےوالی پارٹیوں میں بٹ گئی۔ لیڈروں کی غداری کی وجه سے مزدور تحریک میں بدنظمی پیدا ھوگئی۔ مزدور فوراً منظم اور متحد ھوکر جنگ کی مخالفت نه کر سکے۔

اس دشوار تاریخی لمحے میں ولادیمیر ایلیچ لینن اور ان کی قائم کی ھوئی اور تربیت دی ھوئی بالشویک پارٹی نے پرولتاری بین‌اقوامیت کا جھنڈا بلند رکھا۔ ساری دنیا میں جنگ کے خلاف جدوجہد کے اعلان کے لئے لینن کی جرات آمیز اپیل گونجی۔ لینن نے کہا که اپنے بھائیوں، دوسرے ملکوں کے بھاڑے کے غلاموں کے خلاف اسلحه استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ھے بلکه ان کو رجعت پرست بورژوا حکومتوں کے خلاف استعمال

کرنا چاهئے۔ یه پرولتاری انقلاب کے لئے اپیل تھی۔

لینن نے سامراجی جنگ کے خلاف جدوجہد کیلئے ایک واضح پروگرام تیار کیا۔انھوں‌نے اپنے بیرن پہنچنے کے دوسرے هی دن وهاں رهنےوالے بالشویکوں کے اجتماع میں جنگ کی طرف رویے کے بارے میں رپورٹ پیش کی اور ان کو اپنے مقالے "یورپ کی جنگ میں انقلابی سوشل ڈیموکریسی کے فریضے" سے متعارف کیا۔ لینن نے جنگ کی نوعیت اور مزدور طبقے اور اس کی پارٹی کے فریضوں اور طریقۂکار کے بارے میں سوالوں کے واضح جواب دئے۔ انهوں نے وضاحت سے بتایا که جو یورپی اور عالمی جنگ شروع هوئی هے وه سامراجی هے۔ اس کو بڑے سرمایه‌دار ملکوں کی بورژوازی نے شروع کیا هے۔ اس میں روسی بورژوازی اور زارشاهی بھی ملک‌گیری کے عوام‌دشمن منصوبوں کے ساتھ شامل هو گئی هیں۔ بورژوازی اور جاگیردار جنگ کو اپنے ملکوں کے پرولتاریه اور سارے محنت‌کشوں کی انقلابی تحریک کو روکنے کا ذریعه بھی سمجھتے تھے۔

"وطن کی حفاظت" کی موقع‌پرست اپیلوں کے مقابلے میں لینن نے انقلابی اپیل کی که "سامراجی جنگ کو خانه جنگی میں بدل دو!" یعنی اپنے اپنے ملک کی بورژوازی کے خلاف مزدور طبقے اور محنت کش عوام کی جنگ میں۔ یه نعره مزدور طبقے، سارے محنت‌کش عوام کے بنیادی مفادات کا اظہار کرتا تھا اور جنگ سے متعلق مزدور طبقے کے طریقۂکار کے بارے میں بین‌اقوامی سوشلسٹ کانگرسوں کے فیصلوں کے مطابق تھا۔ یه بالشویک پارٹی کا ایک اهم نعره بن گیا۔

نے بتایا کہ تمام ترقی یافتہ ملکوں میں جنگ
سوشلسٹ انقلاب کا سوال درپیش کیا۔ سوشلسٹوں
باشعور مزدوروں کا یہ فرض ہے کہ وہ جنگ جو
م پرستی پر ضرب کاری لگائیں، طبقاتی اتحاد، اپنے
شلسٹ عقائد اور بین اقوامیت پر ڈٹے رہیں۔ محنت کش
عوام کو چاہئے کہ وہ بورژوازی سے فیصلہ کن ٹکر
یعنی خانہ جنگی کے لئے منظم اور تیار ہوں۔ روس میں
اس اہم فریضے کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے مطلق
العنانی کے خلاف جدوجہد آتی تھی۔ ولادیمیر ایلیچ
نے نعرہ دیا "جنگ میں اپنی حکومت کی شکست"۔
انھوں نے بتایا کہ محاذ پر شکست پرولتاریہ کے دشمنوں
یعنی حکمراں، استحصل کرنے والے طبقوں کی طاقت کمزور
کریگی اور عوام کی فتح کو آسان بنائے گی۔

لینن کی رائے میں مزدور طبقے کے مفادات کی جدوجہد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ تمام ملکوں میں انقلابی بین اقوامیت پسند موقع پرستوں اور دوسری انٹرنیشنل سے قطع تعلق کرلیں اور جنگ کے خلاف جدوجہد کی صلاحیت رکھنے والی غیرقانونی تنظیمیں بنائیں۔ انھوں نے نئی، حقیقی طور پر انقلابی انٹرنیشنل قائم کرنے کا فریضہ پیش کیا۔

یہ تھے وہ نعرے جنھوں نے پہلی عالمی جنگ میں بالشویکوں کی پارٹی کے بنیادی فریضوں اور طریقۂ کار کا تعین کیا۔ لینن نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے ہی طریقۂ کار تمام ملکوں کے سوشلسٹوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس سے بالشویزم کی پرولتاری بین اقوامیت کا اظہار ہوتا تھا جس کا مقصد سامراجی جنگ کے خلاف

جدوجہد میں مختلف قوموں کے مزدوروں کی
یکجہتی اور اتحاد حاصل کرنا تھا۔ روس کے
اور باھر پارٹی تنظیموں نے لینن کے مقالوں کی ۔
کی اور ان کو عملی انقلابی کام میں رھبر بنا۔
زبردست مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے لینن (اي
سال کے وقفے کے بعد) پارٹی کا مرکزی ترجمان اخبار
''سوتسیال دیموکرات،، پھر شائع کرسکے۔ نومبر ۱۹۱۴ء
کے ۳۳ ویں شمارے میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر
پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا منشور ''جنگ اور روسی
سوشل ڈیموکریسی،، شایع ھوا جس کو لینن نے جنگ
سے متعلق مقالوں کی بنیاد پر لکھا تھا۔ لینن اپنی پوری
طاقت سے اس کے لئے کوشاں تھے کہ بالشویکوں کی
انقلابی اپیلیں امکانی طور پر زیادہ سے زیادہ مزدوروں
تک نہ صرف روس میں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی
پہنچیں۔ انھوں نے منشور کا ترجمہ غیرملکی زبانوں میں
کرایا اور اس کی نقلیں مختلف ملکوں کے سوشل ڈیموکریٹک
اخباروں کو بھیجیں۔ ''سوتسیال دیموکرات،، اخبار نے
پارٹی تنظیموں سے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی
(بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے روابط مضبوط کرنے
اور انقلابی خیالات کا پروپیگنڈا کرنے میں اھم رول
ادا کیا۔

لینن کی رھنمائی میں بالشویکوں کی پارٹی نے جنگ
کے خلاف اٹل جدوجہد کی۔ ریاستی دوما کے بالشویک
ممبروں نے مزدوروں میں اپنی انقلابی سرگرمیاں بڑھا دیں
اور ان کو متحد ھوکر زارشاھی اور بورژوازی کے
خلاف جدوجہد کرنے میں مدد دی۔ لینن کی ھدایت

پر بالشویکوں نے اس وقت ہونےوالی تمام بین‌اقوامی سوشلسٹ کانفرنسوں میں جنگ اور امن کے بارے میں اپنی پارٹی کے نعروں کی اہمیت کی وضاحت کی۔

لینن نے بورژوازی اور اس کے خادموں یعنی موقع پرستوں کو بےنقاب کیا جو بالشویک نعروں کی مخالفت کرتے تھے اور بالشویکوں پر تہمت لگاتے تھے کہ ان کو اپنے وطن کے مفادات کی پروا نہیں ہے اور وہ وطن کی محبت نہیں رکھتے۔ لینن نے ان تہمت تراشوں پر ضرب کاری لگائی اور بتایا کہ وطن کی حقیقی محبت کیا ہے۔

اپنے مضمون ''عظیم روسیوں کا قومی فخر،، میں انھوں نے لکھا: سوشلسٹ اور باشعور پرولتاریہ کےلئے وطن کی محبت کا جذبہ کوئی اجنبی نہیں ہے۔ وہ اپنے عوام' سے محبت کرتے ہیں اور ان میں روشنی پھیلانے اور ان کو قومی اور سماجی جبر و تشدد سے نجات دلانے کیلئے جدوجہد کرتے ہیں۔ لینن نے دکھایا کہ بالشویکوں کی پارٹی ایثار کے ساتھ وطن کے مفادات کی خدمت کر رہی ہے، کہ روس کے مزدوروں کے قومی مفادات کو اگر صحیح طور پر سمجھاجائے تو وہ عالمی پرولتاریہ کے سوشلسٹ مفادات کے مطابق ہیں۔ انھوں نے عظیم روسی عوام پر فخر کا اظہار کیا جنھوں نے وطن کی خودمختاری، آزادی اور سوشلزم کےلئے جدوجہد میں جرات، مردانگی اور استقلال کی مثالیں قائم کیں اور سائنس اور کلچر کی عظیم کامیابیوں سے انسانیت کو مالامال کیا۔

لینن مزدوروں کو جنگ کی نوعیت سمجھنا اور اس کیلئے اور ''وطن کی حفاظت،، کے نعرے کیلئے اپنا

صحیح رویہ متعین کرنا سکھایا۔ انہوں نے بتایا کہ جنگیں منصفانہ بھی ہوتی ہیں اور غیرمنصفانہ بھی۔ غیرمنصفانہ جنگیں ملک گیری کی سامراجی جنگیں ہوتی ہیں جو بورژوازی کرتی ہے۔ ان جنگوں کا رخ قوموں کی آزادی کی تحریک کو کچلنا ہے جو اپنے ملک کی آزادی اور خودمختاری کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ یہ اپنی نجات کی جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہونےوالے پرولتاریہ کے خلاف بورژوازی کی جنگیں ہیں۔ ایسی جنگیں بورژوا کے تسلط کو مضبوط کرنے کیلئے ہوتی ہیں تاکہ دوسری قوموں کو لوٹا جائے اور غلام بنایا جائے۔ اسی لئے مزدوروں کو ایسی جنگوں کے خلاف جدوجہد کرنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ ''وطن کی حفاظت،، کا نعرہ ان کے لئے سخت دھوکا ہے۔

لینن کی رائے میں سامراجی ملک گیروں کے خلاف قوموں کی دفاعی جنگیں، قومی آزادی کی جنگیں، سرمایہدارانہ جبر و تشدد سے نجات کیلئے پرولتاریہ کی خانہ جنگیاں اور سامراجیوں کے حملوں سے سوشلسٹ ریاستوں کو بچانے کی جنگیں منصفانہ جنگیں تھیں۔ منصفانہ جنگوں میں مزدوروں کو ''وطن کی حفاظت،، کے نعرے کی حمایت کرنا چاہئے۔ لینن نے لکھا ''ہم ۱۹۱۴ — ۱۶ء کی سامراجی جنگ میں اور دوسری سامراجی جنگوں میں جو سامراجی دور کی خصوصیت ہیں وطن کی حفاظت اور دفاع کے خلاف ہیں۔ لیکن سامراجی دور میں ''منصفانہ،،، ''دفاعی،، اور انقلابی جنگیں بھی ممکن ہیں،،۔ اس کے ساتھ انہوں نے سمجھایا کہ غیرمنصفانہ جنگوں کے خلاف جدوجہد میں مختلف ملکوں کے

مزدوروں کے بین‌اقوامی اتحاد کو خاص رول ادا کرنا چاھئے۔

جنگ کے زمانے میں سوشل ڈیموکریٹوں کی سرگرمیوں کے اھم ترین مسائل طے کرنے کیلئے پارٹی کی کانگرس بلانے کی ضرورت تھی۔ لیکن جنگی زمانے کے حالات میں یہ ممکن نہ تھا۔ چنانچہ کانگرس کے بجائے فروری ۱۹۱۵ء میں لینن کی رھنمائی میں بیرن میں بالشویکوں کی غیرملکی تنظیموں کی کانفرنس ھوئی۔ اس میں لینن نے اپنی رپورٹ ''جنگ اور پارٹی کے فریضے،، پیش کی۔ انھوں نے تمام اھم مسائل پر : جنگ کی نوعیت، ''وطن کی حفاظت،، کے نعرے، زارشاھی کی شکست، دوسری پارٹیوں اور گروھوں سے تعلقات کے بارے میں تجویزوں کے مسودے مرتب کئے۔ ان میں زور دیا گیا تھا کہ جنگ سے چھٹکارا پانے اور حقیقی جمہوری امن کو قریب لانے کیلئے صرف ایک یہی راستہ ممکن ھے کہ عوام کی انقلابی سرگرمیوں کی حمایت اور ترقی کےلئے ھر طرح کا اقدام کیا جائے اور پرولتاریہ کے اتحاد کو مضبوط بنایا جائے۔ سوشلسٹوں کے لئے سب سے پہلے اقدامات یہ تھے کہ جنگی قرضوں کے خلاف رائے دیں، اپنے نمائندوں سے بورژوا حکومتوں سے نکل آنے کا مطالبہ کریں، غیرقانونی تنظیمیں بنائیں، محاذ جنگ پر سپاھیوں کے بھائی چارے کی اور محنت‌کش عوام کی ساری انقلابی سرگرمیوں کی حمایت کریں۔ اس کانفرنس کے فیصلوں کی اھمیت کانگرس کے فیصلوں کے برابر تھی اور وہ ام کو متحد کرنے اور جنگ کے خلاف جدوجہد پارٹی تنظیموں کی رھنمائی میں کام آئے۔

لینن نے ایک منٹ کے لئے بھی پارٹی کا کام نہیں بند کیا۔ انھوں نے زورخ، سونترے، بیرن، جنیوا اور سوئٹزرلینڈ کے دوسرے شہروں میں لکچر دئے، سامراجی حکومتوں کے خونیں جرائم اور موقع پرستوں کی جانب سے ان جرائم کی چشم پوشی پر انھوں نے انتہائی سخت مذمت کی۔ انھوں نے بتایا کہ دوسری انٹرنیشنل کی تباھی کا سبب یہی ہوا کہ اس کی صفوں میں موقع پرست تھے۔ لینن نے لکھا کہ موقع پرست مزدور طبقے کے دشمن ھیں جو پرامن زمانے میں بورژوا مفادات کے لئے اپنا کام مزدور پارٹیوں کے اندر خفیہ طور سے کرتے ھیں اور جنگ کے زمانے میں وہ مزدوروں کے خلاف بورژوازی سے علانیہ اتحاد کرتے ھیں اور جنگ جو قوم پرستی کی پالیسی پر عمل پیرا ھوتے ھیں۔ انھوں نے ان کے خلاف انتہائی فیصلہ کن جدوجہد کا مطالبہ کیا۔ لینن نے لکھا: ''برداشت کرنے اور سیاست دانی سے کام نہ لینا چاھئے۔ شرمناک جنگ جو قوم پرستی کے خلاف پوری طاقت سے کھڑے ھونے کی ضرورت ھے!!،، اس طرح انھوں نے زور دیا کہ ھر ملک کے سوشلسٹوں کا یہ فریضہ ھونا چاھئے کہ وہ اپنے اپنے ملک کے جنگ جو قوم پرستوں کے خلاف سب سے پہلے جدوجہد کریں۔

لینن نے خاص طور سے مرکزیت پرستوں — کاؤتسکی اور تراتسکی وغیرہ پر سخت نکتہ چینی کی۔ لینن نے لکھا: ''کاؤتسکی سے مجھے اب سب سے زیادہ نفرت ھو گئی ھے۔ موقع پرست تو صاف طور پر برے ھیں جرمن ''مرکز،، کاؤتسکی کی قیادت میں نقاب پوش سیاست دانی سے رنگی ھوئی بدی ھے جو مزدورو

آنکھوں، عقل اور ضمیر کو ناکارہ بنا دیتی ہے اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔''

ایک انقلابی اور مجاہد مارکسی کے جذبے کے ساتھ جو ان کی خصوصیت تھی لینن نے موقع پرستوں کی ان کوششوں کو بے نقاب کیا جو وہ مارکس ازم کو مسخ کرنے کے لئے کر رہے تھے۔ جنگ کے برسوں میں لینن کو روسی سوشل ڈیموکریسی میں موقع پرستی کے نئے مظاہر سے لڑنا پڑا۔ ان کو بوخارین — پیاتا کوف گروپ کے خیالات کو بے نقاب کرنے پر کافی توجہ دینی پڑی۔ اس گروپ نے سوشلزم کی جدوجہد کو جمہوریت کی جدوجہد سے یہ سمجھے بغیر ٹکرا دیا کہ جمہوریت کی جدوجہد سوشلزم کو قریب لاتی ہے۔ اس وقت بوخارین نے بھی ریاست اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے مسئلے پر نیم نراجی پوزیشن اختیار کی۔ اس گروپ کی طرف زینووئیف نے بھی منہ بھرائی کی پوزیشن اختیار کی اور جنگ کا اندازہ لگانے میں مارکس ازم سے الگ ہو گیا۔ اس کے لئے لینن نے اس پر شدید نکتہ چینی کی۔ موقع پرستوں کے خلاف لینن کی جدوجہد کی وجہ سے ان کے سیاسی مخالفین ان سے خاص طور سے نفرت کرنے لگے۔ چنانچہ ایک خط میں انہوں نے لکھا: ''یہ ہے میری قسمت، ایک مجاہدانہ مہم سے دوسری کو — سیاسی حماقتوں، کمینہ پن اور موقع پرستی وغیرہ کے خلاف۔ ''یہ ۱۸۹۳ء سے ہوتا آرہا ہے۔ اور اسی وجہ سے کمینوں کی نفرت بھی۔ پھر بھی میں اپنی قسمت ان ..رن کے ساتھ ''صلح'' سے بدلنے کے لئے تیار نہ ہوتا۔''

لینن نے بالشویکوں کے سامنے بین اقوامی موقع پرستی

اور اس کے حامیوں — کاؤتسکی والوں کے خلاف سخت جدوجہد کرنے کا فریضہ رکھا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بین‌اقوامی فریضہ ہے۔ یہ ہمارا ہی فریضہ ہے اور کسی کا نہیں۔ اس سے گریز کرنا منع ہے۔

لینن کے پرجوش اور سچے الفاظ تمام رکاوٹوں اور محاذوں کو پار کرکے ترقی‌یافتہ مزدوروں تک پہنچتے رہے۔ زمانۂ‌جنگ کے قوانین کے باوجود لینن نے روس کی بالشویک تنظیموں سے روابط قائم رکھے، ان کو اپنے خطوط اور مضامین بھیجتے رہے جن میں یہ بتایا جاتا تھا کہ زارشاہی اور بورژوازی کے خلاف، سامراجی جنگ کے خلاف کس طرح جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔

مشکلات تو بہت زبردست تھیں۔ زارشاہی بالشویکوں پر وحشیانہ مظالم کر رہی تھی۔ انقلابی سرگرمیوں کےلئے ریاستی دوما کے بالشویک ممبروں کو سائبیریا جلاوطن کردیا گیا۔ مرکزی اور پیٹروگراد * کمیٹیوں کو اور اسی طرح بہت سی پارٹی تنظیموں کو متعدد بار تباہ کیا گیا۔ ترقی یافتہ انقلابی خیالات کے مزدوروں کو یا تو سائبیریا جلاوطن کر دیا جاتا تھا یا محاذ‌جنگ پر بھیج دیا جاتا تھا۔ لیکن لینن کو پارٹی کی طاقت پر، روس کے مزدور طبقے کی طاقت اور ساری رکاوٹوں پر قابو پانے کی اس کی صلاحیت پر محکم یقین تھا۔ لینن نے لکھا: ”اب ہماری پارٹی کا کام سو گنا مشکل ہوگیا ہے۔ پھربھی ہم اس کو چلاتے رہیں‌گے؟

---

* پیٹرسبرگ کا نام اگست ۱۹۱۴ء میں بدل پیٹروگراد رکھا گیا تھا۔ (ایڈیٹر)

”پراودا،، نے ہزاروں باشعور مزدوروں کو تربیت دی ہے جن میں سے تمام دشواریوں کے باوجود پھر اجتماعی رہنمائی کےلئے پارٹی کی روسی مرکزی کمیٹی کا انتخاب کیا جائیگا۔،،

زارشاہی کی طرف سے بڑھتی ہوئی نگرانی اور جبر و تشدد کے باوجود بالشویک پارٹی جنگ کے خلاف سرگرمی سے جدوجہد کرتی رہی۔ اس نے پرولتاریہ اور محنت‌کش لوگوں کو نئے انقلاب کےلئے تیار کیا۔ ”سوتسیال دیموکرات،، میں شایع ہونےوالے مضامین میں لینن ان تمام سوالوں کے جواب دیتے تھے جو پارٹی اور مزدور طبقے کے سامنے آتے تھے۔ انقلاب کے قریب آنے پر یقین رکھتے ہوئے لینن نے اس میں پارٹی کی لائن کے بارے میں گہرا سوچ بچار کیا۔ ۱۹۱۵ء میں اپنے مضمون ”چند مقالات،، میں انھوں نے لکھا:

”اس سوال کےلئے کہ پرولتاریہ کی پارٹی کیا کرتی اگر موجودہ جنگ میں انقلاب نے اس کو برسراقتدار کر دیا ہوتا، ہمارا جواب یہ ہے — ہم تمام جنگ کرنے والوں کے سامنے صلح کی تجویز اس شرط کے ساتھ رکھتے کہ نوآبادیوں اور تمام محکوم، مظلوم اور حقوق سے محروم قوموں کو آزاد کردیا جائے،،۔ اور روس میں پرولتاریہ کے برسراقتدار آتے ہی اور بالشویک پارٹی کے حکمراں پارٹی بنتے ہی یہی کیا گیا۔

زمانۂجنگ کے انتہائی مشکل حالات میں پارٹی نے لینن کی رہنمائی میں اپنا بین‌اقوامی انقلابی فرض پورا کیا اور تمام مزدور پارٹیوں کو دکھایا کہ مزدور طبقے اور محنت‌کش عوام کے مفادات کیلئے، پرولتاری

بین اقوامیت کے اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کیسے لڑنا چاہئے۔

لینن نے انتھک کوششوں اور استقلال کے ساتھ مغربی یورپ کی پارٹیوں میں پرولتاری بین اقوامیت کے حامیوں کو مجتمع اور متحد کیا۔ انھوں نے بلغاریہ، هالینڈ، سویڈن، ناروے اور دوسرے ملکوں کے بائیں بازو کے سوشلسٹوں سے طویل خط و کتابت کی۔ انھوں نے ان سے بار بار اپیل کی کہ وہ قطعی طور پر موقع پرستوں سے قطع تعلق کرلیں اور دوسری انٹرنیشنل کی جگہ، جو منتشر ہو رہی تھی، تیسری کمیونسٹ انٹرنیشنل قائم کریں۔

روسی بالشویک اور ان کے پیرو مغربی یورپ کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کے بائیں بازووالے اس وقت مزدور تحریک میں معمولی اقلیت رکھتے تھے۔ لیکن لینن کو انقلابی مارکس‌ازم کی ناگزیر فتح میں قطعی یقین تھا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ کوئی مصیبت نہیں ہے کہ ہم چند لوگ ہیں۔ ہمارے ساتھ لاکھوں کروڑوں لوگ آئیں گے کیونکہ بالشویکوں کی پالیسی ہی واحد صحیح پالیسی ہے۔

لینن کا خیال تھا کہ انقلابی بین اقوامیت پسندوں کے اتحاد کی بنیاد مارکس‌ازم کے نظریاتی اصولوں پر ہونی چاہئے۔ جنگ سے متعلق جو مسائل سوشل ڈیموکریٹوں کے سامنے درپیش تھے ان سب کی زیادہ تفصیل سے وضاحت کرنے کیلئے لینن نے غور و فکر کر کے اپنی کتاب ”سوشلزم اور جنگ“ شایع کی۔ یہ کتاب روسی، جرمن، فرانسیسی، نارویجیائی اور دوسری

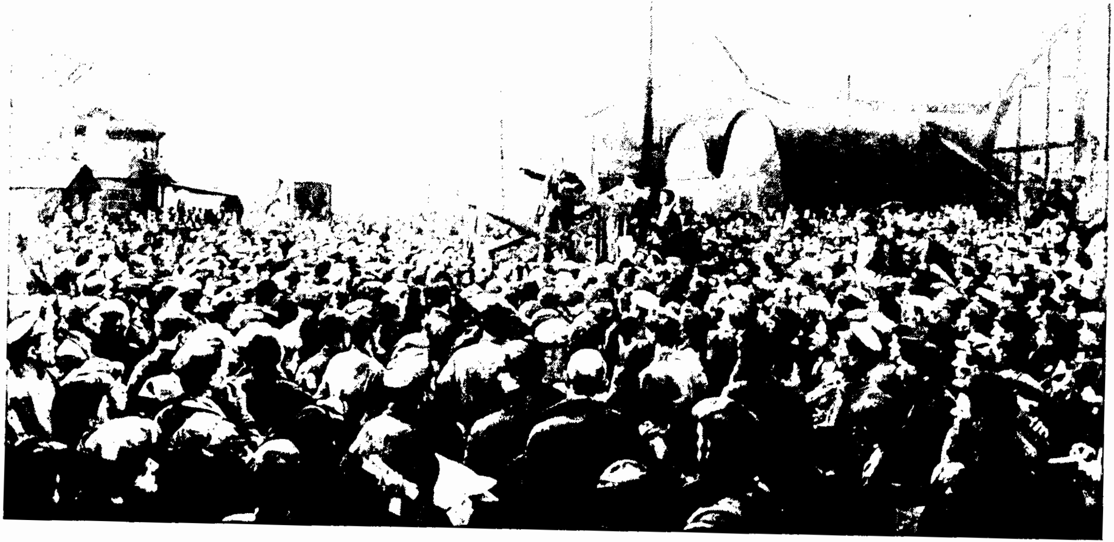

۱۹۱۷ء میں لینن پوتی‌لوفسکی کارخانے میں تقریر
کر رہے ہیں (مصور برودسکی کی تصویر)

لینن اور کروپسکایا کاشینو گاؤں (وولوکولامسکی تحصیل،
ماسکو صوبہ) کے کسانوں کے درمیان (۱۹۲۰ء)

زبانوں میں شایع ہوئی۔ انقلابی بین اقوامیت پسندوں کو متحد کرنے میں اس کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔

بائیں بازو والوں کو متحد کرنے اور موقع پرستوں کے خلاف جدوجہد کرنے کے مقصد سے لینن نے سوشلسٹوں کی ان بین اقوامی کانفرنسوں سے فائدہ اٹھایا جو زیمروالڈ (ستمبر ۱۹۱۵ء) اور کینتھال میں (اپریل ۱۹۱۶ء) میں ہوئیں۔ زیمروالڈ کانفرنس میں لینن بائیں بازو کا گروپ بنانے میں کامیاب ہوئے جس نے مزدوروں کے درمیان سرگرمی کے ساتھ انقلابی کام کیا۔ زیمروالڈ کے بائیں بازو والوں میں سے بہتوں نے جنگ اور موقع پرستوں کے خلاف جدوجہد میں اہم رول ادا کیا اور بعد کو اپنے ملکوں میں کمیونسٹ پارٹیوں اور نئی اور واقعی انقلابی تیسری انٹرنیشنل کے قیام میں سرگرمی سے حصہ لیا۔

لینن کے زبردست کام کیلئے غیرمعمولی اور بڑی طاقت کی ضرورت تھی۔ لیکن ان کے رہن سہن کے حالات بہت ہی کٹھن تھے۔ اس سے پہلے وہ احتیاج و ضرورت کے اتنے شکار کبھی نہیں رہے تھے۔ ان کے خاندان کی گزر بسر کیلئے بنیادی ذریعہ ان کی تحریریں تھیں لیکن سیاسی اور جنگ کے خلاف مضامین اور کتابوں کو معاوضے پر شایع کرانا بہت مشکل تھا۔ ایک کامریڈ کو اپنے خط میں لینن نے لکھا: ''ذاتی طور پر اپنے بارے میں یہ ہے کہ مجھے اجرت کی ضرورت ہے ورنہ پھر سیدھی موت ہے، ہائے، ہائے!! گرانی بڑی شیطانی ہے اور زندہ رہنے کیلئے کچھ بھی نہیں۔''

لینن کی زندگی بہت سادہ تھی۔ وہ کپڑے بھی بہت سادہ پہنتے تھے اور ان کی ضروریات بھی بہت کم

تھیں۔ زوریخ میں لینن اور کروپسکایا ایک تنگ گلی کے پرانے، تاریک سے مکان میں رہتے تھے جس کا صحن بھی بہت چھوٹا تھا۔ کامیریر موچی کا جو کمرہ ان کے پاس تھا وہ بھی نیم‌تاریک اور غیرآرام‌دہ تھا۔ کروپسکایا نے اس کا ذکر یوں کیا ہے: ''اسی پیسے سے اس سے کہیں اچھا کمرہ حاصل کیا جا سکتا تھا لیکن اس کمرے کے مالکوں سے ہماری دوستی ہو گئی۔ یہ مزدور خاندان تھا جو انقلابی خیالات رکھتا تھا اور سامراجی جنگ کی مذمت کرتا تھا... ان میں جنگ‌جو قوم‌پرستی کی بو تک نہیں تھی۔ چنانچہ ایک بار جب گیس اسٹوو کے قریب عورتوں کی ساری انٹرنیشنل جمع ہوگئی تو کامیریر کی بیوی نے چلا کر کہا 'سپاہیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ہتیار اپنی حکومتوں کی طرف موڑدیں!'، اس کے بعد تو ایلیچ کمرہ بدلنے کے بارے میں سننا تک نہیں چاہتے تھے''۔ لینن نے کبھی کتابوں اور کتب‌خانوں پر جہاں وہ مستقل لکھتے پڑھتے تھے، پیسہ خرچ کرنے سے ہاتھ نہیں روکا۔ ان کے گھر میں مختلف زبانوں کی کتابیں، اخبار اور رسالے رہتے تھے۔ لینن کےلئے حالات جیسے بھی ہوں وہ ہمیشہ محنت سے کام کرتے تھے اور اپنے وقت کو ٹھیک سے تقسیم اور منظم کرتے تھے۔

انقلابی تحریک کی عملی رہنمائی کے ساتھ ساتھ لینن مشکل نظریاتی کام بھی کرتے رہتے تھے۔ وہ مختلف ملکوں کی سماجی زندگی کی تاریخ سے متعلق عالمی ادب کا مطالعہ انتھک اور بڑی گہرائی سے کرتے تھے۔ ان کو فلسفے، معاشیات، ٹکنیک، صنعت، زراعت، مزدور

طبقے کی انقلابی تحریک، نوآبادیوں اور محکوم ملکوں کی مظلوم قوموں کی جدوجہد وغیرہ کے مسائل کے بارے میں کتابوں سے دلچسپی تھی۔ مارکس اور اینگلس کی تخلیقات کا وہ خاص غور اور محنت سے مطالعہ کرتے تھے۔ نادیژدا کروپسکایا لکھتی ہیں کہ وہ ان کا باربار مطالعہ کرتے تھے ''تاکہ وہ سوشلسٹ انقلاب کے دور، اس کے راستے اور ارتقا کا اور واضح تصور کر سکیں۔''

لینن پہلے مارکسی تھے جنھوں نے اس نئے دور کا مافیہ پیش کیا جس میں انسانی سماج قدم رکھ رہا تھا۔ لینن نے اپنی کتاب ''سامراج — سرمایہ‌داری کی آخری منزل'' میں دکھایا کہ بیسویں صدی کی ابتدا میں سرمایہ‌دار نظام اپنی ارتقا کی نئی منزل یعنی سامراج میں داخل ہوا ہے۔

سامراج میں بہت بڑی بڑی اجارےداریاں (سرمایہ‌داروں کے متحدہ ادارے) نمودار ہوئیں۔ اسی لئے لینن نے سامراج کو اجارےدارانہ سرمایہ‌داری کہا۔ اجارےداروں نے دنیا کے خام اشیا کے وسائل، اشیا کی صنعت اور منڈیوں کے کافی بڑے حصے پر قبضہ جما لیا تھا۔ وہ بورژوا ریاستوں کی معاشی اور سیاسی زندگی پر حاوی ہوگئے اور حکومتوں پر اپنے من مانے احکام چلانے لگے۔ ساری دنیا مٹھی بھر سامراجی ملکوں کے درمیان تقسیم ہو گئی۔ معاشی اور سیاسی ترقی کے درمیان نابرابری اور زیادہ ہوگئی۔ ان ملکوں نے جو سرمایہ‌داری کے راستے پر بعد کو آئے تھے مثلاً جرمنی، جاپان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ نے فرانس اور برطانیہ جیسے ترقی‌یافتہ ملکوں کو جالیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ دنیا کی

تقسیم پھر سے ہو۔ سرمایہ‌دار ریاستوں کے درمیان تضادات اور تیز ہوگئے۔ اور ان حالات میں سامراجی جنگیں ناگزیر ہو گئیں۔

منافع‌خوری کی دوڑ میں سامراجیوں نے مزدوروں اور تمام محنت‌کشوں کے استحصال میں اضافہ کر دیا جن کی حالت ناقابل برداشت ہو گئی۔ پرولتاریہ نے انقلاب کی ضرورت محسوس کرنا شروع کردی۔ اسی وقت مٹھی بھر سامراجی ملکوں اور ان کے مظالم کی شکار نوآبادیوں اور نیم آبادیوں کے درمیان جہاں لاکھوں کروڑوں لوگ رہتے ہیں تضادات اور بھی تیز ہوگئے۔ سرمایہ‌دار نظام سماج کی ترقی میں بڑی رکاوٹ بن گیا۔ لینن نے لکھا: ’’سرمایہ‌دار نظام ترقی‌پسند سے رجعت پرست بن گیا ہے۔ ...انسانیت کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ یا وہ سوشلزم کی طرف جائے یا برسوں بلکہ دسیوں برسوں نوآبادیوں، اجارے داریوں، مراعات اور ہر طرح کے قومی جبر و تشدد کے ذریعہ سرمایہ‌دارانہ نظام کو مصنوعی طور پر برقرار رکھنے کے لئے ’’عظیم،، طاقتوں کی مسلح جدوجہد کو برداشت کرے،،۔ لینن نے بتایا کہ سامراج انسانیت کو سوشلسٹ انقلاب کی طرف ڈھکیل رہا ہے اور اس کو ناقابل التوا فریضہ بنا رہا ہے، کہ سامراج سوشلسٹ انقلاب کی چوکھٹ ہے۔

پرولتاری انقلاب کی فتح کے امکان کے بارے میں ولادیمیر ایلیچ نئے نقطۂ‌نظر تک پہنچے۔ پہلے مارکسسٹوں کا خیال تھا کہ ایک ملک میں سوشلسٹ انقلاب کی فتح ممکن نہیں ہے۔ ان کی رائے تھی کہ انقلاب کی

فتح صرف اسی طرح ممکن ہے جب وہ تمام ملکوں میں یا سب سے زیادہ ترقی‌یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کی اکثریت میں بیک‌وقت ہو۔ سماجی ارتقا کے متعلق نئی معلومات کی بنیاد پر لینن نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سامراج کے دور میں سوشلسٹ انقلاب کی فتح ابتدا میں کچھ ملکوں حتی کہ ایک ملک میں، ایک الگ سرمایہ‌دار ملک میں ہو سکتی ہے۔

یہ ایک بہت بڑی سائنسی دریافت تھی۔ اس کی اهمیت غیرمعمولی تھی۔ اس نے مزدوروں کو انقلابی راستہ دکھایا جو سامراجی جنگ اور سامراج کی پیدا کی ہوئی مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ تھا — ہر ملک کے پرولتاریہ کو اس کا انتظار نہ کرنا چاہئے کہ دوسرے ملکوں میں انقلاب کےلئے حالات کب پختہ ہوں‌گے۔ مزدور طبقے کو یہ کوشش کرنا چاہئے کہ وہ اپنے ملک میں بورژوازی کا تختہ الٹ‌کر اقتدار اپنے ہاتھ میں لےلے اور سوشلزم کی جانب عبوری دور طے کرے۔ سوشلزم کی طرف تمام قوموں کے ناگزیر عبور کو بنیاد بناتے ہوئے لینن نے بتایا کہ سوشلسٹ انقلاب کسی کے حکم یا مرضی پر منحصر نہیں ہے۔ وہ مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں پختہ ہوگا اور ہر ملک سوشلسٹ تشکیل نو کی اپنی صورت اور اپنی رفتار اختیار کریگا۔ سوشلسٹ انقلاب کے لیننی نظرئیے نے سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بارے میں مزدوروں کے یقین کو مضبوط کیا اور ان کی انقلابی پیش‌قدمی اور جوش کو بڑھایا۔ جلد ہی زندگی نے اس کی پوری تصدیق کردی کہ لینن کی بےنظیر تعلیمات صحیح تھیں۔

جنگ زبردست انسانی قربانی لے رہی تھی، بہت زیادہ مالی ذرائع ہڑپ کر رہی تھی اور مزدوروں اور کسانوں کے کاندھوں پر اس کا بڑا بوجھ تھا۔ عوام کے آلام و مصائب نے تمام ملکوں میں جنگ کے خلاف انقلابی تحریک کو اور تیز کردیا۔ ہڑتالیں، مظاہرے اور مزدوروں کے دوسرے اقدام اب اور زیادہ ہونے لگے۔

جنگ کے خلاف جدوجہد کرنے والے بین اقوامی پرولتاریہ کی اگلی صفوں میں لینن کی پارٹی کی رہنمائی میں روس کے انقلابی مزدور آگئے۔ جنگی محاذوں پر پسپائی، تباہی اور قحط نے دکھایا کہ زارشاہی فرسودہ ہو چکی ہے اور ملک کا انتظام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ زارشاہی کی پالیسی سے آبادی کے تمام حصوں میں ناراضگی اور زیادہ ہوگئی۔ لینن نے صاف طور سے دیکھا اور پیش گوئی کی کہ روس میں انقلاب قریب آ رہا ہے۔ اور واقعی وہ جلد ہی شروع ہوگیا۔

سب سے پہلے پیٹروگراد کے مزدوروں نے بغاوت کی۔ خونیں اتوار کی برسی کے موقع پر ۹ جنوری ۱۹۱۷ء کو پیٹروگراد میں زبردست جنگ مخالف مظاہرہ ہوا۔ اسی طرح کے مظاہرے ماسکو، باکو، نیژنی نووگورود میں بھی ہوئے۔ اس وقت سے سارے روس میں مزدوروں کی انقلابی سرگرمیاں روزبروز بڑھتی ہی گئیں۔

فروری ۱۹۱۷ء میں بالشویک پارٹی کی اپیل پر پیٹروگراد کے مزدوروں نے ایک عام سیاسی ہڑتال منظم کی جس میں دو لاکھ سے زیادہ مزدور مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔ یہ ہڑتال بڑھ کر ایک زبرد

سیاسی مظاہرہ بن گئی۔ ''مطلق العنانی مردہ باد!''، ''جنگ مردہ باد!'' اور ''روٹی!'' کے نعروں کے ساتھ مزدور دارالحکومت کی سڑکوں پر آگئے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس اپیل کے ساتھ ایک مینی فسٹو نکالا کہ زار کی مطلق العنانی کا تختہ الٹ دو، عارضی انقلابی حکومت بناؤ، جمہوری ریپبلک قائم کرو، آٹھ گھنٹے کا کام کا دن رائج کرو، جاگیرداروں کی زمینیں ضبط ہوں اور جنگ بند کی جائے۔

زار کی حکومت نے یہ کوشش کی کہ بڑھتے ہوئے انقلاب کو فوج کی طاقت سے دبا دیا جائے۔ لیکن یہ اس کی طاقت سے باہر تھا۔ سپاہی باغی مزدوروں سے مل گئے اور ان کے ساتھ زارشاہی کے خلاف کارروائیاں کرنے لگے۔ لینن کی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ حقیقی انقلابی مارکسی پارٹی کی قیادت میں مزدوروں اور کسانوں کی فتح ہوئی۔ روس کی قوموں پر صدیوں سے جبروتشدد کرنے والی مطلق العنانی کا تختہ الٹ دیا گیا۔ پیٹروگراد کے مزدوروں اور سپاہیوں کی انقلابی پیش قدمی کی پیروی ماسکو اور دوسرے شہروں کے مزدوروں اور سپاہیوں نے بھی کی۔ انھوں نے زارشاہی کے حاکموں کو نکال باہر کیا اور شاہی نظام کے ٹکڑے ٹکڑے کردئیے۔ روس میں بورژوا جمہوری انقلاب ہوگیا۔

انقلاب کے دوران مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتیں قائم ہوئیں۔ یہ ایک عظیم کامیابی تھی۔ پھر بھی جو مینشویک اور سوشلسٹ انقلابی سوویتوں میں گھس آئے تھے انھوں نے مزدوروں اور کسانوں کے مفادات

کے ساتھ غداری کی اور بورژوازی کی عارضی حکومت کو ریاستی اقتدار پر قبضہ جمانے کا موقع دیا۔ اس طرح سے دوھرا اقتدار (دو عملی) قائم ھو گیا: عارضی حکومت کا اقتدار یعنی بورژوازی کی ڈکٹیٹری اور سوویتوں کا اقتدار یعنی پرولتاریہ اور کسانوں کی انقلابی جمہوری ڈکٹیٹری۔

انقلاب نے ملک میں نئی صورت حال پیدا کردی۔ مطلق العنانی نہیں رھی اور سیاسی آزادی کا اعلان کردیا گیا: تقریر، تحریر، اجتماع اور تنظیم وغیرہ کی آزادی۔ مزدوروں اور سپاھیوں نے یہ عزم مصمم کرلیا تھا کہ وہ عوام کے انقلابی مطالبات کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو یہ فریضہ درپیش تھا کہ وہ اپنے نئے طریقۂ کار مرتب کریں، ملک کی آئندہ ترقی کے راستے بنائیں، جنگ، امن اور زمین کے مسائل کو حل کریں۔

برسراقتدار آ کر کیڈیٹوں اور اکتوبروالوں* کی بورژوا پارٹیوں نے یہ کوشش کی کہ وہ اپنے اقتدار کو مضبوط کریں، سوویتوں کو اپنا ماتحت بنائیں، انقلاب کو روکیں اور جنگ جاری رکھیں۔ انھوں نے مزدوروں کو دھوکا دیا اور کہا کہ شاھی کو ختم کرنے کے بعد گویا جنگ منصفانہ ھوگئی ھے اور اس

---

* اکتوبروالے (octobrists) — انقلاب دشمن پارٹی اور بڑی بورژوازی اور سرمایہ داروں جیسی ملکیت رکھنے والے جاگیرداروں کے مفادات کی نمائندہ اور وکالت کرنے والی۔ (ایڈیٹر)

کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے، بعد کو جب دستورساز اسمبلی منعقد ہوگی تو وہ تمام مسائل کو طے کرےگی۔ عملی طور پر انھوں نے عوام کے انقلابی مطالبات کو پورا کرنے کا خیال بھی نہیں کیا۔ زارشاھی کی طرح انھوں نے بھی سوچا کہ جنگ کے حالات میں وہ انقلابی مزدوروں اور سپاھیوں سے زیادہ آسانی سے نبٹ سکیں گے۔

عوام کو دھوکہ دینے میں مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے بورژوازی کی مدد کی۔ ان کا دعوی تھا کہ شاھی کے خاتمے کے بعد ملک میں کافی عرصے تک بورژوازی کو برسراقتدار رھنا چاھئے کیونکہ روس میں سوشلسٹ انقلاب کےلئے حالات پختہ نہیں ھوئے ھیں اور مزدور ابھی اس کےلئے تیار نہیں ھیں کہ اقتدار اپنے ھاتھ میں لیکر ملک کا انتظام کر سکیں۔ مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے یہ کوشش کی کہ وہ کسی بات میں بھی عارضی حکومت کی مخالفت نہ کریں اور سوویتوں کو انھوں نے مزدوروں اور غریب کسانوں کے انقلابی اقتدار کے اداروں کی حیثیت نہیں دی بلکہ ان کو عارضی حکومت کا دم چھلا سمجھا۔

فروری انقلاب کے پہلے دن سے ھی بالشویک پارٹی روپوشی سے باھر نکل آئی اور اپنی ساری طاقتیں مجتمع کرنے لگی۔ اس کے بہت سے ممتاز کارکن دزیرژینسکی، اورجونیکیدزے، سویردلوف، استالن، یاروسلافسکی وغیرہ جیلوں اور جلاوطنی سے واپس آگئے۔ ''پراودا،، کو پھر سے جاری کیا گیا اور اس کا پہلا شمارہ ۵ مارچ ۱۹۱۷ء کو شایع ھوا۔

سوئٹزرلینڈ میں رہتے ہوئے لینن روس میں بڑھتے ہوئے انقلابی واقعات کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ فروری انقلاب کی کامیابی کا حال معلوم ہوتے ہی لینن نے روس میں بالشویکوں کو تار دیا اور ''دور دراز سے خطوط،، کے عنوان سے خط لکھے جن میں انھوں نے ان تمام سوالوں کے تفصیلی جواب دئیے جو انقلاب سے متعلق پارٹی کے سامنے تھے۔ لینن نے بتایا کہ ابھی انقلاب کی پہلی منزل طے ہوئی ہے، جس میں اقتدار بورژوازی کے ہاتھ میں آگیا ہے، اور عارضی حکومت پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ انھوں نے یہ فریضہ پیش کیا کہ بورژوازی کو اپنا اقتدار مضبوط کرنے کا موقع نہ دیا جائے اور پوری طاقت سے اس کے لئے جدوجہد کی جائے کہ سارا اقتدار سوویتوں میں منتقل ہو جائے، رجعت پرست طاقتوں کو دبایا جائے اور سوشلسٹ انقلاب کی تیاری کی جائے۔

لینن نے روس کے انقلابی مزدوروں سے پرجوش اپیل کی۔ ''کل آپ نے زارشاہی کا تختہ الٹ کر پرولتاری بہادری کا معجزہ کر دکھایا،، انھوں نے لکھا ''آپ کو قطعی طور پر مستقبل قریب میں بہت جلد یا ذرا دیر سے... جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے اقتدار کا تختہ الٹنے کیلئے پھر بہادری کا یہی معجزہ دکھانا ہوگا۔،،

بالشویکوں کے سامنے لینن نے یہ فریضہ رکھا کہ عوام کے درمیان وسیع پیمانے پر اپنے نقطۂنظر کی وضاحت کا کام کیا جائے اور ان کے سامنے یہ ثابت کیا جائے کہ صرف محنت کشوں کا اقتدار ہی جنگ کو ختم کرکے حقیقی جمہوری امن قائم کرسکتا ہے۔

لینن نے مینشویکوں سے اتحاد کرنے کی کوششوں کی مخالفت کی جو بالشویکوں نے انفرادی طور پر کی تھیں ۔ اس قسم کی کوششیں انقلابی جدوجہد کے اضافے میں حائل ہوتی تھیں اور پارٹی کےلئے زبردست خطرہ پیدا کرتی تھیں ۔

لیکن لینن کے خطوط جن میں انھوں نے ہدایات دی تھیں ''پراودا،، کے ادارئیے کے ایک ممبر کامینیف نے اپنے پاس دبائے رکھے ۔ ''دور دراز سے خطوط،، میں سے صرف پہلا خط ''پراودا،، میں شایع ہوا اور وہ بھی بڑے اختصار اور ترمیموں کے ساتھ ۔ اس میں لینن نے عارضی حکومت کی جو کردارنگاری کی تھی اور اس کے پیٹی بورژوا اور مدافعت کرنےوالی پارٹیوں کے لیڈروں پر جو تنقید تھی ان کو نرم کردیا گیا تھا ۔

بالشویکوں نے عوام میں بڑا کام کیا ۔ لیکن کچھ بالشویک کمیٹیوں اور پارٹی کے متعدد نمایاں کارکنوں نے صحیح راستہ نہیں اختیار کیا ۔ انھوں نے سارا اقتدار سوویتوں میں منتقل ہونے کی جدوجہد کو جاری رکھنے کے فریضے کو آگے نہیں بڑھایا بلکہ اس کی اپیل کی کہ عارضی حکومت کی سرگرمیوں پر ''عوامی کنٹرول،، رکھا جائے ۔ اس کنٹرول کا مطلب وہ یہ سمجھتے تھے کہ مظاہرے، احتجاج اور اعلانات منظم کئے جائیں ۔ یہ صحیح طریقۂکار نہ تھا کیونکہ اس سے عوام میں یہ غلط خیال پھیلتا تھا کہ گویا بورژوا عارضی حکومت سامراجی پالیسی سے انکار کر سکتی ہے اور جنگ کو ختم کرکے عوام کو امن، روٹی اور زمین فراہم کر سکتی ہے ۔

عارضی حکومت اور جنگ کے بارے میں کامینیف کی پوزیشن نیم مینشویک تھی۔ اس نے ''پراودا،، میں ایک مضمون لکھا جس میں عارضی حکومت کی حمایت کی اپیل کی گئی تھی اور جنگ جاری رکھنے کی تائید تھی۔ بعد میں وہ اس کے حق میں تھے کہ عارضی حکومت پر اس مقصد سے دباؤ ڈالا جائے کہ وہ صلح کی تجویز پیش کرے۔ استالن نے صلح کے سوال کے بارے میں عارضی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے طریقۂ کار کی حمایت کی۔

انقلاب شروع ہونے کی خبر نے ان سوشل ڈیموکریٹوں کو جھنجھوڑ دیا جو تارکین‌وطن کی حیثیت سے ملک کے باھر رھتے تھے۔ انقلاب کو خوش آمدید کہنے کےلئے کثیر تعداد اجتماع اور جلسے ہونے لگے۔

لینن ہر طرح اور ہر صورت سے وطن آنے کےلئے بےچین تھے۔ انھوں نے لکھا: ''آپ خود تصور کر سکتے ھیں کہ ھم سب کےلئے ایسے وقت یہاں بیٹھا رھنا کتنا جاں گسل ھے،،۔ وہ استقلال کے ساتھ جلد از جلد روس واپس آنے کے ذرائع تلاش کرتے رہے۔ نادیژدا کروپسکایا نے لکھا ھے: ''اس لمحے سے ایلیچ کی نیند حرام ھوگئی جب انقلاب کی خبریں ان کے پاس پہنچیں اور ان کی راتیں انتہائی بعید از قیاس منصوبے بنانے میں گزرنے لگیں۔،،

روس کے محنت‌کش بھی بڑی بےصبری سے اپنے لیڈر کی واپسی کے منتظر تھے۔ لیکن عارضی حکومت اس میں ہر طرح سے روڑے اٹکا رہی تھی۔ اس نے دوسرے ملکوں میں اپنے نمائندوں کو ''سیاہ فہرستیں،،

بھیجدیں جن میں لینن اور دوسرے بالشویکوں کے نام تھے اور ولادیمیر ایلیچ اور ان کے ساتھیوں کو وطن واپس آنے کی اجازت نہیں ملی۔

بڑی مشکل سے، سوئٹزرلینڈ کے سوشل ڈیموکریٹوں کی مدد سے لینن آخرکار اس میں کامیاب ہوگئے کہ وہ بالشویکوں اور دوسرے تارکین وطن کے ایک جتھے کے وطن واپس آنے کا انتظام کر سکیں۔

تقریباً دس سال کی جلاوطنی کے بعد ۳ (۱۶) اپریل ۱۹۱۷ء کو ولادیمیر ایلیچ پیٹروگراد واپس آئے۔ انقلابی روس نے بڑی خوشی اور محبت سے اپنے عظیم لیڈر کا خیرمقدم کیا۔ هزاروں مزدور مرد اور عورتیں لال جھنڈے لیکر فن لینڈسکی اسٹیشن پہنچ گئے۔ سپاهیوں اور ملاحوں کے انقلابی دستوں نے لینن کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ استقبال کرنےوالوں کی طوفانی تالیوں اور خوش آمدید کے نعروں کے درمیان لینن ایک بکتربند گاڑی پر چڑھے جو ان کی منتظر تھی اور مزدوروں، سپاهیوں اور ملاحوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ پرجوش اپیل کی کہ نئے سوشلسٹ انقلاب کےلئے، سوویتوں کے اقتدار کےلئے جدوجہد کی جائے۔

اکتوبر انقلاب کے لیڈر

لینن پیٹروگراد آتے هی زوردار سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے۔ ۴ اپریل کو انھوں نے انقلابی پرولتاریہ کے فریضوں کے بارے میں اپنے مقالے بالشویکوں کے جلسے میں پیش کئے جو تاریخ میں ”اپریل کے

مقالات،، کے نام سے جانے گئے۔ انھوں نے نئے تاریخی حالات میں پارٹی کی صحیح لائن معین کرنے میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔ ان میں لینن نے بورژوازی کو اقتدار دینےوالے بورژوا جمہوری انقلاب سے اس سوشلسٹ انقلاب تک عبور کی جدوجہد کا ٹھوس اور واضح منصوبہ پیش کیا تھا جس کو مزدور طبقے اور غریب کسانوں کے ہاتھوں میں اقتدار دینا تھا۔

لینن نے دکھایا کہ عارضی حکومت سرمایہ‌داروں اور جاگیرداروں کے مفادات کی حفاظت کر رہی ہے اور جنگ پہلے کی طرح قبضہ‌گیر اور لوٹ مار کےلئے ہے۔ انھوں نے نعرے دئیے ”عارضی حکومت کی کوئی حمایت نہ کرو!،، ، ”سارا اقتدار سوویتوں کو!،، انھوں نے بتایا کہ صرف سوویتوں کا اقتدار ہی لوگوں کو امن، کسانوں کو زمین اور بھوکوں کو روٹی دے سکتا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ فی‌الحال عارضی حکومت کا تختہ الٹنے کی اپیل نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس کی حمایت سویتیں کر رہی ہیں جن پر عوام کو اعتبار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ استقلال اور صبر کے ساتھ محنت‌کشوں کو اپنی طرف لایا جائے، سوویتوں میں اکثریت حاصل کی جائے اور ان کو بالشویک بنایا جائے۔ ان حالات میں ممکن ہے کہ اقتدار پرامن طریقے پر مزدور اور غریب کسانوں کے ہاتھ آجائے۔ انھوں نے بتایا کہ سوشلسٹ انقلاب کی کامیابی کا انحصار مزدوروں اور غریب کسانوں کے مستحکم اتحاد پر ہے اور دیہاتوں میں وسیع پرچار کی اہمیت پر زور دیا۔

لینن نے معاشی شعبے میں بھی پارٹی کے فریضوں کا تعین کیا : جاگیرداروں کی جائدادیں بلامعاوضہ ضبط کرنے، ملک بھر میں ساری زمین کو قومی ملکیت بنانے یعنی زمین کی نجی ملکیت ختم کرنے اور اسے کھیت مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے سپرد کرنے کےلئے جدوجہد کرنا ۔ لینن نے تجویز کی کہ تمام فیکٹریوں، کارخانوں پر، ساری سماجی پیداوار اور اشیاء تقسیم پر مزدوروں کا کنٹرول قائم کرنا چاہئے ۔ انھوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ملک کے سارے بینکوں کو واحد قومی بینک میں ضم کر لیا جائے اور اس کو مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی نگرانی میں دےدیا جائے ۔

لینن نے تجویز کی کہ پارٹی کی کانگرس بلائی جائے، پارٹی کا نام بدلکر کمیونسٹ پارٹی رکھا جائے، پارٹی کے پروگرام پر نظرثانی کی جائے جس میں سے اس وقت تک بہت کچھ پورا کیا جا چکا تھا — اس کا بنیادی مقصد یعنی زارشاھی کا تختہ الٹنا پورا ھوچکا تھا ۔ انھوں نے کہا کہ بالشویکوں اور تمام انقلابی مارکس‌وادیوں کا عملی فریضہ تیسری کمیونسٹ انٹرنیشنل قائم کرنا ھے۔

لینن کے ”اپریل کے مقالات“ پروگرام رکھنےوالی دستاویز ھے جس نے نئے تاریخی حالات میں روسی پرولتاریہ کی انقلابی جدوجہد کا راستہ روشن کیا ۔

لینن پارٹی کی مرکزی کمیٹی، ”پراودا“ کے ادارئیے اور بالشویکوں کی پیٹروگراد کی تنظیم کے سربراہ ھوگئے ۔ ان کی رھنمائی میں ھی کل شہر پیٹروگراد کی اور روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی کل‌روس ساتویں (اپریل‌والی)

کانفرنسیں ہوئیں۔ آخرالذکر روس میں بالشویکوں کی پہلی قانونی کانفرنس تھی۔ ان کانفرنسوں کی تقریروں میں لینن نے پارٹی کے پروگرام اور طریقۂکار کی وضاحت کی جو ''اپریل کے مقالات'' میں دئیے گئے تھے۔ انہوں نے کامینیف، ریکوف اور ان کے معدودے چند ساتھیوں کی قلعی کھولی جو مینشویکوں کے اس دعوے کی رٹ لگائے ہوئے تھے کہ روس ابھی سوشلسٹ انقلاب کےلئے پختہ نہیں ہوا ہے اور انقلاب پر ان کے عدم اعتماد، اپنے ملک میں سوشلزم کی فتح کے امکان سے انکار پر کڑی نکتہ‌چینی کی۔ پارٹی نے لینن کی پیروی کی، موقع پرستوں پر ضرب‌کاری لگائی، سوشلسٹ انقلاب کےلئے جدوجہد کے لینن کے منصوبے کی تصدیق کی اور اس کو اپنی عملی سرگرمیوں کی بنیاد بنایا۔

لینن کی رہنمائی میں بالشویکوں نے مزدوروں، سپاہیوں اور کسانوں میں پارٹی کی پالیسی کی وضاحت اور عوام کی سیاسی تربیت و تنظیم کی۔ ولادیمیر ایلیچ اس زبردست کام کا قلب تھے۔ وہ اکثر خود پیٹروگراد کے پوتیلوف، اوبوخوف، تروبوچنی اور بہت سے دوسرے کارخانوں کے مزدوروں کے مجمعوں اور جلسوں میں اور سپاہیوں اور ملاحوں کی میٹنگوں میں تقریریں کرتے تھے۔ لینن کی اسی طرح کی ایک تقریر کے بارے میں پوتیلوف کارخانے کے مزدور و۔ و۔ واسیلیئف نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے: ''پوتیلوف والوں نے ابھی پلیٹ‌فارم پر سے سوشلسٹ انقلابی چیرنوف کو بھگایا ہی تھا کہ کارخانے میں خبر پھیل گئی ''لینن آ گئے!''۔ رولنگ شاپ کے سامنے والا بڑا میدان لوگوں سے بہت جلد بھر گیا۔ کوئی

۲۵ هزار آدمی جمع ہوگئے۔ لوگ شاپوں کی چھتوں تک پر بیٹھے تھے۔

''لوگ لینن کو پراشتیاق توجہ سے سن رہے تھے۔ وہ ڈرتے تھے کہ کہیں کوئی لفظ سننے سے نہ رہ جائے۔ اس وقت زمانہ کٹھن تھا۔ جنگ جاری تھی، کارخانوں میں ایندھن نہ تھا اور کھانے پینے کے سامان کی کمی تھی۔ ہم مزدور بہت سے مسائل کے واضح جواب کے متوقع تھے اور ولادیمیر ایلیچ نے ہمیں جواب دئے۔ انھوں نے ثابت کیا کہ صرف سوویتوں کا اقتدار سامراجی جنگ کو بند کرسکتا ہے اور لوگوں کو امن، روٹی اور روزی دے سکتا ہے''۔ لینن کے ولولہ‌انگیز اور سچے الفاظ محنت کشوں کے دلوں کی گہرائیوں تک اتر جاتے تھے اور ان میں نئی روح پھونک دیتے تھے۔ سیمیانیکوف کارخانے کے ایک مزدور ایمیلیانوف جو ایک ایسے ہی جلسے میں شریک تھے بیان کرتے ہیں : ''ان کے الفاظ لوگوں کو متحد کرتے تھے اور ہر مزدور کے لئے یہ راستہ کھول دیتے تھے کہ وہ کیا کرے اور کیسے کرے... اس جلسے میں مستقبل کے تین ہزار مجاہد لینن کے الفاظ کے ہتیاروں سے لیس ہوگئے۔ لینن کے یہ خیالات مزدوروں، ملاحوں اور سپاہیوں کے دلوں میں جوش کر رہے تھے... اور لینن سے ولولہ پاکر ہم میں سے ہر ایک جدوجہد کی خواہش سے بے‌تاب تھا۔ ''

کسانوں کے نمائندوں کی پہلی کل روس کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے لینن نے اپیل کی کہ جاگیرداروں کی زمینیں فوراً ضبط کی جائیں اور کھیت مزدوروں اور غریب کسانوں کو خود مختارانہ طور سے منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔لینن

پریس کی طرف خاص توجه رکھتے تھے ۔ ''پراودا'' میں ان کے مضامین اکثر شایع ھوتے رہتے تھے ۔ جلسوں اور اخباروں میں لینن نے عارضی حکومت کی انقلاب دشمن پالیسی اور مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی سمجھوتےبازی کی قلعی کھولی اور بالشویک نعروں کی وضاحت کی ۔ لینن نے مزدوروں اور سپاھیوں کو مستحکم یقین دلایا که صرف سوویتوں کے ھاتھ میں اقتدار آنے سے ھی روس اس گڈھے سے نکل سکتا ھے جس میں بورژوازی کے تسلط نے اس کو ڈھکیل دیا ۔ مزدور، کسان اور سپاھی زیادہ سے زیادہ لینن کے خیالات کی طرف کھنچنے لگے اور بالشویکوں کی طرف آتے گئے ۔ لینن کے نام خطوں میں وہ شکرئے، جدوجہد کے لئے تیاری اور لینن کے خیالات سے بےحد وفاداری کا اظہار کرتے تھے ۔ محاذ جنگ سے اپنے ایک خط میں سپاھیوں نے لکھا : ''کامریڈ اور دوست لینن، یقین کرو که ھم سپاھی... سب ایک ھو کر تمہارے پیچھے ھر جگه جانے کو تیار ھیں اور تمہارے خیالات کسانوں اور مزدوروں کی مرضی کی حقیقی ترجمانی کرتے ھیں ۔ ''

عارضی حکومت بورژوازی کے مفاد میں مزدوروں کی انقلابی فتوحات پر زیادہ سے زیادہ حملے کرنے لگی ۔ اس نے سامراجی جنگ جاری رکھی، سپاھیوں کو کثیر تعداد میں میدان جنگ میں جھونکتی رھی اور ان مزدوروں اور کسانوں کی کٹھن زندگی کو بہتر بنانے کیلئے کچھ بھی نہیں کیا جو جنگی محاذوں پر اپنا خون بہا رھے تھے اور بےحد مصیبتوں اور غربت کا شکار تھے ۔ عوام میں عارضی حکومت کی پالیسی کے خلاف ناراضگی پھیل

گئی تھی۔ محاذ پر حملے کی کوشش کے سلسلے میں جب لڑائی میں نئے جانی نقصانات کا پته چلا تو ۳ جولائی کو مزدور اور سپاهی پیٹروگراد کے سڑکوں پر یه مطالبه لے کر آگئے که اقتدار سوویتوں کے هاتھ میں دے دیا جائے۔ لینن کی هدایت پر بالشویکوں نے مظاهرے کی رهنمائی کی اور یه کوشش کی که وه پرامن اور منظم رهے۔

سوشلسٹ انقلابیوں اور مینشویکوں کی سوویتوں کی منظوری سے عارضی حکومت نے مظاهرین کے خلاف مسلح طاقت استعمال کی۔ دارالحکومت کی سڑکیں پھر عوام کے خون سے رنگین هوگئیں۔ بالشویک پارٹی اور مزدور تنظیموں کو سخت جبروتشدد کا نشانه بنایا گیا۔ بہت سے بالشویکوں کو جیل میں پھینک دیا گیا۔ ۵ جولائی کی رات کو یونکیروں* نے ''پراودا'' کے دفتر پر چھاپه مارا۔ لینن جو اس سے آدھه گھنٹه پہلے هی وهاں تھے اتفاق سے اس جبروتشدد سے بچ گئے۔ اب سارا اقتدار بورژوا عارضی حکومت کو حاصل هوگیا اور دو عملی اقتدار ختم هوگیا۔ انقلاب کے پرامن ارتقا کا زمانه ختم هوگیا تھا اور انقلابی لڑائیوں کا زمانه آگیا تھا۔

عارضی حکومت نے اس کوشش میں که بالشویک پارٹی کو رهنماؤں سے محروم کردے لینن اور بالشویکوں کے خلاف بدنام کن اور بہتان تراش مہم شروع کردی۔ اس نے لینن کو راندۂ قانون قرار دیا، ان کی گرفتاری کا

---

* یونکیر — زارشاهی روس میں فوجی اسکول کے زیرتربیت جوان۔ (ایڈیٹر)

حکم دیا اور ان کو پکڑنے اور قتل کرنے کیلئے ہر طرح کے اقدامات کئے۔ عارضی حکومت کے سربراہ کیرینسکی نے اس شخص کو بڑی رقم دینے کا وعدہ کیا جو لینن کو حکومت وقت کے سپرد کردے۔ بورژوا اخباروں نے پاگلوں کی طرح بالشویکوں پر جبر و تشدد کا مطالبہ کیا۔

بورژوازی کے جبر و تشدد اور گندے بہتانوں کا جواب لینن نے پارٹی پر احساس فخر کے ساتھ یہ دیا:
"ہمیں اس پر (پارٹی پر) یقین ہے اور اس میں ہمیں اپنے دور کی عقل و دانش، عزت اور ضمیر نظر آتا ہے"۔
کمیونسٹ پارٹی اور انقلابی مزدوروں نے اپنے لیڈر کو معتبر طور پر چھپا دیا۔ مرکزی کمیٹی کے فیصلے کے مطابق لینن پوشیدہ ہوگئے۔ ساڑھے تین مہینے سے زیادہ تک وہ انتہائی خفیہ طور پر کام کرتے رہے۔ ہر وقت عارضی حکومت کے جاسوسوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا خطرہ تھا۔

کئی دنوں تک لینن پیٹروگراد کے مزدوروں کے گھروں میں چھپے رہے اور پھر پیٹروگراد کے قریب رازلیف جھیل کے کنارے ایک جھونپڑی میں فن لینڈ کے گھاس کاٹنے والے بن کر رہے۔ ان کو سیستروریتسکی کارخانے کے ایک مزدور ایمیلیانوف نے پناہ دی اور ان کی مدد کی۔ لینن کو درانتی، انگشتہ، کلہاڑی اور دیگچی غرض وہ ساری چیزیں دی گئیں جو گھسیارے کے پاس ہوتی ہیں۔ جھونپڑی سے قریب ہی جھاڑیوں کو کاٹ کر چھوٹا سا قطعہ صاف کر لیا گیا تھا۔ لینن اس کو مذاق سے "میری سرسبز مطالعہ گاہ" کہا کرتے تھے۔

اس قطعے میں دو لکڑی کے کندے ڈال دئے گئے تھے جو میز اور کرسی کا کام دیتے تھے۔ یہاں لینن کام کرتے تھے، مضامین اور خطوط لکھتے تھے اور یہیں انھوں نے اپنی کتاب ''ریاست اور انقلاب،، مرتب کی۔ ولادیمیر ایلیچ کی مستقل اور سخت محنت میں کچھ بھی خلل انداز نہ ہو سکا۔ انتہائی ناسازگار حالات میں بھی ان کے اندر جاندار تخلیقی خیالات کے چشمے ابل رہے تھے اور وہ آئندہ جدوجہد کے منصوبے بنا رہے تھے۔

پوشیدگی کی حالت میں رہ کر بھی لینن نے پارٹی اور روسی مزدور طبقے کی جدوجہد کی ہر دن رہنمائی کی۔ وہ ملک میں اور جنگی محاذوں پر ہونےوالے واقعات کو بڑی توجہ سے دیکھتے تھے اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے مستقل رابطہ رکھتے تھے۔ لینن کے پاس پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے رفیق آتے جاتے رہتے تھے۔ ان میں اورجونیکیدزے، زوف، شوتمان اور راخیا وغیرہ تھے۔ وہ ان سے پیٹروگراد کے واقعات کے بارے میں تفصیل سے پوچھتے اور ہدایات دیتے۔ اس کے باوجود کہ پارٹی پوشیدہ ہونے پر مجبور ہو گئی تھی لینن کو مکمل یقین تھا کہ مزدور طبقے کی فتح قریب ہے۔ چنانچہ جب اورجونیکیدزے نے ایک اور رفیق کے الفاظ کا ذکر کیا جن کی رائے میں گویا جلد ہی اقتدار بالشویکوں کے ہاتھ میں آنےوالا تھا اور ریاست کے سربراہ لینن ہونےوالے تھے تو لینن نے قطعی سنجیدگی سے جواب دیا: ''ہاں، ایسا ہی ہوگا،،۔ انھوں نے کہا کہ مینشویکوں کی سوویتوں نے اقتدار ہاتھ میں لینے کا وقت کھودیا۔ اب صرف مسلح بغاوت ہی کے ذریعہ اقتدار حاصل کرنا

ممکن تھا اور وہ اپنا انتظار زیادہ کرانا نہیں چاہتی۔ ستمبر — اکتوبر تک بغاوت ہو جائےگی۔ ولادیمیر ایلیچ کی تجویز پر جولائی کے دنوں کے بعد پارٹی نے عارضی طور سے اپنا یہ نعرہ ہٹا لیا کہ ''سارا اقتدار سوویتوں کو!،، کیونکہ سوشلسٹ انقلابیوں اور مینشویکوں کی سوویتیں قطعی طور پر انقلاب‌دشمن عارضی حکومت کا دم چھلہ بن گئی تھیں۔ اب ایجنڈے پر مسلح بغاوت تھی۔

روپوشی کی حالت میں رہ کر لینن نے پارٹی کی چھٹی کانگرس کی رہنمائی کی جو جولائی ۱۹۱۷ء کےآخر میں پیٹروگراد میں نیم‌قانونی حالت میں ہوئی کیونکہ بورژوازی نے بالشویکوں پر مظالم بڑھا دئے اور کانگرس کو منتشر کرنے کی دھمکی دی۔ کانگرس میں سب سے پہلے زیر بحث آنےوالے مسائل میں ایک یہ تھا کہ آیا لینن کو عارضی حکومت کی عدالت میں حاضر ہونا چاہئے یا نہیں۔ کچھ مندوبین مثلاً استالین، والودارسکی، مانوئیلسکی وغیرہ کی رائے تھی کہ لینن عدالت میں حاضر ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی سلامتی کی ضمانت دی جائے۔ ساتھ ہی استالین نے یہ بھی اعلان کیا کہ جب تک سلامتی کی ضمانت نہ ہو اس وقت تک لینن اور دوسرے بالشویکوں کا عدالت میں حاضر ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

اورجونیکیدزے، دزیرژینسکی، اسکرپنیک وغیرہ کا یہ خیال بالکل بجا تھا کہ بورژوا عدالت انصاف نہیں کر سکتی، کہ یہ پارٹی کے لیڈر پر تشدد کرےگی اور بورژوازی کی کسی یقین‌دھانی پر اعتماد نہ کرنا چاہئے۔ کانگرس نے بااتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ لینن عدالت کے سامنے نہ حاضر ہوں اور انقلابی پرولتاریہ کے لیڈر

پر ظلم کے خلاف احتجاج کیا۔ کانگرس نے لینن کو پیغام خیرسگالی بھیجا اور ان کو اپنا اعزازی صدر منتخب کیا۔

مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ اور سیاسی صورت‌حال کے بارے میں رپورٹ جن کو استالین نے کانگرس میں پیش کیا لینن کے مقالوں ''سیاسی صورت‌حال،،، ''نعروں کے بارے میں،،، ''انقلاب کے سبق،، وغیرہ کی بنیاد پر تیار کی گئی تھیں۔ کانگرس نے پارٹی سے اپیل کی کہ وہ مسلح بغاوت کے ذریعہ بورژوازی اور جاگیرداروں کے انقلاب‌دشمن اقتدار کا تختہ الٹنے کی جدوجہد کرے کیونکہ ان حالات میں مزدور طبقے کےلئے یہ ممکن نہیں رہا تھا کہ وہ پرامن طریقے سے اقتدار اپنے ہاتھ میں لےلے۔ فیصلوں میں لینن کی اس ہدایت پر زور دیا گیا تھا کہ مزدور طبقے اور غریب کسانوں کا اتحاد سوشلسٹ انقلاب کی فتح کی شرط ہے۔ پارٹی نے کانگرس میں ان سب پر ضرب‌کاری لگائی جو روس میں سوشلسٹ انقلاب پر یقین نہیں رکھتے تھے اور ایک ملک میں سوشلزم کی فتح کے بارے میں لینن کی تعلیم کی حمایت کی۔ کانگرس نے نوجوانوں کے درمیان کام کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور نوجوانوں کی تنظیمیں قائم کرنے اور ان کو پارٹی‌کی قیادت سپرد کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ کانگرس میں لینن کی ساری تجویزوں کی تصدیق کی گئی اور وہ پارٹی کے فیصلے بن گئے۔

لینن نے پہلے ہی سے قریب آتے ہوئے سوشلسٹ انقلاب دیکھ لیا تھا اور اس کےلئے پارٹی کو تیار کرلیا۔ کانگرس کے بعد پارٹی نے اپنے لیڈر کی رہنمائی میں

مزدوروں، سپاهیوں، ملاحوں اور کسانوں میں، کارخانوں، فوج اور دیہاتوں میں زبردست پرچار اور تنظیم کا کام کیا۔ سرخ گارڈ * کے دستے قائم کئے گئے۔ مزدور اسلحه حاصل کرکے ان کا استعمال سیکھنے لگے۔

قریب آتے هوئے سوشلسٹ انقلاب نے اپنی تمام شدت کے ساتھ یه سوال پیدا کردیا که مزدور طبقے کی پارٹی کا رویه بورژوا ریاست کی طرف کیا هونا چاهئے اور یه بھی که جب پرولتاریه برسراقتدار آئیگا تو ریاست کو کیسا هونا چاهئے۔ ان سوالوں کے جواب لینن نے اپنی لاجواب کتاب ''ریاست اور انقلاب،، میں دئیے جس کو انھوں نے ۱۹۱۷ء کی خزاں میں روپوشی کے زمانے میں لکھا تھا۔ لینن نے ریاست اور پرولتاریه کی ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں مارکس اور اینگلس کی تعلیمات کو موقع پرست غلط بیانوں سے صاف کیا اور نئی تاریخی صورتحال پر ان کا اطلاق کرکے ان کو فروغ دیا۔

انھوں نے تعلیم دی که چاهے جو بورژوا ریاست هو، ظاهری طور پر اس میں چاهے جس قسم کی جمهوریت هو لیکن عملی طور پر وه بورژوا ڈکٹیٹرشپ (تسلط) هوتی هے۔ بورژوا اقتدار کا تخته الٹ کر پرولتاریه کو اپنی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنی چاهئے۔ پرانی ریاستی مشینری کو توڑ کر، اس کو پاش پاش کرکے اس کی جگه پر نئی مشینری لانا چاهئے۔ ایسی ریاست واقعی جمهوری

---

* سرخ گارڈ — عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب زمانے میں پرولتاریه کی مسلح طاقت۔ (ایڈیٹر)

هوتی ہے کیونکہ وہ عوام کی بڑی اکثریت کے مفادات کا اظہار کرتی ہے۔ غیرمعمولی وضاحت اور صفائی سے ولادیمیر ایلیچ نے سمجھایا کہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی کیوں ضرورت ہے اور اس کا تاریخی رول کیا ہے۔ انھوں نے لکھا: ''پرولتاریہ کو ضرورت ہے ریاستی اقتدار کی، طاقت کی مرکوز تنظیم کی، تشدد کرنےوالی تنظیم کی استحصال کرنےوالوں کی مزاحمت کو کچلنے کےلئے اور سوشلسٹ معیشت کے انتظام کے کام میں آبادی کی کثیر تعداد، کسانوں، پیٹی بورژوازی، نیم پرولتاریہ کی رہنمائی کیلئے،،۔ لینن نے ھدایت کی کہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں تعلیم مارکس‌ازم میں خاص چیز ہے۔ وہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو سوشلزم کی تعمیر کا خاص آلۂ‌کار سمجھتے تھے۔

اپنی کتاب ''ریاست اور انقلاب،، میں لینن نے سوشلزم اور کمیونزم کے جائزے کی طرف کمیونسٹ سماج کے ارتقا کے دو مرحلوں (درجوں) کی حیثیت سے بہت توجہ کی۔ مارکس اور اینگلس کے خیلات کو فروغ دیتے ہوئے انھوں نے دکھایا کہ سوشلزم ناگزیر طور پر بڑھکر کمیونزم بن‌جائیگا۔ اس کتاب میں کمیونسٹ پارٹی کے رول کے بارے میں بھی لینن نے اہم خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے زور دیا کہ پارٹی پرولتاریہ کا ھراول دستہ ہے جو سارے عوام کو سوشلزم تک لےجانے، نیا نظام منظم کرنے، تمام محنت‌کشوں کا معلم، رھنما اور لیڈر ھونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ صرف کمیونسٹ پارٹی ھی، بورژوازی کے بغیر اور بورژوازی کے خلاف، نئی زندگی کی تعمیر کی سربراھی کر سکتی ہے۔

✓ لینن کی اس کتاب نے پارٹی اور مزدور طبقے کو اس بات کی سوجھ بوجھ دی کہ مزدوروں اور کسانوں کی ریاست کو کیسا ہونا چاہئے اور سوویتوں کے اقتدار کو کس پروگرام کی تکمیل کرنی چاہئے۔ اس کتاب کو عالمی اہمیت حاصل ہے اور وہ تمام ملکوں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کیلئے اہم ہے۔

اگست میں ریلوے انجن کے فائرمین کے بھیس میں لینن فن لینڈ چلے گئے۔ ابتدا میں لینن ہیلسنگفورس کے قریب گاؤں میں فن لینڈ کے مزدوروں کے یہاں رہے اور پھر ہیلسنگفورس آگئے جو اب ہیلسنکی کہلاتا ہے۔

اس زمانے میں ملک میں صورت حال بہت زیادہ کشیدہ ہو گئی۔ معاشی ابتری بڑھ گئی، ایندھن کی کمی کی وجہ سے ذرائع ٹرانسپورٹ بند ہوگئے، شہروں میں ضروری خام اشیا اور غذائی سامان کی سپلائی رک گئی، چور بازاری ہونے لگی اور گرانی بڑھ گئی۔ بورژوازی نے جان بوجھ کر معاشی دشواریوں میں اضافہ کردیا کیونکہ اس کے خیال میں جیسا کہ اس کے نمائندے ڈھٹائی سے کہتے تھے انقلاب کا گلا، ”بھوک کے ہڈیالے ہاتھ“ سے گھوٹنا تھا۔ سرمایہ داروں نے فیکٹریاں اور کارخانے بند کردئیے، ہزاروں مزدور بے روزگار ہو کر بھوکوں مرنے لگے۔ اس طرح بورژوازی جدوجہد کے لئے مزدوروں کے عزم کو توڑنا اور سوشلسٹ انقلاب کا سدباب کرنا چاہتی تھی۔

اس دوران میں لینن نے اپنا مضمون ”سر پر منڈلاتی ہوئی آفت اور اس سے لڑنے کے طریقے“ لکھا۔ انھوں نے دکھایا کہ برسراقتدار سرمایہ دار اور جاگیردار ملک

کو تباہی کی طرف لئے جا رہے ہیں ۔ وہ اس معاشی ابتری کو سوویتوں اور ساری انقلاب کی فتوحات کے خاتمے اور بورژوازی کا اقتدارمطلق بحال کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ لینن نے سر پر منڈلاتی ہوئی اس آفت سے نجات کا راستہ بتایا ۔ انہوں نے سمجھایا کہ ملک کو محض سوشلزم کی تعمیر کے ذریعہ بچایا جا سکتا ہے اور سوشلزم کی طرف گئے بغیر آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے ۔ ان کے خیال میں اس کےلئے پہلے قدم زمین اور بینکوں کو قومی ملکیت بنانا اور واحد سرکاری بینک کا قیام اور پیداوار اور سامان کی تقسیم پر فوراً مزدوروں کا کنٹرول قائم کرنا تھے ۔ اس سے معیشت کو بحال کرنے، اس کے کام کو حسب معمول منظم کرنے اور جنگ کو ختم کرنے کا امکان حاصل ہوتا تھا ۔ لینن نے لکھا : ''انقلاب نے چند مہینوں میں روس کو اتنا کچھ دیا ہے کہ اس نے سیاسی لحاظ سے ترقی‌یافتہ ملکوں کو جالیا ہے۔

''لیکن یہ کم ہے۔ جنگ نہیں ٹلی ہے ۔ وہ بےرحمانہ شدت کے ساتھ یہ سوال پیش کر رہی ہے کہ تباہ ہوجایا جائے یا ترقی‌یافتہ ملکوں کو اسی طرح معاشی لحاظ سے بھی جا لیا جائے اور ان سے آگے نکل‌جایا جائے... تباہ ہوجایا جائے یا پورے زوروں کے ساتھ آگے کی طرف بڑھا جائے ۔ تاریخ نے سوال اس طرح پیش کیا ہے۔ ''

لینن نے انقلاب کے دشمنوں کے خیالات تاڑ لئے ۔ لینن نے پارٹی اور عوام کو آگاہ کیا کہ سرمایہ‌دار ، جاگیردار اور رجعت‌پرست افسرشاہی انقلاب کےخلاف سازش کر رہے ہیں اور اپیل کی کہ وہ چوکس‌ہوں اور

ان پر ضرب کاری لگانے کے لئے تیار رھیں ۔ لینن کی پیش گوئی کے مطابق بورژوازی نے انقلاب کو کچلنے کی کوشش کی۔ ۲۵ اگست کو روسی اور غیرملکی سامراجیوں کے حکم پر جنرل کورنیلوف نے ایک رجعت پرست بغاوت کی اور فوج لیکر پیٹروگراد کی طرف بڑھا ۔ اس کا خیال تھا کہ وہ انقلاب کو بزور دبا کر فوجی ڈکٹیٹر بن جائیگا ۔ کورنیلوف کی بغاوت کے خلاف عوام کی جدوجہد کی قیادت پارٹی نے کی اور چند دنوں میں اس کی بغاوت کو ختم کر دیا گیا ۔ مزدوروں نے تجربے سے یہ یقین حاصل کیا کہ لینن کی قیادت میں صرف بالشویک پارٹی ھی واقعی ان کے بنیادی مفادات کی حفاظت کرتی ہے۔ عوام کی اکثریت بہت تیزی کے ساتھ بالشویکوں کی طرف آئی ۔ سوویتوں کے دوبارہ الکشن میں بالشویکوں کو اکثریت حاصل ھوئی ۔ اگست — ستمبر میں پیٹروگراد اور ماسکو کی سوویتیں بالشویکوں کے ھاتھ میں آگئیں ۔ سوویتوں پراعتبار بڑھ گیا اور انھوں نے بڑی طاقت حاصل کرلی ۔

قریب آتے ھوئے ناگزیر انقلاب اور محنت کشوں میں بالشویکوں کا اثر بڑھتے دیکھ کر کیڈیٹوں، مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے عوام کو ڈرانا چاھا ۔ انھوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ بالشویک اقتدار اپنے ھاتھ میں نہیں لےسکتے اور اگر لے بھی لیتے ھیں تو وہ دو ھفتے تک بھی اس کو نہیں رکھ سکتے کیونکہ وہ ملک کا انتظام نہیں کرسکتے ۔ لینن نے اپنے مضمون ”کیا بالشویک ریاستی اقتدار اپنے پاس برقرار رکھ سکتے ھیں؟“ میں یہ وضاحت کی کہ بورژوازی کی طرف سے اس قسم کا پروپیگنڈا محض مزدور طبقے کو ڈرانے کیلئے ہے.

انھوں نے دکھایا کہ اس کے لئے تمام ضروری شرائط موجود ھیں کہ بالشویک اقتدار اپنے ھاتھ میں لے سکیں، انقلاب دشمنی پر ضرب کاری لگا سکیں، حکومت کو اپنے ھاتھ میں برقرار رکھ سکیں اور ملک کی معیشت کی سوشلسٹ بنیادوں پر تعمیر نو کر سکیں۔ اس کام میں سوویتوں کو مزدوروں اور کسانوں کی نئی ریاستی مشینری کی حیثیت سے بڑا رول ادا کرنا چاھئے۔ بالشویک پارٹی کی قیادت میں مزدور طبقے کے برسراقتدار آنے سے، جس کو غریب کسانوں کی حمایت حاصل ھوگی، جبروتشدد سے نجات پائے ھوئے لاکھوں کروڑوں عوام کی اگواکاری اور توانائی کو فروغ دینے اور نئی زندگی کی تعمیر کو آگے بڑھانے کا موقع ملے گا۔

اس وقت تک لینن فن لینڈ میں روپوشی ھی کی حالت میں تھے۔ ان کو ملک کی صورت حال کے بارے میں تفصیل کے ساتھ مطلع رکھا جاتا تھا۔ مارکس ازم کی گہری معلومات، اس کو عملی جدوجہد میں استعمال کرنے کی غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے لینن بہت جلد واقعات کے نچوڑ کو پالیتے تھے اور پارٹی کے کام کے لئے صحیح راستہ، اس کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کا تعین کرتے تھے۔

انقلاب کے فروغ کو اشتیاق کے ساتھ دیکھتے ھوئے لینن نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سامنے یہ فیصلہ کن فریضہ رکھا کہ مزدور طبقے اور غریب کسانوں کے اقتدار کے حصول کے لئے عملی تیاری کی جائے، مسلح بغاوت کی تیاری کی جائے۔ چونکہ بہت ھی بڑے صنعتی مرکزوں کی سوویتیں بالشویکوں کے ھاتھ میں آگئی تھیں اس لئے لینن کی ھدایت پر پارٹی نے پھر یہ نعرہ دیا ''سارا اقتدار سوویتوں کو!''

جس کا اب مطلب تھا بورژوا حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے کی اپیل۔ اس نعرے کے حق میں ملک کی ۲۵۰ سے زیادہ سوویتوں نے رائے دی۔

وسط ستمبر میں لینن نے جو ابھی تک فن‌لینڈ میں روپوشی پر مجبور تھے پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور پیٹروگراد اور ماسکو کی پارٹی کمیٹیوں کو دو تاریخی خط ''بالشویکوں کو اقتدار پر قبضہ کرلینا چاھئیے،، اور ''مارکس‌ازم اور بغاوت،، بھیجے جن میں مسلح بغاوت کی فوری عملی تیاری کی ضرورت پر زور دیا گیا تھا۔ انھوں نے لکھا تھا: ''دونوں راجدھانیوں کی سوویتوں میں اکثریت حاصل کرکے بالشویک اپنے ھاتھ میں اقتدار لے سکتے ھیں اور ان کو لینا چاھئیے۔،،

لینن نے بہت سوچ سمجھکر بغاوت کا منصوبہ تیار کیا۔ یہ منصوبہ انقلابی اور انقلاب‌دشمن طاقتوں اور ان تمام حالات کو پیش نظر رکھ کر تیار کیا گیا تھا جو ملک میں اس وقت تھیں۔ لینن نے تجویز کیا کہ باغی دستوں کا ھیڈکوارٹر فوراً منظم کیا جائے، طاقتوں کو تقسیم کیا جائے اور سب سے زیادہ معتبر دستوں کو اھم جگہوں پر متعین کیا جائے مثلاً سرکاری عمارتوں کو گھیرنے، ٹیلی‌فون اور تارگھروں پر قبضہ کرنے کیلئے۔ ولادیمیر ایلیچ نے سفارش کی کہ ایسے مضبوط جنگی دستے بنائے جائیں جو انقلاب‌دشمن فوجوں کو پیٹروگراد میں نہ آنے دیں اور شہر کا دفاع کرسکیں۔ انھوں نے یہ ثابت کیا کہ فتح یاب مسلح بغاوت کے سارے حالات پختہ ھو چکے ھیں۔ لینن نے مطالبہ ک

کہ کمیونسٹوں کو کارخانوں اور فوجی بارکوں میں بھیجا جائے، وہاں جہاں عوام کام کرتے ہیں اور رہتے ہیں۔ ''وہیں زندگی کی نبض ہے، وہیں انقلاب کی حفاظت کا سرچشمہ ہے،، انھوں نے لکھا۔

مرکزی کمیٹی نے لینن کے خطوط کو مقامی پارٹی تنظیموں میں رہنمائی کے لئے بھیجوایا۔ پارٹی نے مستعدی سے مسلح بغاوت کی تیاری شروع کردی۔ تمام بڑی پارٹی تنظیموں کو ٹھوس فرائض سپرد کئے گئے۔ سرخ گارڈوں کو مضبوط بنایا گیا اور ان کے نئے دستے قائم کئے گئے۔ پیٹروگراد میں فوجی کاموں کے ہدایت کاروں کے لئے کورس قائم کئے گئے۔ بالٹک بحری بیڑے کے بالشویکوں نے ملاحوں کو بغاوت کے لئے تیار کیا۔ محاذ جنگ کی فوجی تنظیموں نے جو بالشویکوں کی وفادار تھیں مزدوروں کو مدد دینے کے لئے فوج کے لڑاکو دستے بنالئے۔

وسط ستمبر میں لینن ہیلسنگفورس سے ویبورگ آ گئے تاکہ پیٹروگراد سے قریب رہ سکیں۔ بالشویک اخبار ''رابوچی پوت،، (مزدوروں کا راستہ) میں ان کے مضامین شایع ہوئے جن میں مجاہدانہ اپیل کی گئی تھی کہ خاص توجہ کے ساتھ حصول اقتدار کی جدوجہد کے لئے تیاری کی جائے کیونکہ مسلح بغاوت کا وقت آن پہنچا تھا۔ ولادیمیر ایلیچ نے لکھا: ''بحران پختہ ہوچکا ہے۔ روسی انقلاب کا سارا مستقبل داؤں پر لگا ہے،،۔ انھوں نے بتایا کہ اس مناسب موقع کو ہاتھ سے جانے دینے کا مطلب سارے معاملے کو برباد کردینا ہوگا۔ اپنے یکم اکتوبر کے خط میں لینن مرکزی، ماسکو اور

پیٹروگراد کی کمیٹیوں اور بالشویکوں — پیٹروگراد اور ماسکو کے سوویتوں کے ممبروں کو هدایت کی که بغاوت میں تاخیر منع هے اور ''اسی دم بغاوت کرنی چاهئے،،۔

۷ اکتوبر کو لینن غیرقانونی طور پر ویبورگ سے پیٹروگراد آگئے تاکه وہ مسلح بغاوت کی تیاری کی رهنمائی براہ راست کر سکیں۔ اسی دن انهوں نے بالشویکوں کی سٹی کانفرنس کو خط بهیجا۔ ۸ اکتوبر کو انهوں نے شمالی علاقے کی سوویتوں کی کانگرس کے شرکا کو خط لکها جس میں زور دیا گیا تها که فیصله کن اقدام کا وقت آگیا هے — ''تاخیر جان‌لیوا هوگی،،۔ لینن کو اس بات کا مستحکم یقین تها که بالشویک پارٹی اپنے ساتھ عوام کو لےچلنے کی طاقت اور صلاحیت رکهتی هے۔ وہ جانتے تهے که روس کے انقلابی مزدور طبقے کےاندر توانائی کے کیسے لامحدود سرچشمے پنهاں هیں۔ وہ مسلح بغاوت کی فتح میں مستحکم یقین رکهتے تهے۔

۱۰ اکتوبر کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی نشست میں مسلح بغاوت کے مسئلے پر بحث هوئی۔ ولادیمیر ایلیچ نے اپنی رپورٹ پیش کی جس میں انهوں نے ثابت کیا که وہ وقت آگیا هے جب پرولتاریه اور غریب کسانوں کو اقتدار اپنے هاتھ میں لےلینا چاهئے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے مسلح بغاوت کی تنظیم کے بارے میں لینن کی تاریخی تجویز منظور کرلی۔ صرف کامینیف اور زینوویئف نے بزدلی دکهائی اور اس تجویز کی مخالفت کی۔ پارٹی نے لیننی راسته اختیار کیا اور لینن کی تجویز کو اپنی عملی سرگرمیوں کی بنیاد بنایا۔ اس نشست میں بغاوت

کی سیاسی رہنمائی کےلئے لینن کی قیادت میں پولیت‌بیورو کا انتخاب ہوا۔

۱۶ اکتوبر مرکزی کمیٹی کی ایک وسیع نشست میں جس میں مزدور تنظیموں کے نمائندے موجود تھے لینن نے ایک اور رپورٹ پیش کی۔ انھوں نے بغاوت فوراً شروع کرنے پرسخت زور دیا۔ زیادہ تر لوگوں نے لینن کی حمایت کی۔ اس نشست کے آخر میں بغاوت کی رہنمائی کےلئے ایک جنگی انقلابی مرکز منتخب ہوا جو بوبنوف، دزیرژینسکی، سویردلوف، استالن اور اوریتسکی پر مشتمل تھا۔

ولادیمیر ایلیچ نے بغاوت کے التوا کے حق میں ساری دلیلیں قطعی طور پر مسترد کردیں۔ انھوں نے بتایا کہ بورژوازی اس کو انقلابی طاقت کو تباہ کرنے کےلئے استعمال کریگی۔ لینن خفیہ طور پر پارٹی کے کارکنوں اور فوجی رہنماؤں سے ملتے تھے اور اس کی جانچ کرتے تھے کہ آنےوالی لڑائی کےلئے تیاری کیسی ہو رہی ہے۔ وہ بغاوت کی تنظیم کے ٹکنیکی اور فوجی پہلوؤں کو کنٹرول کرتے تھے اور مشورے و ہدایات دیتے رہتے تھے۔ نادیژدا کروپسکایا نے لکھا ہے کہ بغاوت لینن کے خیالوں میں بسی ہوئی تھی، اور وہ ''صرف اسی کے بارے میں سوچتے تھے اور اپنے موڈ اور اعتماد سے رفیقوں کو بھر دیتے تھے''۔ وہ بغاوت کے حقیقی روح رواں اور اس کے ناظم تھے۔

لینن اور مرکزی کمیٹی کی رہنمائی میں ملک کے تمام علاقوں میں باقاعدگی کے ساتھ بغاوت کی تیاری ہو رہی تھی۔ مرکزی کمیٹی سے ٹھوس اقدامات کےلئے خطوط

اور ہدایات ہر جگہ بھیجی جا رہی تھیں۔ اسی زمانے میں پیٹروگراد اور ماسکو میں بالشویکوں کی کانفرنسوں نے لینن کی تجویزوں کی تصدیق کی۔ اسی طرح کے فیصلے تیس سے زیادہ علاقوں، صوبوں، حلقوں کی کانفرنسوں نے کئے۔ پارٹی سوویتوں کے اقتدار کےلئے فیصلہ کن جدوجہد کی تیاری کرنے لگی۔ ہر جگہ مرکزی کمیٹی کے نمائندے روانہ کئے گئے تاکہ وہ پارٹی تنظیموں کو مسلح بغاوت کی تیاری میں مدد دیں۔ لینن نے آہنی توانائی اور مستحکم اعتماد کے ساتھ پارٹی کے دستوں کو متحد کرکے لڑائی کےلئے تیار کیا۔ مستقل طور پر عوام کے درمیان رہ کر، ان کی جدوجہد کی سربراہی کرتے ہوئے پارٹی نے لاکھوں مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کو انقلاب کی واحد فوج میں متحد کرلیا۔

پارٹی میں شکست کا منہ دیکھ کر کامینیف اور زینوویئف نے ایسی غداری کی جس کی مثال نہیں ملتی۔ انھوں نے مینشویک اخبار ”نووایا ژیزن،، (نئی زندگی) میں یہ اعلان شایع کرایا کہ مسلح بغاوت کے بارے میں وہ مرکزی کمیٹی سے متفق نہیں ہیں اور اس طرح انھوں نے پارٹی کے خفیہ فیصلے کو دشمنوں تک پہنچا دیا۔ عارضی حکومت نے مسلح بغاوت کو روکنے کےلئے فوری اقدامات کئے۔

لینن نے غصے اور نفرت کے ساتھ ان کو غدار قرار دیا۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ ان کی سخت مذمت کی جائے اور ان کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔ انھوں نے لکھا: ”میں اس کو اپنے لئے شرمناک سمجھتا اگر میں پہلے کی قربت کی وجہ سے ان سابق رفیقوں کی مذمت

کرنے میں پس‌وپیش کرتا۔ میں صاف کہتا ہوں کہ ان دونوں کو اب میں اپنا رفیق نہیں سمجھتا اور اپنی پوری طاقت سے مرکزی کمیٹی اور کانگرس میں اس بات کے لئے لڑونگا کہ ان دونوں کو پارٹی سے نکالا جائے،،۔ مرکزی کمیٹی نے کامینیف اور زینوویئف کو پارٹی سے نکالا تو نہیں لیکن ان کو پارٹی کی طرف سے بولنے کی ممانعت کردی۔

ترانسکی نے مسلح بغاوت کے بارے میں مرکزی کمیٹی کی تجویز کی کھلم کھلا مخالفت نہیں کی لیکن اس پر اصرار کیا کہ اس کو سوویتوں کی دوسری کانگرس تک ملتوی رکھا جائے جس کا مطلب عملی طور پر بغاوت کا خاتمہ بھی تھا۔ لینن نے ایسے رویے کے خلاف اٹل جدوجہد کی۔ انھوں نے لکھا: ''سوویتوں کی کانگرس کا ''انتظار کرنا،، یا تو مکمل حماقت ہے یا مکمل غداری۔،،

ولادیمیر ایلیچ نے یہ قطعی مطالبہ کیا کہ مسلح بغاوت سوویتوں کی دوسری کانگرس کے انعقاد سے پہلے شروع کردی جائے جو ۲۵ اکتوبر کو ہونےوالی تھی اور اس طرح انقلاب دشمن طاقتوں پر پیش‌قدمی حاصل کرلی جائے جو اس دن انقلاب پر فیصلہ‌کن ضرب لگانے کی تیاری کررہے تھے۔

''ولادیمیر ایلیچ کو بغاوت شروع ہونے کی بہت جلدی تھی،، پودوائسکی نے لکھا ہے ''انھوں نے ایسے انتہائی پرجوش اور اٹل اقدام کےلئے سخت مطالبہ کیا جس کے ذریعہ شہر کی اہم جگہوں پر تیزی سے قبضہ کر لیا جائے۔،، لینن کی تجویز پر بغاوت ۲۴ اکتوبر کو شروع ہوگئی۔ صبح سویرے جب عارضی حکومت نے

پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ترجمان ''رابوچی پوت،، کو بند کرنے کی کوشش کی تو سرخ گارڈوالوں اور سپاہیوں نے فوجی انقلابی مرکز کے حکم سے اخبار کی عمارت کو اپنی حفاظت میں لےلیا اور اسمولنی انسٹی ٹیوٹ کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جہاں بغاوت کا صدر مقام تھا۔

یہ خبر پاکر کہ حکومت دریائے نیوا کے تمام پلوں کو اوپر اٹھاکر آمدورفت بند کر دینےوالی ہے تاکہ مزدوروں کی انقلابی طاقتوں کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں بانٹ کر ان سے نبٹ لے لینن نے فیصلہ کیا کہ وہ اسمولنی جائیں گے۔ ۲۴ اکتوبر کی شام کو دیر میں اپنی جان کا خطرہ مول لیکر پیٹروگراد کی سنسان سڑکوں سے گزرتے ہوئے، جن پر کزاک* اور یونکر پہرہ دے رہے تھے، لینن اسمولنی پہنچ گئے اور براہ‌راست بغاوت کی رہنمائی کرنے لگے۔ نادیژدا کروسپکایا نے لکھا ہے: ''اسمولنی میں خوب روشنی اور ہر طرف بڑی گہما گہمی تھی۔ سرخ گارڈ والے، کارخانوں کے نمائندے اور سپاہی ہر طرف سے ہدایات حاصل کرنے آگئے تھے۔،، کارخانوں اور فیکٹریوں، محلوں کی کمیٹیوں اور فوجی دستوں کو حملہ شروع کرنے کے احکام بھیجے گئے۔ سرخ گارڈ کے دستوں نے مقررہ جگہوں پر قبضہ کرنا شروع کردیا۔ شہر کے اندر داخلے کی جگہوں کی حفاظت بالٹک بیڑے کے سلاح

---

* کزاک — زارشاہی روس میں خاص مراعات رکھنےوالے فوجی لوگ تھے جن کو مطلق العنانی حکومت انقلابی تحریک کو دبانے کےلئے استعمال کرتی تھی۔ (ایڈیٹر)

اور انقلابی دستے کر رہے تھے اور کارخانوں اور فیکٹریوں کی حفاظت سرخ گارڈوالوں کے ذمے تھی۔

بغاوت فن جنگ کے قواعد اور لینن کی هدایات کے بالکل مطابق هوئی۔ لڑنےوالے دستوں کی اعلی تنظیم، انتہائی سخت ڈسپلن اور اقدامات میں تال میل اس کی امتیازی خصوصیات تھیں۔ لینن کے پاس ساری رات بغاوت کے حالات کی رپورٹیں آتی رهیں اور اسمولنی سے هر جگہ لینن کی هدایات پہنچتی رهیں۔

۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) کی صبح کو ٹیلیفون اسٹیشن، تارگھر، ریڈیو اسٹیشن، دریائےنیوا کے پلوں، ریلوے اسٹیشنوں اور دارالحکومت کے اهم اداروں پر باغی مزدوروں، سپاهیوں اور ملاحوں کا قبضہ هوچکا تھا۔

عوام کے سربراہ، دانا اور نادر لیڈر اور انقلاب کے آئندہ ارتقا کو صاف طور سے دیکھنےوالے کی حیثیت سے لینن کے جوهر بغاوت کی رهنمائی میں صاف طور پر سامنے آئے۔ بغاوت میں ایک حصہ لینےوالے نے بتایا: ”اس عظیم هنگاسے کے دنوں میں لینن پرجوش، زندہ دل اور کسی خاص اندرونی روشنی سے منور نظر آتے تھے۔ وہ مستحکم، بااعتماد اور پرعزم تھے۔“ لینن اور بالشویک پارٹی کی رهنمائی اور مزدور — سرخ گارڈوالوں، سپاهیوں اور ملاحوں کی پرایثار جدوجہد اور بہادری نے تاریخ عالم میں اس زبردست واقعے یعنی جاگیرداروں اور سرمایہداروں کے اقتدار کا تختہ الٹنے میں کامیابی کی ضمانت دی۔

صبح کے دس بجے مزدوروں اور سپاهیوں کے نمائندوں کی پیٹروگراد سوویت کی فوجی انقلابی کمیٹی نے لینن کی لکھی هوئی اپیل ”روس کے شہریوں کے نام!“ شایع کی۔

اس میں اعلان کیا گیا تھا کہ عارضی حکومت کا خاتمہ کردیا گیا اور اقتدار سوویتوں کے ھاتھ میں آگیا اور جس مقصد کےلئے عوام لڑرہے تھے وہ حاصل ھوگیا۔ گیارہ بجے صبح کو پیٹروگراد سوویت کی تاریخی نشست شروع ھوئی جس کے شرکا نے ھال میں لینن کی آمد کا خیرمقدم طوفانی جوش و خروش سے کیا۔ لینن نے سوشلسٹ انقلاب کی فتح اور سوویت حکومت کے فریضوں کے بارے میں ایک جوشیلی تقریر کی اور اس بات پر یقین کا اظہار کیا کہ روس میں سوشلزم کامیاب و کامران ھوگا۔ انھوں نے کہا : ''اب سے روس میں تاریخ کی ایک نئی منزل شروع ھو رھی ھے اور روس کے اس تیسرے انقلاب کو انجام‌کار سوشلزم کی فتح تک پہنچنا چاھئے۔''

۲۵ و۲٦ اکتوبر کی درمیانی رات کو لینن نے سرما محل پر بلا تاخیر قبضہ کرنے کا حکم دیا جہاں عارضی حکومت کے وزراء تھے۔ سرما محل پر حملے کا سگنل جنگی جہاز ''اورورا'' سے تاریخی گولوں کی باڑ کے ذریعہ دیا گیا۔ انقلابی دستوں نے دھاوا بولکر سرما محل پر قبضہ کرلیا۔ بورژوا حکومت کا آخری گڑھ ڈھا دیا گیا۔

اس طرح بالشویک پارٹی نے لینن کی قیادت میں روس کے عوام کو عظیم فتح تک پہنچایا۔ اکتوبر کی فتح لینن‌ازم کی فتح ھے۔ یہ اس سخت، تفصیلی اور مستقل محنت، جری اور شدید جدوجہد کا نتیجہ تھی جو برسوں تک لینن کے پیرو بالشویکوں نے کی تھی۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب نے ساری دنیا کے لوگوں کو صاف طور پر دکھا دیا کہ مزدور طبقہ اور غریب کسان کتنی عظیم طاقت

بن سکتے ہیں اگر انقلابی مارکسی پارٹی ان کی رہنمائی کر رہی ہو۔

یہ انقلاب حقیقی طور پر عوامی تھا۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمارے ملک میں بورژوا نظم و نسق کو ختم کر دیا اور تاریخ انسانی میں پہلی بار پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم کی اور مزدوروں اور کسانوں کی ریاست کی بنیاد ڈالی۔ اکتوبر انقلاب نے صرف سیاسی اقتدار میں تبدیلی نہیں پیدا کی بلکہ وہ روس کے عوام کی زندگی میں انتہائی گہری سماجی معاشی تبدیلیوں کا سبب بنا، اس نے ملک کی انقلابی تعمیرنو کی ابتدا کی یعنی نئے سوشلسٹ سماج کی تعمیر کی۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے ساتھ تاریخ انسانی میں ایک نیا باب شروع ہوا — سامراج کے زوال اور سوشلزم اور کمیونزم کی فتح کا دور۔

دنیا میں پہلی سوشلسٹ ریاست کے بانی

۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) ۱۹۱۷ء کی شام کو اسمولنی میں سوویتوں کی دوسری کانگرس شروع ہوئی۔ ملک کے ہر کونے سے ۶۵۰ مندوبین آئے جن میں تقریباً ۴۰۰ بالشویک تھے۔ کانگرس نے بڑی خوشی کے ساتھ سارا اقتدار سوویتوں کے ہاتھ میں آنے کا اعلان کیا۔ یہ ایک عظیم تاریخی واقعہ تھا۔

۲۶ اکتوبر کو کانگرس میں لینن کی تقریر کا مندوبین نے زوردار خیرمقدم کیا۔ کانگرس کے ایک مندوب

اندریئیف بتاتے ھیں : ''جب لینن ڈائس پر آئے تو سارے ہال کے لوگ کھڑے ھوگئے اور ڈائس کی طرف بڑھے جہاں لینن کھڑے تھے - وہ دیر تک اپنی تقریر نہیں شروع کر سکے کیونکہ تالیاں اور ''لینن زندہباد !،، کے نعرے نہیں رک رہے تھے'' - ہال میں نہ صرف کانگرس کے مندوبین تھے بلکہ اسمولنی میں موجود مزدوروں، سپاھیوں اور ملاحوں کی وجہ سے وہاں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی - لوگ کھڑکیوں، ستونوں کے قدمچوں اور کرسیوں پر کھڑے تھے تاکہ ڈائس پر کھڑے ھوئے لینن کو دیکھ لیں - ھوا میں ملاحوں اور دوسرے لوگوں کی طرح طرح کی ٹوپیاں اچھالی جا رھی تھیں اور اوپر اٹھی ھوئی سنگینیں چمک رھی تھیں - اس طرح کھڑے ھوکر کانگرس نے لینن کی امن کے بارے میں تقریر سنی جس میں پرولتاری انقلاب کے لیڈر نے یہ تجویز کی کہ جنگ میں حصہ لینےوالی تمام قوموں اور حکومتوں کے نام ایک اپیل منظور کی جائے کہ وہ محاذوں پر فوراً صلح کر لیں -

لینن کی تجویز پر کانگرس نے ''فرمان امن،، منظور کیا جو انتہائی اہم سوال تھا اور لکھوکہا مزدوروں اور کسانوں کو بےچین کر رہا تھا - یہ سوویت اقتدار کی امن پسند خارجہ پالیسی کا پہلا اقدام تھا جو سامراجی بورژوازی کی قبضہ گیر پالیسی کا بنیادی طور پر تضاد تھا - نئی سوشلسٹ ریاست کی خارجہ پالیسی پہلے ھی دن سے امن اور قوموں کے درمیان دوستی کے حق میں تھی - فرمان میں اعلان کیا گیا تھا کہ جنگ انسانیت کے خلاف عظیم‌ترین جرم ھے -

فرمان امن کی عظیم تاریخی اهمیت هے۔

اس کے بعد لینن نے زمین کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کی اور فرمان کا مسودہ پڑھکر سنایا۔ همیں بونچ بروئےویچ کی قیمتی یادداشتیں ملیں جن کے فلیٹ میں لینن نے یه فرمان لکھا تھا۔ دو دن اور راتیں گذر چکی تھیں اور لینن کی آنکھ تک نہیں جھپکی تھی۔ وہ بغاوت کی رهنمائی کر رهے تھے۔ لیکن جب سرمامحل پر قبضه هوگیا، عارضی حکومت کے وزراء گرفتار هوچکے، سوویتوں کی دوسری کانگرس شروع هوگئی تو لینن اسمولنی چھوڑ کر تھوڑی دیر سونے اور آرام کرنے کےلئے بونچ بروئےویچ کے فلیٹ گئے۔ پھربھی وہ سوئے نہیں۔ دوسرے دن ان کو کانگرس میں تقریر کرنی تھی۔ اور پھر رات کو ولادیمیر ایلیچ چپکے چپکے، پنجوں کے بل چل کر که کہیں کسی کی نیند میں خلل نه پڑے، لکھنے کی میز تک آئے اور زمین کے بارے میں فرمان لکھا۔ قلم تیزی کےساتھ کاغذ پر چل رها تھا۔ سب کچھ پہلے سے سوچا جا چکا تھا۔ پیٹروگراد پر آثار سحر نمایاں هو رهے تھے جب لینن نے اس تاریخی فرمان کو تیار کرکے ختم کیا۔

زمین کے فرمان نے زمین پر جاگیرداروں کی ملکیت کا همیشه کےلئے اور بلامعاوضه خاتمه کرکے اس کو عوام کو دےدیا۔ کسانوں کے هاتھ میں کوئی ۱۵ کروڑ هیکٹر سے زیادہ زمین آگئی۔ اس بات نے عملی جامه پہنا جس کے خواب کسان صدیوں سے دیکھ رهے تھے اور جدوجہد کر رهے تھے۔ لینن کے فرمان کے مطابق زمین پر نجی ملکیت کی جگه عوامی، ریاستی

ملکیت نے لے لی جس نے بعد میں سوشلسٹ بنیادوں پر زراعت کی تعمیرنو کو آسان بنایا۔ کانگرس کے نمائندوں نے طوفانی تالیوں کی گونج میں زمین کے فرمان کی تصدیق کی۔ تویر صوبے کے کسان نمائندے نے اپنی تقریر میں لینن کا غریب کسانوں کے زبردست محافظ کی حیثیت سے شکریہ ادا کیا۔

سوویتوں کی دوسری کانگرس نے مزدوروں اور سپاھیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل‌روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی منتخب کی اور حکومت یعنی عوامی کمیساروں کی سوویت کی تشکیل کی۔ عوامی کمیساروں کی سوویت کے صدر لینن منتخب ھوئے۔ ملک کی رھنمائی کےلئے عوام نے بالشویک پارٹی پر اعتماد کیا جو ھمیشہ استقلال اور ایثار کے ساتھ ان کے مفادات کےلئے لڑتی رھی تھی۔ عوام کے منتخب شدہ نمائندوں، سوویتوں کی کانگرس کے مندوبین نے دنیا میں پہلی مزدوروں اور کسانوں کی حکومت لینن کی سربراھی میں قائم کی۔

انقلاب کی تیاری اور اس کی تکمیل کے دوران لینن نے ساری دنیا کے سامنے مارکس‌ازم کے عظیم نظریہ‌داں، کمیونسٹ پارٹی کے دانا رھنما اور انقلاب کے کاز کے بہت بڑے ماھر کی حیثیت اختیار کرلی۔

عنان حکومت ھاتھ میں لیکر بالشویک پارٹی نے عوام کےلئے اپنی ذمےداریوں کو پورا کیا — امن کا اعلان کیا اور عوام کو آزادی اور زمین دی۔ لیکن مزدور طبقے کے اقتدار کو قائم رکھنے اور مستحکم بنانے کی ضرورت تھی۔ اکتوبر کی فتح کے پہلے ھی دن سے لینن کا سارا فکر و عمل، ارادہ اور قوت اسی پر مرکوز ھوگئے

کہ حاصلات کی حفاظت کی جائے اور ان کو فروغ دیا جائے۔

مزدوروں اور کسانوں کی نئی زندگی کی تعمیر بہت پیچیدہ اور دشوار حالات میں شروع ہوئی۔ سوشلسٹ انقلاب کو ایک ملک میں فتح ہوئی تھی جو معاشی لحاظ سے نسبتاً پسماندہ تھا، جہاں آبادی کی اکثریت چھوٹے کسانوں پر مشتمل تھی۔ جنگ جاری تھی۔ وہ ملک کو تباہ کر رہی تھی اور عوامی معیشت میں انتشار پیدا کر رہی تھی۔ سوویت اقتدار کے کثیر تعداد دشمن اس کے خلاف سازشیں، ہنگامے اور توڑپھوڑ منظم کر رہے تھے، اشتعال، جھوٹ اور بہتان پھیلا رہے تھے۔ صورتحال اور بھی پیچیدہ ہوگئی کیونکہ کامینیف، زینوویئف، ریکوف اور ان کے حامیوں نے بھی پارٹی لائن کی مخالفت کی۔ وہ مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے اس مطالبے کی حمایت کر رہے تھے کہ مختلف پارٹیوں پر مشتمل حکومت بنائی جائے۔ لینن نے ان کی سرگرمیوں کو پارٹی ڈسپلن کی سخت‌ترین خلاف‌ورزی قرار دیا۔ تب انھوں نے مرکزی کمیٹی سے اپنے الگ ہوجانے کا اعلان کر دیا اور ریکوف، زینوویئف اور نوگین نے حکومت سے علحدگی کا۔ لینن نے مرکزی کمیٹی کی طرف سے ”پارٹی کے تمام ممبروں کے نام، روس کے تمام طبقوں کے نام“ اپیل میں ان کے فراری اقدام کی مذمت کی اور ان کو انقلاب سے دغابازی کرنےوالا کہا۔ ان بھگوڑوں کی جگہیں فوراً ان لوگوں سے بھر دی گئیں جنھوں نے مزدور طبقے کے کاز کےلئے اپنے کو وقف کر دیا تھا۔

دشمنوں کی مزاحمت توڑنے، شہروں کے لئے غذا کی فراھمی کا انتظام کرنے، کارخانوں اور فیکٹریوں کو چالو کرنے اور نئی سوویت ریاست کو تعمیر کرنے کی ضرورت تھی -

لینن نے یہ فریضہ پیش کیا کہ کثیر تعداد مزدوروں اور کسانوں میں سوشلسٹ تعمیر میں سرگرمی سے حصہ لینے کے لئے دلکشی پیدا کی جائے - انھوں نے بتایا کہ بورژوازی کے ان جھوٹے اور فرضی خیالات کو ختم کردیا جائے کہ گویا صرف امیر لوگ یا امیر طبقے کے افسران ھی ریاست کا انتظام کر سکتے ھیں -

ایک بار ولادیمیر ایلیچ کے پاس ایسے مزدور آئے جو ایک عوامی کمیساریت (وزارت) میں کام کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے - ان مزدوروں نے درخواست کی کہ ان کا کام اچھا نہیں چل رہا ھے اور ان کو کارخانے واپس جانے کی اجازت دی جائے - لینن نے ان کی بات توجہ سے سنی اور کہا :

''میں نے بھی تو کبھی ریاست کا انتظام نہیں کیا تھا لیکن پارٹی اور عوام نے مجھے یہ کام سپرد کیا اور مجھے ان کے اعتماد پر پورا اترنا چاھئے - میں آپ سے بھی یہی کرنے کی سفارش کرونگا - ''

نومبر ۱۹۱۷ء میں لینن نے ایک اپیل بعنوان ''عوام سے خطاب'' شایع کی جس میں کہا گیا تھا کہ عوام سوویتوں کے گرد متحد ھو جائیں اور جرات کے ساتھ انتظام ریاست سنبھالیں - وہ جلسوں اور مجمعوں میں عوام سے انتھک اپیل کرتے رہتے تھے کہ نئی زندگی کی تعمیر کریں - لینن نے کہا : ''سوشلزم کسی اوپر کے

حکم سے نہیں بنایا جا رہا ہے،،۔ ان کے خیال میں سوشلزم کی تعمیر میں سب سے اہم، سب سے خاص بات عوام کی جاندار تخلیقات تھیں۔

سوویت حکومت کا صدرمقام اسمولنی تھا۔ یہاں رات دن زوروں میں کام ہوتا رہتا تھا۔ یہاں سے احکام اور فرمان جاری ہوتے تھے اور ملک کے کونے کونے سے لوگ یہاں آتے تھے۔ اس سارے زبردست کام کا قلب لینن تھے۔ ان کے پاس مزدور، سپاہی، ملاح اور کسان آتے رہتے تھے۔ انتہائی بھولے بسرے دیہاتوں سے ''میر،، * کے ممبروں کی جمع کی ہوئی معمولی رقم سے بھیجے ہوئے نمائندے دارالحکومت آتے تھے تاکہ لینن سے ملیں، اپنی حکومت کے سربراہ سے باتچیت کریں۔ ولادیمیر ایلیچ سب سے ملتے، ان کی باتیں توجہ سے سنتے، معاملات کا فیصلہ جلد کرتے، مزدوروں اور کسانوں کو سکھاتے اور خود بھی ان سے سیکھتے۔ لینن نوخیز سوویت ریپبلک کی زندگی کی ہر رخ سے رہنمائی کرتے، کچھ بھی ان کی نگاہ سے نہیں بچتا تھا۔ وہ پارٹی اور ریاست کی پالیسی کے تمام بنیادی مسائل کو طے کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

مختصر مدت میں ملک میں بنیادی سیاسی اور معاشی تبدیلیاں کی گئیں۔ سوویت حکومت نے پہلے ہی دن سے پیداوار اور تقسیم پر مزدوروں کے کنٹرول کی لیننی تجویز پر عمل شروع کردیا۔ مزدوروں اور ملازمین کے منتخبشدہ نمائندوں کو اپنے اداروں کے تمام کاموں

---

* میر — دیہاتی برادری۔ (ایڈیٹر)

کی نگرانی کرنے اور خلل اندازی کو روکنے کا اختیار دیا گیا۔ مزدور طبقے نے اس بات کی طرف پہلا قدم اٹھایا کہ وہ پیداوار کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے۔

پرانی فوج کو سبکدوش کرنے، سماجی پرتوں میں باشندوں کی تقسیم ختم کرنے، صاحب جائداد طبقوں کے خصوصی حقوق منسوخ کرنے کےلئے فرمان جاری کئے گئے۔ ریلوے، تجارتی بحری بیڑے اور بینکوں کو عوامی ملکیت قرار دیا گیا۔ ساری بیرونی تجارت ریاست کے ہاتھ میں آ گئی۔ جلد ھی بڑے بڑے سرمایہداروں کے کارخانے اور فیکٹریاں ضبط کرلی گئیں اور وہ بھی عوامی ملکیت بن گئیں۔ ان اقدامات کے ذریعہ سوویت ریاست نے نئے سوشلسٹ نظام کے گہرے انقلابی اور جمہوری سافیہ کا واضح طور پر اظہار کیا۔

سوویت ریاست کے سارے ادارے، عوامی کمیساریت براہ راست لینن کی رہنمائی میں قائم کئے گئے۔ ان کی تجویز پر عوامی معیشت کی اعلی سوویت (عوامی معیشت کی منصوبہ بندی اور انتظام کےلئے پہلا پرولتاری ادارہ)، قومیتوں کے امور کےلئے ایک عوامی کمیساریت، انقلاب دشمنوں اور توڑ پھوڑ کرنےوالوں کے خلاف جدوجہد کرنے کےلئے کل روس ہنگامی کمیشن قائم کئے گئے۔ لینن نے ”محنت کشوں اور استحصال کے شکار لوگوں کے حقوق کا اعلان“ لکھا جس نے پہلے سوویت آئین کےلئے بنیاد فراہم کی۔ اس میں روس کی تمام قوموں کےلئے مکمل مساوی حقوق کا اعلان کیا گیا۔ تمام قوموں کو حق خوداختیاری کی ضمانت، علحدگی اور اپنی خودمختار

ریاست کی تشکیل کرنے کی حد تک دی گئی۔ اس اعلان نے سوویتوں کے ملک کی قوموں میں اٹ دوستی کی مضبوط بنیاد ڈالی۔

پارٹی اور سوویت ریاست کے ان تمام اقدامات نے محنت‌کشوں کو بہت متاثر کیا۔ سوویت اقتدار زیادہ سے زیادہ عوام کو اپنی طرف کرنے میں کامیاب ہوتا گیا۔

لیکن ملک کی حالت بہت ابتر تھی۔ سب سے پہلے جنگ کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ خستہ‌حال سپاہی اپنے گھروں کو لوٹنے کےلئے بےقرار تھے۔ انگلینڈ، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بورژوا حکومتوں نے سوویت حکومت کی متعدد اپیلوں کے باوجود جرمنی سے صلح کی بات‌چیت کرنے سے انکار کر دیا۔ لینن کی رائے تھی کہ ان حالات میں سوویت حکومت کو انگلینڈ، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومتوں سے الگ ہوکر تنہا جرمنی سے صلح کر لینی چاہئے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ جرمن سامراجی صلح کی بات‌چیت کےلئے تو تیار ہوگئے لیکن اس کےلئے قزاقانہ شرائط پیش کئے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو سوویت علاقے کا کافی حصہ دیا جائے۔

پارٹی اور حکومت کے سامنے یہ سوال آیا: کیا ہو — صلح کی سخت شرطوں کو منظور کرلیا جائے یا جنگ جاری رکھی جائے؟ لینن نے صلح نامے پر دستخط کرنے کی تجویز کی۔ ملک تباہ‌حال اور ناتوان تھا۔ جنگ جاری رکھنے کا مطلب سوویت اقتدار کی تباہی ہوتا۔ لینن نے سمجھایا کہ سوویت رپبلک کو بچانے کےلئے قربانی کرنے، فوراً جنگ بند کرنے اور خواہ وہ مختصر

مدت کے لئے ہی کیوں نہ ہو دم لینے کا موقع حاصل کرنے کی ضرورت تھی تاکہ سوویت اقتدار کو مضبوط بنایا جا سکے اور پرولتاری انقلاب کی فتوحات کو برقرار رکھا جا سکے۔ ولادیمیر ایلیچ نے کہا کہ مزدوروں اور کسانوں کو سامراجی جنگ کی ہولناکیوں سے چین حاصل کرنے، عوامی معیشت کی بحالی شروع کرنے، اور ایسی نئی مزدور کسان فوج قائم کرنے کی ضرورت ہے جو انقلاب کی فتوحات کو برقرار رکھ سکے۔

جرمنی سے صلح کرنے کی مخالفت معزول شدہ بورژوازی کی باقیات، سوشلسٹ انقلابیوں، مینشویکوں، تراتسکی اور نام‌نہاد "بائیں بازو کے کمیونسٹوں" — بوخارین، بوبنوف، لوموف اور اوسینسکی وغیرہ نے کی۔ "بائیں بازو کے کمیونسٹوں" نے صلح کی گفتگو ختم کرنے کا مطالبہ کیا اور جرمنی سے "انقلابی جنگ" کی اپیل کی حالانکہ اس کی طاقت نہ تھی۔ اس طرح لینن کی پالیسی کی مخالفت بورژوازی اور پیٹی بورژوا پارٹیوں اور بعض مذبذب بالشویکوں نے کی۔

پارٹی کے اندر حالت بہت دشوار تھی اور لینن اس کے لئے کافی پریشان تھے۔ انہوں نے پریس میں "بائیں بازو کے کمیونسٹوں" اور تراتسکی کے خلاف لکھا اور "انقلابی لفاظی" کا مذاق اڑایا اور اس کو بےنقاب کیا۔ انہوں نے "بائیں بازو کے کمیونسٹوں" کے اقدامات کو مہم‌بازانہ قرار دیا اور ان کے رویے کو "عجیب اور سنگین" کہا جب انہوں نے بین‌اقوامی انقلاب کے لئے سوویت ریاست کو قربان کرنے کا فیصلہ کیا۔ لینن نے اس بات پر زور دیا کہ سوویتوں کی ریپبلک کو برقرار

رکھنا اور مضبوط کرنا ھی محنت‌کشوں کی عالمی آزادی کی تحریک کی بہترین حمایت ھے۔

امن کے سوال پر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جلسوں میں متعدد بار بہت ھی گرما گرم بحث ھوئی۔ ابتدا میں مرکزی کمیٹی کی اکثریت نے لینن کی حمایت نہیں کی۔ تراتسکی نے جو جرمنی کے نمائندوں سے صلح کی گفتگو کرنے کےلئے سوویت وفد کا لیڈر مقرر ھوا تھا لینن، پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت کی ھدایات کی خلاف‌ورزی کرتے ھوئے جرمنی کی پیش‌کردہ شرائط پر دستخط نہیں کئے اور صلح کی گفتگو ختم کردی۔ تراتسکی اور ''بائیں بازو کے کمیونسٹ،، اپنے رویے کی وجہ سے جرمن سامراجیوں کے ھاتھ میں کھیل رھے تھے۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ھوئے جرمن فوج نے فروری ۱۹۱۸ء میں حملہ کردیا۔ سامراجی اس کوشش میں تھے کہ وہ سوویت ریاست کا گلا گھونٹ دیں اور روس کو اپنی نوآبادی بنالیں۔

سوویت ملک کو زبردست خطرہ درپیش تھا۔ لینن اور پارٹی نے فوراً دفاع کا انتظام کیا۔ ۲۱ فروری ۱۹۱۸ء کو لینن نے عوامی کمیساروں کی کونسل کی طرف سے عوام کے نام ایک جوشیلی اپیل ''سوشلسٹ وطن خطرے میں ھے!،، لکھی۔

اس اپیل میں کہا گیا تھا کہ ''روس کے مزدوروں اور کسانوں کا یہ مقدس فرض ھے کہ وہ جاں‌نثاری کے ساتھ بورژوا سامراجی جرمنی کی فوج سے سوویتوں کی ریپبلک کی حفاظت کریں،،۔ لینن نے کہا کہ ساری طاقتیں اور وسائل دفاع کے کام میں لگا دئیےجائیں۔ لیڈر کی اس اپیل نے محنت‌کش عوام میں زوردار انقلابی لہر پیدا

کردی۔ پیٹروگراد، ماسکو، یکاتیرین بورگ اور دوسرے شہروں اور بستیوں میں مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ لینن، بالشویک پارٹی اور سوویت حکومت کی اپیل پر لاکھوں مزدور اور کسان سوشلسٹ وطن کی حفاظت کے لئے رضاکارانہ طور پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہر طرف انقلابی لوگوں کی نئی فوج کے دستے منظم ہونے لگے جنھوں نے بہادری کے ساتھ حملہ‌آور دشمن کا مقابلہ کیا اور اس پر ضرب‌کاری لگائی جیسے ناروا اور پسکوف میں ہوا تھا۔

ان واقعات کی یاد میں ہمارے عوام ۲۳ فروری کو اپنی مسلح طاقت کا شاندار تہوار مناتے ہیں۔

صلح کرنے کا سوال اتنا شدید اور اہم ہوگیا کہ مرکزی کمیٹی نے پارٹی کی کانگرس بلانے کا فیصلہ کیا۔ اس کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ ''پراودا،، میں تقریباً ہر دن لینن کے مضامین چھپنے لگے جن میں صلح کرنے کی ضرورت کے لئے ثبوت پیش کئے جاتے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ کے مضامین کے عنوان اتنے بر محل ہوتے تھے کہ فوراً پتہ چل جاتا تھا کہ کس کو نشانہ بنایا گیا ہے: ''انقلابی لفاظی کے بارے میں''، ''خلش کے بارے میں''، ''صلح یا جنگ''، ''ناخوشگوار صلح،، اور ''مشکل، لیکن ضروری سبق،، وغیرہ۔ یہ مضامین فوراً ہی ''پراودا'' سے لیکر پارٹی اور سوویتوں کے مقامی اخباروں میں شائع کئے جاتے تھے اور ساری پارٹی اور عوام ان سے باخبر ہوجاتے تھے۔

٦ مارچ ۱۹۱۸ء کو پیٹروگراد میں پارٹی کی ساتویں کانگرس شروع ہوئی۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی

فتح کے بعد پارٹی کی یہ پہلی کانگرس تھی۔ لینن اس کی ساری کارروائی کی رہنمائی کر رہے تھے۔ انھوں نے ۱۸ بار تقریر کی۔ مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں انھوں نے ناقابل تردید طریقے سے بریست کا معاھدۂامن کرنے کی ضرورت کو ثابت کیا۔

پارٹی کی ساتویں کانگرس نے کثرت رائے سے لینن کی لائن کی تصدیق کی۔ ''جنگ اور امن کے بارے میں'' تجویز منظور کی گئی جس میں یہ زور دیا گیا تھا کہ سوویت روس اور جرمنی کےدرمیان صلح ضروری ہے۔ کانگرس نے پارٹی اور محنت کشوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی بیداری اور انقلابی ڈسپلن میں اضافہ کریں، ایسی تنظیمیں بنائیں جو عوام کو لاکھوں کی تعداد میں وطن کی حفاظت کےلئے برسرکار لا سکیں کیونکہ سامراجیوں کے نئے حملے ناگزیر تھے۔ کانگرس نے تمام ملکوں میں مزدوروں کے انقلاب کی فتح پر پرجوش اعتماد کا اظہار کیا اور اس کی یقین دھانی کی کہ روس کا پرولتاریہ تمام ملکوں میں برادرانہ انقلابی تحریک کی حمایت کریگا۔

لینن کی رپورٹ پر کانگرس نے انھیں کی لکھی ھوئی تجویز منظور کی جو پارٹی کا نام بدلنے کے بارے میں تھی۔ اس کانگرس سے پارٹی کا نام روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) ھوگیا۔ لینن نے کہا کہ کمیونسٹ کا نام ''صاف ظاھر کرتا ہے کہ ھم مکمل کمیونزم کی طرف جا رہے ھیں۔''

کانگرس نے پارٹی کا نیا پروگرام مرتب کرنے کی تجویز بھی منظور کی۔ پہلا پروگرام جو ۱۹۰۳ء میں دوسری کانگرس میں منظور کیا گیا تھا تکمیل کو پہنچ چکا

تھا : زار، جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کی حکومت کا تختہ الٹا جاچکا تھا۔ اب نئے پروگرام کی ضرورت تھی جس میں سوشلزم کی تعمیر کے فرائض کا تعین ہونا تھا۔ پروگرام مرتب کرنے کے لئے کانگرس نے لینن کی قیادت میں ایک مخصوص کمیشن مقرر کر دیا۔

۳ مارچ ۱۹۱۸ء کو بریست لیتوفسک میں امن کے معاہدے پر دستخط ہوگئے۔ جنگ سے چھٹکارا پانے کی وجہ سے سوویتوں کے ملک کے مزدور طبقے اور محنت‌کش کسانوں کو چین سے سانس لینے کا موقع ملا جس کی سوویت اقتدار کو مضبوط کرنے اور سوشلسٹ انقلاب کی آئندہ ترقی کے لئے ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں لینن نے بڑی خدمات انجام دیں۔ ان کی دانائی، اصول‌پسندی اور آہنی قوت‌ارادی نے واحد صحیح پالیسی کو زندگی میں رائج کرنے کا امکان پیدا کیا۔ بریست کا معاہدۂامن نمایاں طور پر لینن کے طریقۂ کار کے لوچ اور ضرورت پڑنے پر پسپائی کی صلاحیت کا نمایاں اظہار تھا تاکہ وقت حاصل کر لیا جائے اور آنےوالی لڑائیوں کے لئے طاقت مجتمع کرلی جائے۔

۱۱ مارچ ۱۹۱۸ء کو حکومت ماسکو منتقل ہو گئی جو سوویت ریاست کا دارالحکومت بن گیا۔ عوامی کمیساروں کی کونسل اور کل‌روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے دفاتر کریملن میں آ گئے۔ یہیں لینن نے بھی قیام کیا۔

اس کی ضرورت تھی کہ ملک کا اعلی ادارہ یعنی سوویتوں کی کانگرس معاہدۂامن کی تصدیق کرے۔

سوویتوں کی چوتھی کل‌روس ہنگامی کانگرس نے جو ۱۴ مارچ کو ماسکو میں بلائی گئی معاہدۂامن کی تصدیق

کے بارے میں لینن کی تجویز بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی مخالفت کے باوجود منظور کرلی۔ انھوں نے سوویت ریاست کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اس کوشش میں کہ جرمنی کے ساتھ معاھدۂامن کا خاتمہ ھوجائے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے ماسکو میں جرمنی کے سفیر میرباخ کو قتل کردیا۔ سوویت ریاست کےلئے صورتحال غیرمعمولی طور پر خراب ھوگئی۔ لیکن پارٹی اور سوویت حکومت نے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی انقلاب دشمن بغاوت کو بزور کچل دیا اور ان کو معاھدۂامن نہیں ختم کرنے دیا۔ بریست کے معاھدۂامن کے بعد عالمی تحریک آزادی کی ترقی نے لینن کے دانشمندانہ اندازے اور ان کی سائنسی پیش‌بینی کی تصدیق کردی۔ نومبر ۱۹۱۸ء میں جرمنی میں انقلاب ھوگیا اور یہ قزاقانہ معاھدہ کالعدم ھوگیا۔

لینن، بالشویک پارٹی اور حکومت نے اس پرامن مہلت کو بتعجیل سوویت اقتدار کو مضبوط کرنے اور سوشلسٹ تعمیر کو فروغ دینے کےلئے استعمال کیا۔ یہ بہت مشکل کام تھا۔

جاگیرداروں اور سرمایہداروں کا اقتدار ختم ھونے کے بعد عوام کے سامنے وہ فریضے تھے جن کو دنیا کے کسی ملک نے بھی اس وقت تک نہیں پورا کیا تھا۔ نئی ریاستی مشینری بنانے، معیشت کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے اور ریاست کا انتظام کرنا سیکھنے کی ضرورت تھی۔ مزدور اور کسان فیکٹریوں، کارخانوں اور زمین کے مالک ھو گئے تھے۔ لیکن سب کو اس کا شعور تو نہیں تھا کہ اب یہ سماجی اور ریاستی ملکیت ھیں اور

ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

عوام میں اشتراکیت کا جذبہ کس طرح پیدا کیا جائے؟ ان کو نئی طرح کام کرنا کیسے سکھایا جائے؟ یہ سوالات لینن کی ساری توجه کا مرکز تھے۔ عملی کاموں میں بہت ھی الجھے ہونے اور لاتعداد ناقابل التوا مسائل حل کرنے کے باوجود لینن نے روس میں سوشلسٹ تعمیر کا عام خاکہ تیار کرلیا اور سوویت داخلہ اور خارجہ پالیسی کی اصولی بنیاد قائم کی۔ ۲۹ اپریل ۱۹۱۸ء کو انھوں نے کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں سوویت ریاست کے فوری فریضوں کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ اور اسی موضوع پر اپنے پمفلٹ میں لینن نے اکتوبر انقلاب کی فتح کے اسباب بتائے، روس کی معیشت کو سوشلسٹ روپ دینے کا فریضه پیش کیا، نئے سماج کی طرف جانےوالے راستے کی مشکلات دکھائیں اور مزدوروں سے اپیل کی که وہ پیداوار کو منظم کرنا سیکھیں۔ لینن نے سکھایا کہ نئی سوشلسٹ معیشت کا قیام — یہ ھے سب سے بڑا فریضہ۔ انھوں نے لکھا ”یہ سب سے مشکل فریضہ ھے کیونکہ معاملہ لاکھوں کروڑوں کی زندگی کی انتہائی گہری، معاشی بنیادوں کو نئی طرح سے منظم کرنا ھے۔ اور یہ انتہائی مسرت‌بخش فریضہ ھے کیونکہ محض اسی کی تکمیل کے بعد (اهم اور بنیادی حد تک) یہ کہنا ممکن ہوگا کہ روس نه صرف سوویت ھو گیا بلکه سوشلسٹ ریپبلک بھی ھو گیا ھے۔“

لینن نے کہا کہ عوام میں، مزدوروں اور کسانوں میں تنظیمی جوہر بہت ھیں۔ سرمائے نے ان کو ہزاروں

کی تعداد میں کچل کر پھینک دیا۔ ان جوھروں کو ڈھونڈ نکالنے، ان کو قائم کرنے اور فروغ پانے کا امکان دینے کی ضرورت ہے۔

لینن نے بورژوازی کے خادموں مینشویکوں کا حقارت سے ذکر کیا جو عوام کی تخلیقی صلاحیت پر یقین نہیں کرتے تھے اور سوویت اقتدار کو بدنام کرتے تھے۔ کریلوف کے قصے کو یاد دلاتے ہوئے انھوں نے کہا ''بورژوا سماج کے کتوں کو ہر اس فاضل چھپٹی کے لئے غرانے اور بھونکنے دو جو بڑے، پرانے جنگل سے کاٹی جاتی ہے۔ بہرحال وہ اسی لئے کتے ھیں کہ وہ پرولتاری ھاتھی پر بھونکیں۔ بھونکنے دو انھیں، ھم اپنے راستے پر آگے بڑھتے جائیں گے۔،،

لینن نے بتایا کہ پیداوار اور سامان کی تقسیم کے حساب کتاب اور کنٹرول کی تنظیم ضروری ہے۔ انھوں نے واضح اور صاف نعرہ دیا: ''روپئے پیسے کا حساب ٹھیک ٹھیک اور ایمانداری سے رکھو، کفایت شعاری سے کام لو، کاھلی مت برتو، چوری نہ کرو اور محنت میں انتہائی سخت ڈسپلن سے کام لو،،۔ لینن نے مزدوروں سے اپیل کی کہ محنت کی پیداواری قوت بڑھائیں، بڑی صنعتوں کو فروغ دیں، ایندھن، لوہے اور مشینوں کی پیداوار میں اضافہ کریں اور اسی طرح عوامی تعلیم و تہذیب، ڈسپلن اور کام کی قابلیت بڑھائیں۔ لینن نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ محنت کی پیداواری قوت بڑھانا کوئی معمولی نہیں بلکہ طویل اور پیچیدہ کام ہے۔ لینن کی ھدایات سوشلزم کی تعمیر کے لئے بڑی اھم تھیں اور

اب بھی ھیں جبکہ سوویت عوام کمیونزم کی تعمیر کر رہے ھیں۔

لینن نے سوشلسٹ مقابلے منظم کرنے اور ان کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کو خاص اھمیت دی۔ انھوں نے کہا کہ سوشلزم میں پہلی بار اس کا موقع مل رہا ہے کہ ایسا مقابلہ وسیع اور عوامی پیمانے پر کیا جائے۔ لینن نے تعلیم دی کہ سوشلزم خود عوام قائم کرتے ھیں، کہ سوشلزم سے عوام میں جوھروں کے لازوال سوتے پھوٹ پڑتے ھیں اور وہ لاکھوں کروڑوں محنت کشوں کو تاریخی تخلیقات کے لئے ابھارتا ہے۔

سوشلسٹ تعمیر کے لینن کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیونسٹ پارٹی کو غیر معمولی مشکل حالات میں جدوجہد کرنی پڑی۔ ۱۹۱۸ء کی گرمیوں میں ملک کی غذائی حالت خاص طور سے ابتر ھوگئی۔ امیر کسانوں اور نفع خوروں نے اناج چھپا دیا۔ وہ انقلاب کو بھوکوں مار دینا چاہتے تھے۔ لینن نے یہ نعرہ دیا ''روٹی کے لئے جدوجہد — سوشلزم کے لئے جدوجہد ہے۔''

پارٹی نے دیہاتوں میں مزدوروں کے دورے کا اعلان کیا۔ لینن نے لکھا ''کامریڈ مزدورو! یاد رکھئے کہ انقلاب کی صورت‌حال خراب ہے، یاد رکھئے کہ انقلاب کا تحفظ صرف آپ کر سکتے ھیں اور کوئی نہیں''۔

ھزاروں باشعور مزدوروں نے اور سب سے پہلے پیٹروگراد کے مزدوروں نے غذائی دستے بنائے اور لینن اور پارٹی کی اپیل پر دیہاتوں کو گئے۔ جون ۱۹۱۸ء میں لینن نے ایک فرمان جاری کیا جس کے مطابق ''غریب کسانوں کی کمیٹیاں'' قائم کی گئیں۔ یہ کمیٹیاں امیر

کسانوں کے خلاف سوویت ریاست کی جدوجہد اور شہروں اور فوج کو اناج سپلائی کرنے میں معاون ثابت ہوئیں۔ ان سب باتوں نے دیہاتوں میں سوویتوں کو مضبوط بنایا اور اوسط درجے کے کسانوں کو سوویت اقتدار کی طرف لانے میں مدد دی۔

جولائی ۱۹۱۸ء میں سوویتوں کی پانچویں کانگرس نے روسی ریپبلک کا پہلا آئین منظور کیا جس نے آئینی طور پر سوشلسٹ انقلاب کی حاصلات کو مضبوط کیا۔ لینن نے کہا ''دنیا میں ایسا کوئی آئین نہیں رہا ہے جیسا ہمارا ہے۔ اس میں ہمارے ملک کے اندر اور ساری دنیا میں استحصال کرنےوالوں کے خلاف پرولتاری عوام کی جدوجہد اور تنظیم کے تجربے درج ہیں۔''

سوویتوں کے ملک کی مدافعت کے سربراہ

پرامن زمانہ زیادہ دن تک نہیں رہا۔ غیرملکی سامراجی اور معزول‌شدہ بورژوازی اور جاگیردار روس کے مزدور اور کسانوں کی فتح کو تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ انقلابی چنگاری بھڑک کر دوسرے ملکوں میں پھیل سکتی ہے۔ انگلستان، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سرمایہ‌دار وہ کروڑوں روبل نہیں کھونا چاہتے تھے جو انھوں نے روسی زار، جاگیرداروں اور بورژوازی کو بطور قرض دے رکھے تھے۔ وہ اس آمدنی سے دست‌بردار ہونا نہیں چاہتے تھے جو وہ روسی قدرتی دولتوں کے استحصال سے حاصل کرتے تھے۔

۱۹۱۸ء کی بہار میں امریکہ، انگلستان اور فرانس کی فوجوں نے مورمانسک پر قبضہ کرلیا اور جاپان، انگلستان اور بعد میں امریکی سپاہی ولادیواستوک میں اتر گئے۔ اس طرح سامراجیوں نے سوویتوں کے ملک کے خلاف جنگ شروع کرکے یہ کوشش کی کہ نوخیز سوشلسٹ ریاست کا مسلح طاقت سے گلا گھونٹ دیں۔ غیرملکی حملہ‌آوروں کی مدد سے سفید گارڈوں اور دوسرے انقلاب دشمنوں نے خانہ جنگی شروع کردی۔

کمیونسٹ پارٹی اور سوویت عوام ریپبلک کی حفاظت کےلئے سینہ‌سپر ہوگئے۔ اس کی حفاظت میں ھی لینن نے عالمی انقلابی تحریک کےلئے سوویت ملک کا اعلی بین‌اقوامی فریضہ دیکھا۔

اس بات کا تصور کرنا مشکل ھے کہ غیرملکی فوجی مداخلت اور خانہ‌جنگی کے برسوں میں لینن کے اوپر کام کا کتنا بھاری بوجھ تھا۔ ان کی براہ‌راست رهنمائی میں جنگی اقدامات کے منصوبے بنائے جاتے تھے اور لڑائیوں میں تپ کر سرخ فوج فولادی بن رهی تھی۔ لینن فوج کو کمک پہنچانے، اس کی جنگی صلاحیت بڑھانے اور اس کو غذا، اسلحہ اور وردیاں وغیرہ سپلائی کرنے کی فکر کرتے تھے۔

پرولتاری فوج کو اپنے کمانڈروں کی ضرورت تھی۔ لینن کی تجویز پر کورس منظم کئے گئے اور کماندار عملے کےلئے ٹریننگ کا پورا سسٹم مرتب کیا گیا۔ اس عملے کا ڈھانچہ مزدوروں اور انقلابی کسانوں پر مشتمل هوتا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی اور عظیم لینن نے فرونزے، بلیوخر، توخاچیفسکی، بودینی، واروشیلوف، کوتوفسکی، پارخومینکو،

چاپائف، شچورس اور خانہ‌جنگی کے بہت دوسرے ہیروؤں کو پروان چڑھایا اور تربیت دی۔

ساتھ ھی لینن نے پرانے فوجی ماھروں کو بھی سرخ فوج کے کاموں کےلئے بڑے پیمانے پر استعمال کرنے کیلئے زور دیا۔ ان کی رائے تھی کہ فوجی کاموں میں ان کے بیش‌قیمت تجربے کو استعمال کرنے کی ضرورت ھے۔ نوجوان کمانڈروں نے پرانے ماھرین سے فوجی تربیت حاصل کی۔ فوجیوں کی تربیت میں ان فوجی کمیساروں نے بڑا رول ادا کیا جن کے ذریعہ پارٹی فوج میں سیاسی کام کر رھی تھی۔

لینن ملک کے دفاع کی تنظیم سے متعلق سارے بنیادی سوالوں کی گہرائی تک پہنچتے تھے۔ کریملن میں اپنے دفتر کے کمرے سے وہ ملک کے کونے کونے کو احکامات اور ھدایات بھیجتے رہتے تھے۔ اکثر رات گئے وہ ٹیلی‌فون پر کسی کارکن کو جگا کر دریافت کرتے کہ فلاں دستہ محاذ پر بھیجا گیا یا نہیں، اس کو رسد، اسلحہ اور تمام ضروری سامان مہیا کیا گیا یا نہیں۔ اپنے خواب اور آرام کو بھولکر لینن نے فوجی کارروائیوں کی طرف توجہ کی، فتح حاصل کرنے کےلئے سارے اقدامات کئے۔ وہ کمانڈروں کو بلا کر پوچھتے تھے کہ محاذوں پر کیا حال ھے اور فوج کو کیا ضرورت ھے۔ لینن نے عوام سے اپیل کی کہ وہ فوج کو ھر طرح کی مدد دیں۔ انہوں نے لکھا کہ ھماری ساری دشواریاں اور صعوبتیں اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ھیں جو اپنا خون بہا کر مزدوروں اور کسانوں کے اقتدار کو بچانے والے سرخ فوج کے سپاھی کے حصے میں آئی ھیں۔

سامراجیوں کی برتر طاقت اور ناقابل یقین مشکلات یعنی غذا کی انتہائی کمی، وردیوں، اسلحہ اور سامان جنگ کی قلت کے باوجود لینن کو نئے نظام کی فتح کا اٹل یقین تھا۔ اور یہ یقین انھوں نے محنت‌کشوں میں وسیع پیمانے پر پھیلا دیا تھا۔ تقریباً روزانہ اور دن میں کئی کئی بار لینن جلسوں میں مزدوروں اور سرخ فوج کے سپاھیوں کے سامنے، کانگرسوں اور اجتماعوں میں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں تقریریں کرتے۔

لینن کے فولادی ھاتھ، مضبوط قوت‌ارادی اور صاف انقلابی خیالات ملک‌بھر میں ھر کمیونسٹ محسوس کرتا تھا۔ لیڈر کی پرجوش تقریروں اور منصفانہ کاز کی فتح میں ان کے اٹل یقین نے مزدوروں اور کسانوں کے دلوں کو پرجوش امید اور مسرت سے بھر دیا، ان کو متحد کیا اور ان میں فتح پر اعتماد پھیلا دیا۔

لینن کی تقریروں کے مؤثر ھونے کےبارے میں ماسکو کے ''ڈائنامو،، نامی کارخانے کے ایک مزدور پانیونین نے لکھا ''ان کے پرجوش الفاظ سن کر میں فوراً ھی جنگ میں کود پڑنے کےلئے تیار ھوگیا۔ ھم بھوکے، ننگے پیر اور پھٹے پرانے کپڑوں میں تھے لیکن ولولے سے بھرے تھے اور پورے شعور کے ساتھ ان کا ھر لفظ سنتے تھے۔،،

لینن عوام کی ذھنی نشوونما، تہذیب کے سرچشموں تک ان کی دسترس کےلئے بھی فکر رکھتے تھے۔

جنوری ۱۹۱۸ء میں سوویتوں کی تیسری کل روس کانگرس میں تقریر کرتے ھوئے انھوں نے کہا کہ پہلے، سرمایہ‌داری کے زمانے میں ٹکنیک اور تہذیب کی ساری

سہولتیں صرف امیر لوگوں کے لئے تھیں ۔ محنت کشوں کو تو معمولی پڑھنا لکھنا بھی نصیب نہیں تھا ۔ سوویت اقتدار نے ساری ٹکنیک، سائنس اور تہذیب تک عام لوگوں کی دسترس کا انتظام کیا ہے ۔

لینن کے دوست اور قریبی لوگ بتاتے ھیں کہ وہ کتنی توجہ سے سوویت ادب کو دیکھتے تھے جس نے ابھی جنم لیا تھا ۔ ولادیمیر ایلیچ نے بیدنی، سیرافیموویچ اور گورکی کی تصانیف متعدد بار پڑھی تھیں، اپنی تحریروں اور تقریروں میں ان کا حوالہ دیتے تھے اور ان کو عوام میں وسیع پیمانے پر پھیلانا چاھتے تھے ۔

لینن کام میں ڈوبے رہتے تھے اور اپنی قوت کی کوئی پروا نہیں کرتے تھے ۔ کریملن میں ان کی سیر اور تہواروں کے دن نادیژدا کونستانتینوونا کروپسکایا اور بہن ماریا ایلینیچنا کے ساتھ ووروبیئف پہاڑیوں پر (جو اب لینن پہاڑیاں کہلاتی ھیں) جانا ھی ان کے لئے واحد آرام تھا ۔

سامراجیوں کے حکم اور ان کی مالی مدد سے دیسی انقلاب دشمنوں نے سوویت حکومت کے خلاف سازشیں کیں اور لینن اور ان کے ساتھیوں کے قتل کی تیاری کی ۔ ۳۰ اگست ۱۹۱۸ء کو سوشلسٹ انقلابی عورت کپلان نے لینن پر ریوالور سے قاتلانہ حملہ کیا اور وہ کافی زخمی ھوئے ۔ کپلان نے جو گولیاں چلائی تھیں وہ زھر میں بجھی ھوئی تھیں ۔ زخمی لینن کو ان کے کریملن کے فلیٹ میں لایا گیا ۔ ڈاکٹروں نے دن رات ان کی دیکھ بھال اور علاج کیا ۔ لینن کی زندگی خطرے میں تھی ۔

پارٹی اور سارا ملک اپنے لیڈر کی صحت کے لئے

پریشان تھا۔ لینن کے علاج اور ان کی خیریت کے بارے میں دن‌رات لوگ ماسکو سے دریافت کرتے رہتے تھے اور جب لینن رو بصحت ہونے لگے تو لوگوں کو بےحد خوشی ہوئی۔ ان کو ہزاروں مزدوروں اور کسانوں نے مبارکبادیاں بھیجیں۔ ستمبر ۱۹۱۸ء میں ''پراودا'' نے لکھا ''لینن بیماری سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ اس پر فتح حاصل کرلیں‌گے! پرولتاریہ یہی چاہتا ہے، یہی اس کی مرضی ہے، قسمت کےلئے اس کا یہی فرمان ہے!'' ضلع نوواسیلو کی تحصیل پانکوو کے کسانوں نے لکھا ''کامریڈ لینن! ہم آپ کو اپنی برادرانہ تہنیت بھیج رہے ہیں۔ ہماری خوشی اور سامراجیوں کو جلانے کےلئے جلد صحت‌یاب ہوجائیے۔'' ۱۲ ستمبر کو سرخ فوج نے سفید گارڈ سے سیمبرسک کو آزاد کرالیا اور پہلی فوج کے سپاہیوں نے تار بھیجا ''عزیز ولادیمیر ایلیچ! آپ کے شہر کو چھین کر ہم نے آپ کے ایک زخم کا جواب دیا ہے۔ اور دوسرے زخم کےلئے شہر سمارا کو لینگے!'' لینن نے جواب دیا ''میرے شہر سیمبرسک کو لینا میرے زخموں کا بہترین علاج اور مرہم ہے۔ میں بےنظیر مسرت اور قوت کی لہر محسوس کر رہا ہوں۔ میں سرخ فوج کے سپاہیوں کو فتح کی مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی تمام قربانیوں کےلئے سارے محنت‌کشوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' زخمی ہونے کے بعد ابھی لینن مشکل سے صحت‌یاب ہوئے تھے کہ انہوں نے پھر پارٹی اور ملک کی رہنمائی کرنی شروع کردی۔

۱۹ — ۱۹۱۸ء کے جاڑوں میں محاذوں پر جنگ اور زوروں سے بھڑک اٹھی۔ ریاستہائے متحد

امریکہ، انگلستان، فرانس اور جاپان کے سامراجیوں نے سوویت روس کے خلاف زبردست فوجی طاقت جھونک دی۔ ان کی فوجیں شمال میں، اودیسا اور کرائمیا میں، ماورائے قفقاز، وسط ایشیا اور مشرق بعید میں اتر گئیں۔ دس لاکھ سے زیادہ خوب مسلح فوجیوں نے ہر طرف سے سوویتوں کے ملک کو گھیر لیا۔ سامراجیوں نے سفید گارڈ کے جنرلوں اور سب سے پہلے کولچاک کو مدد دی۔ ۱۹۱۹ء کی بہار میں کولچاک کی فوج نے حملہ کردیا۔

عوام نے پارٹی کی رہنمائی میں اکتوبر انقلاب کے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ لینن نے نعرہ دیا "مشرقی محاذ کی مدد کرو!"، کمیونسٹ پارٹی کی پکار پر بیس ہزار کمیونسٹ، کئی ہزار نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ممبر اور ۶۰ ہزار سے زیادہ ٹریڈیونینوں کے ممبر مزدور محاذ جنگ کےلئے روانہ ہوگئے۔

لینن نے مشکلات کو کبھی چھپایا نہیں اور ہمیشہ محنت کشوں سے سچ ہی کہا۔ یہی انھوں نے پارٹی کو بھی سکھایا۔ کمیونسٹ فیکٹریوں، کارخانوں، کانوں، مزدوروں کی بستیوں اور دیہاتوں میں گئے۔ وہ سوویت ملک کی دشوار صورتحال بتاتے تھے اور مزدوروں اور کسانوں، سپاہیوں اور ملاحوں سے سوویت اقتدار کو مضبوط اور محفوظ بنانے کی اپیل کرتے تھے۔ جنگ کے انتہائی خطرناک علاقوں پر جاکر وہ اپنی ذاتی مثالوں سے لڑنےوالوں میں بہادری کے کارنامے کرنے کا ولولہ پیدا کرتے تھے۔ پارٹی کے آہنی استقلال اور ان خطرناک اور کٹھن دنوں میں اس کی ثابت قدمی اور فتح میں غیر متزلزل یقین نے اس کو عوام سے بہت قریب کر دیا۔

لینن نے کہا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کےلئے انتہائی مضبوط عقب منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کی اچھی سے اچھی فوج تباہ ہو جائےگی اگر عوام کی حمایت اس کو نہ حاصل ہو ۔ فوج کو مسلح، غذا اور لباس سے لیس ہونا چاہئے اور یہ سب عقب ہی دیتا ہے۔ لینن اور پارٹی متواتر محاذجنگ کی امداد کی اپیل کرتے رہے۔

اپنے لیڈر کی اپیل پر سارے محنت کشوں نے محنت کے محاذ پر کثیر تعداد میں هیروازم کا مظاهرہ کیا. ۱۹۱۹ء کی بہار میں ماسکو ریلوے کے مزدوروں کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے سارے ملک کے مزدوروں نے اپنے کام کا دن ختم ہونے کے بعد فاضل وقت میں کمیونسٹ سبوتنک منظم کئے جن میں وہ اپنی ریاست کےلئے مفت کام کرتے تھے ۔ اپنے مضمون ''عظیم ابتدا،، میں لینن نے ان سبوتنکوں کو عالمی اهمیت کا تاریخی واقعہ، محنت کی طرف واقعی کمیونسٹ رویے کی ابتدا گردانا ۔ لینن نے بتایا کہ کمیونزم وهیں شروع هوجاتا ہے جہاں عام مزدور محنت کی پیداواری قوت بڑھانے اور اناج، کوئلے لوہے اور دوسری پیداوار کی معمولی سی معمولی مقدار بچانے کی فکر کرتے ہیں جو مجموعی طور پر سماج کی ملکیت ہیں ۔ لینن نے خود اس سبوتنک میں حصہ لیا جو یکم مئی ۱۹۲۰ء کو کریملن میں منظم کیا گیا تھا

لینن مزدوروں سے محنت کی پیداواری قوت بڑھانے کی اپیل کرتے رہتے تھے ۔ انهوں نے لکھا ''محنت کی پیداواری قوت، انجام کار، نئے سماجی نظام کی فتح کےلئے انتہائی اهم اور خاص چیز ہے ۔،،

سوویت ملک کو چودہ ملکوں کے حملوں کی مدافعت کرنی پڑی۔ غیر ملکی حملہ‌آوروں اور اندرونی انقلاب دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کےلئے جدوجہد میں سب کچھ لگانا تھا۔ صرف فوج اور بحری بیڑے میں ھی نہیں بلکہ صنعت اور ٹرانسپورٹ میں بھی — ھر طرف فوجی نظام قائم کیا گیا۔ فوج اور مزدوروں کی رسد کے لئے سوویت حکومت ملک کے حقیر غذائی ذخیروں کی تقسیم کے سخت اقدامات کرنے پر مجبور ھوئی۔ اناج کا کوٹہ مقرر کیا گیا جو فوج اور مزدوروں کی رسد کےلئے کسان اپنا فالتو اناج ریاست کو دیتے تھے۔ لینن نے کہا کہ محصور قلعہ میں رہ کر سوویت اقتدار بلا اناج کے کوٹے کے قائم نہیں رہ سکتا۔ عام طور پر محنت لازمی قرار دی گئی اور غذائی سامان صرف ان لوگوں کو ملتا تھا جو کام کرتے تھے۔ ایسی معاشی پالیسی وجود میں آئی جس کو ''جنگی کمیونزم'' کا نام دیا گیا۔ یہ ایک وقتی اقدام تھا جو جنگ اور معاشی تباھی کی وجہ سے کیا گیا تھا۔

غیرملکی حملہ‌آوروں اور اندرونی انقلاب دشمنوں کے خلاف جدوجہد پورے زوروں پر تھی جب پارٹی کی آٹھویں کانگرس ھوئی۔ یہ کانگرس ''یوم پیرس کمیون'' کے موقع پر ۱۸ مارچ ۱۹۱۹ء کو شروع ھوئی۔ جس بات کا خواب پیرس کمیون‌والوں نے دیکھا تھا اور جس کےلئے انھوں نے جدوجہد کی تھی، اس کو روسی پرولتاریہ نے حاصل کرلیا تھا۔ اس سے کانگرس کے مندوبین میں ایک ولولہ اور دوسرے ملکوں میں سوشلسٹ انقلاب کی فتح پر اعتماد کا جذبہ پیدا ھوگیا تھا۔ لینن نے

کانگرس میں مرکزی کمیٹی کے کام، پارٹی کے پروگرام اور دیہاتوں میں کام کے بارے میں رپورٹیں پیش کیں۔ ولادیمیر ایلیچ نے کہا کہ سوویت ریاست متواتر امن کی پالیسی پر گامزن ہے۔ لیکن بورژوا ریاستیں اس کے خلاف سخت جدوجہد کر رہی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ ریپبلک کی دفاعی طاقت کو مضبوط کرنا چاہئے۔

دیہاتوں میں کام کے بارے میں رپورٹ کے بنیادی حصے میں لینن نے اوسط درجے کے کسانوں کی طرف رویہ پر روشنی ڈالی۔ غریب کسانوں کے ساتھ ملکر مزدور طبقے نے اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کیا تھا۔ کھیت مزدوروں اور غریب کسانوں نے غیرمشروط طور پر سوویت اقتدار کی حمایت کی تھی۔ لیکن دیہی آبادی میں زیادہ‌تر اوسط درجے کے کسان تھے۔ ان میں سے بہتوں نے انتظار کا رویہ اختیار کیا تھا کہ دیکھیں کون اقتدار کی باگ‌ڈور سنبھالتا ہے۔ ۱۹۱۸ء کی خزاں سے اوسط درجے کے کسانوں نے سوویتوں کی طرف رخ کرنا شروع کیا۔ لینن نے اس کو ایک اہم واقعہ سمجھا۔ انھوں نے پارٹی کانگرس میں کہا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہم کو اوسط درجے کے کسانوں کے ساتھ مضبوط اتحاد قائم کرنا چاہئے۔ اس اتحاد کے بغیر ہم سوشلزم نہیں بنا سکتے۔ لینن کی رپورٹ پر کانگرس نے اوسط درجے کے کسانوں سے مضبوط اتحاد قائم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کیا۔

امیر کسانوں کے خلاف غریب کسانوں کے سہارے سے مزدور طبقے کی جدوجہد مین اوسط درجے کے کسانوں سے اتحاد کےلئے پارٹی کی پالیسی نے خانہ جنگی

میں کامیابی، سامراجیوں اور سفید گارڈوں کی تباھی اور سوشلزم کی تعمیر میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔

آٹھویں کانگرس نے پارٹی کا نیا پروگرام منظور کیا جو لینن کی قیادت میں ایک کمیشن نے مرتب کیا تھا۔ نئے پروگرام میں سرمایہداری سے سوشلزم کی طرف سارے عبوری دور کےلئے کمیونسٹ پارٹی کے فریضوں کا تعین کیا گیا تھا۔ پروگرام کے بارے میں رپورٹ دیتے ہوئے لینن نے زور دیا کہ پروگرام کی بنیاد سائنسی ہے، وہ حقائق کی پیداوار ہے اور نئے سوشلسٹ سماج کی تعمیر میں مزدور طبقے اور پارٹی کو رھنمائی کرنے میں مدد دیتا ہے۔

بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ مندوبین نے باتفاق رائے پروگرام کو منظور کیا۔ یہ تاریخ میں ایسی کمیونسٹ پارٹی کا پہلا پروگرام تھا جو برسراقتدار آئی تھی اور سوشلسٹ سماج تعمیر کر رھی تھی۔ نئے پروگرام اور اس کی بین‌اقوامی اھمیت کے بارے میں لینن نے کہا:

”ھمارا پروگرام پروپیگنڈے اور ایجی‌ٹیشن کےلئے بہت ھی طاقتور مواد ھوگا، وہ ایسی دستاویز ھوگا جس کی بنیاد پر مزدور کہیں‌گے: ’یہ رھے ھمارے کامریڈ، ھمارے بھائی، یہاں ھمارا مشترکہ کام ھو رھا ہے۔“

سوویت ریاست کی تعمیر اور ملک کے دفاع کے زبردست کاموں میں مصروف ھونے کے باوجود بھی لینن مزدوروں اور کسانوں کے کثیر تعداد وفود اور برادرانہ کمیونسٹ پارٹیوں کے نمائندوں سے ملاقات کا وقت نکال لیتے تھے۔ وہ اپنے رفقائےکار اور پارٹی کے معمولی ممبروں

کے ساتھ بڑی توجہ اور ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ وہ عوام کی فکر رکھتے تھے۔ وہ پرجوش محبت کے ساتھ محنت کشوں کےلئے سینی‌ٹوریم قائم کرنے کے پروگرام بناتے تھے، اسکولوں اور بچوں کے اداروں کے کام کو بہتر بنانے کےلئے اقدامات کرتے تھے۔ محنت کش عوام کی طرف اسی پرخلوص رویے کی تعلیم لینن نے سارے پارٹی اور سوویتوں کے کارکنوں کو دی۔

بزرگ کمیونسٹ کارپینسکی نے لکھا ہے ''ایک نایاب خوبی ولادیمیر ایلیچ کو دوسروں سے ممتاز کرتی تھی۔ وہ نہ صرف اپنے رفیقوں کے ساتھ خواہ وہ مرکزی کمیٹی کے کارکن ہوں یا معمولی پارٹی ممبر بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی چاہے وہ کوئی مشاہیر میں سے ہو یا معمولی جھاڑو دینے‌والا، غیرمعمولی ہمدردی، توجہ، پاس و لحاظ، سادگی اور منکسر مزاجی سے پیش آتے تھے۔''

محنت کش لوگ بھی لینن سے ایسے ہی پرخلوص محبت رکھتے تھے۔ ان کے ہزاروں خط اور خیرسگالی کے پیغامات عظیم لیڈر کے نام آتے رہتے تھے۔ کلینتسی کی استودول کپڑا مل کے مزدوروں نے لینن کو پیغام خیرسگالی اور سوٹ کا کپڑا بھیجا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ انھوں نے اپنی مل کا نام لینن کے نام پر رکھا ہے اور ان سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کپڑے کا سوٹ پہنیں جو انھوں نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے۔

لینن نے بڑے خلوص کے ساتھ ان کو جواب میں لکھا ''پیارے رفیقو! آپ کے پیغام خیرسگالی اور تحفے کےلئے دلی شکریہ۔ میں آپ سے ایک راز کی بات کہوں کہ مجھے تحفہ بھیجنا مناسب نہیں ہوتا۔ میں آپ سے

اس کی بہت درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ راز بڑے پیمانے پر سارے مزدوروں سے کہئے۔ انتہائی دلی شکریہ، سلام اور نیک تمنائیں۔ آپ کا اولیانوف (لینن)۔ ،،

۱۹۱۹ء کی ابتدا میں ایک کسان ایوانوف لینن سے ملنے آئے۔ گھر واپس ہوکر انھوں نے مقامی سوویت کی انتظامیہ کمیٹی میں اپنی رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ لینن نے تحصیل کی انتظامیہ کمیٹی کی پالیسی کی تصدیق کی ہے اور دلی شکریہ اور سلام بھیجا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایوانوف نے بتایا کہ لینن ٹھنڈے کمرے میں کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ولادیمیر صوبے سودوگودسکی ضلع کی ملینووا تحصیل کی انتظامیہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ ''کامریڈ لینن کو انتظامیہ کمیٹی کے خرچ سے ایک ویگن لکڑی بھیجی جائے اور اگر ضرورت ہو تو ان کا لوہار خود جا کر آہنی آتشدان لگادے۔،، یہ اس بات کی نمایاں مثال تھی کہ محنت کش عوام اپنے لیڈر کا کتنا خیال کرتے تھے۔

جلسوں اور میٹنگوں میں تقریر کرکے لینن نئی زندگی تعمیر کرنے کی اپیل کرتے تھے اور اس کو بنانا سکھاتے تھے۔ وہ دھاتسازوں، کان کنوں، ریلوے اور ٹکسٹائل مزدوروں کو خطاب کرتے تھے۔ ان کی باتوں میں سادگی ہوتی تھی اور وہ ہمیشہ کارآمد ہوتی تھیں۔ محنت کش لوگوں کی طاقت پر ان کے اعتماد اور اٹل یقین کی وجہ سے ان کی تقریر لوگوں کو موہ لیتی تھی۔ باکو کی تیل کی صنعت میں کام کرنےوالے مزدور نکیشین نے دوسرے مزدوروں کے ساتھ لینن سے ملاقات کی۔ بعد میں انھوں نے بتایا ''کریملن سے باھر نکل کر ہم اپنے

تاثرات پر تبادلۂخیال کرنے لگے۔ ہمارا خیال تھا کہ ولادیمیر ایلیچ غیرمعمولی باتیں اور الفاظ کہیں گے۔ لیکن انھوں نے ہم سے انتہائی معمولی باتیں اور انتہائی معمولی الفاظ کہے... صاف ظاہر تھا کہ ولادیمیر ایلیچ ہماری جیسی زندگی گزار چکے ہیں، ہمارے بارے میں جانتے ہیں، ہمارے امکانات کی واقفیت حاصل کی ہے، وہ ہماری کمزوریاں جانتے ہیں اور ان کو ہم سے کہہ دیا۔ ہمیں ان کی اس غیرمعمولی سادگی اور غیرمعمولی خلوص نے موہ لیا اور ہم نے ان کے پاس پانچ منٹ بیٹھ کر بالکل یہ محسوس کیا کہ جیسے ہم مدتوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور بالکل بےتکلفی سے دل کھول کر باتیں کرتے رہے۔ نہ کوئی مجبوری تھی اور نہ رکاوٹ، سب کچھ سادہ اور آسان تھا۔ یہ تھی مزدور طبقے کے لیڈر، معلم، رہنما اور دوست ولادیمیر ایلیچ کی سادگی اور دلکشی!،، مزدور اور کسان ان کو پیار سے ''ہمارے ایلیچ،، کہتے تھے۔

لینن عوام کی تخلیقی طاقتوں میں گہرا یقین رکھتے تھے۔ انھوں نے لکھا ''مزدوروں اور محنت‌کش عوام کی اس ثابت‌قدمی سے ہی ہر کمیونسٹ کی طرح میں بھی مزدوروں اور مزدوروں کے کاز کی ناگزیر عالمی فتح سے یقین حاصل کرتا ہوں۔،، ولادیمیر ایلیچ نے پارٹی، ریاست اور ٹریڈیونین کے کاموں میں نچلے پرتوں کے لوگوں، معمولی مزدوروں اور کسانوں کے بڑے پیمانے پر اضافے کیلئے زور دیا۔ انھوں نے عملی کاموں میں عورتوں کے اضافے پر خاص طور سے اصرار کیا۔ لینن نے کہا کہ جب سماجی زندگی میں لاکھوں عورتیں حصہ لیں‌گی تو

سوشلسٹ تعمیر کا کام مضبوط ہو جائےگا۔ وہ مزدور اور کسان عورتوں کے جلسوں اور کانفرنسوں میں اپنی تقریروں میں برابر یہ بتاتے رہتے تھے کہ سرمایہ‌دار سماج میں محنت‌کش عورتیں غلامی اور ذلت‌آمیز حالت میں رہتی ہیں۔ یہ دکھاتے ہوئے کہ سوویت اقتدار نے عورتوں کےلئے جو کچھ ایک مختصر مدت میں کیا ہے وہ دنیا کی تمام بورژوا ریپبلکوں نے ملکر بھی سو سال میں نہیں کیا، انھوں نے عورتوں سے اپیل کی کہ وہ سوشلسٹ ریاست کی حفاظت اور تعمیر میں سرگرمی سے حصہ لیں۔

سوویت ادیب سیرافیموویچ نے بتایا کہ ایک بار لینن نے ”توورچیستوو،، رسالے پر اظہار رائے کرتے ہوئے ان سے پوچھا:

”ہاں یہ بتایئے، آپ کے یہاں سوویت عورتوں کی زندگی، کسان عورتوں کے بارے میں کچھ کیوں نہیں ہوتا۔ دیکھئے، نئی تشکیل شدہ ریاست، سوشلسٹ ریاست میں وہ بڑا رول ادا کرتی ہیں۔ پہلی بار ہمارے یہاں وہ وسیع سماجی میدان میں آئی ہیں۔ دیکھئے، ہماری عورتیں، دیہاتوں تک میں پڑھنے لکھنے کی، تعلیم کی کتنی مشتاق ہیں۔ کچھ سال گزرنے پر ہمارے یہاں عورتیں ڈاکٹر، ماہر زراعت، انجنیر، سائنس‌داں اور ریاستی کارکن ہونے لگیں‌گی۔،، اور پھر ذرا رک‌کر اپنے آپ سوچتے ہوئے انھوں نے کہا ”ہاں، ہاں۔ ہمیں اپنی عورتوں کے بارے میں لکھنا چاہئے۔ ہماری زندگی کی تعمیر کا بہت کچھ دارومدار ان پر ہے۔،،

لینن نوجوانوں کے بھی دوست تھے۔ وہ نوجوانوں کی تحریک کا بغور مطالعہ کرتے رہتے تھے اور ان کو

صحیح سیاسی راستہ اختیار کرنے میں مدد دیتے تھے۔ لینن کے مشورے پر پارٹی نے اچھے اچھے کمیونسٹوں کو نوجوان لڑکے لڑکیوں کی سیاسی تعلیم کےلئے بھیجا۔ ان کی رہنمائی میں نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ (کمسومول قائم کی گئی جس نے اب ''لیننی،، کا اعزازی نام اختیار کرلیا ہے۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ کی جو پہلی کانگرس ہوئی لینن نے اس کے مندوبین سے ملاقات اور بات‌چیت کی۔ ۱۹۲۰ء کے موسم خزاں میں انھوں نے کمسومول کی تیسری کانگرس میں ''نوجوانوں کی انجمنوں کے فرائض،، پر تقریر کی۔ یہ کانگرس اس وقت ہوئی تھی جب سفید گارڈ کے جنرل ورانگیل کےخلاف لڑائی زوروں سے جاری تھی۔ مندوبین کا کہنا ہے کہ ان کو یہ توقع تھی کہ لینن بین‌اقوامی اور اندرونی صورت‌حال کے بارے میں اور اس بارے میں رپورٹ پیش کریں گے کہ سفید گارڈوں سے کس طرح لڑا جائے اور کس طرح اناج کا کوٹہ جمع کیا جائے۔ اور لینن نے ان سے کیا کہا؟ انھوں نے نوجوانوں سے ''پڑھنے، پڑھنے اور پڑھنے،، کی اپیل کی۔ انھوں نے سادگی اور وضاحت سے سمجھایا کہ نوجوانوں کو کمیونزم کی تعمیر کےلئے تعلیم حاصل کرنا چاہئے۔ لینن نے کہا کہ کمیونزم کی تعمیر صرف اس سائنس اور علم کا سہارا ہی لیکر کی جا سکتی ہے جو انسانیت نے جستہ جستہ جمع کیا ہے۔ اور اس علم کا اطلاق صنعت اور زراعت میں کارآمد محنت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر کمیونزم کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ نوجوانوں کی یونین کے ممبر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عوامی کاز کےلئے اپنی طاقتوں کو وقف کردیا جائے۔

ہر روز، ہر شہر اور ہر دیہات میں، نوجوانوں کو مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ مل کر عام محنت کے کسی نہ کسی فریضے کو عملی طور پر طے کرنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ لینن نے کہا ''ضرورت یہ ہے کہ نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ تمام جواں سال لوگوں کو محنت کے شعور اور ضابطے کی تربیت دے۔ ''

لینن نے نوجوان نسل کے سامنے کمیونسٹ اخلاق کے عظیم اور شریفانہ اصول رکھے۔ انھوں نے کہا کہ کمیونسٹ اخلاقیات کی بنیاد کمیونسٹ سماج کی تعمیر کےلئے جدوجہد ہے۔ کمیونزم کے کاز کےلئے اپنے کو وقف کردینا، اپنی ساری زندگی اور سرگرمیوں کو محنت کشوں کی مسرت کی جدوجہد کےلئے وابستہ کرنا، وطن سے محبت، بین اقوامیت، کمیونزم کے دشمنوں سے مصالحت نہ کرنا اور اجتماعیت — یہ ہے نئے سماج کے انسان کا اخلاقی خاکہ۔ اور لینن خود ایسے ہی تھے۔

لینن کی تقریر نے نوجوانوں کو محاذ پر مجاہدانہ کارنامے اور عقب میں بےنظیر محنت کرنے کا جوش اور ولولہ بخشا۔ لینن نے نوجوانوں کو جو ہدایتیں اور مشورے دئے وہ اب بھی، کمیونزم کی تعمیر کے دور میں اہمیت رکھتے ہیں۔

سوویت اقتدار کو مضبوط بنانے، غیرملکی حملہآوروں اور سفید گارڈوں کے خلاف جدوجہد کرنے، عوام کو کمیونسٹ تربیت دینے میں اپنی ساری طاقت لگاتے ہوئے لینن نے روس کے مزدور طبقے اور بالشویک پارٹی کا زبردست انقلابی تجربہ اور نئے حالات میں اپنے تیار کئے

ہوئے انقلابی نظریہ کا استعمال بین‌اقوامی مزدور تحریک کی امداد اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی تنظیم کےلئے کیا۔ ۱۹۱۸ء کے دوسرے نصف میں کئی ملکوں — جرمنی، آسٹریا، فن‌لینڈ، ھنگری اور پولینڈ میں کمیونسٹ پارٹیاں نمودار ھوئیں۔ جنوری ۱۹۱۹ء میں لینن نے یورپ اور امریکہ کے مزدوروں سے تیسری انٹرنیشنل قائم کرنے کی اپیل کی۔ مارچ ۱۹۱۹ء میں ماسکو میں تیسری کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پہلی کانگرس ھوئی اور لینن نے اس کی کارروائیوں کی رھنمائی کی۔ انھوں نے بورژوا ڈیموکریسی اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں رپورٹ پیش کی اور سوویت اقتدار کے بارے میں اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے مافیہ کے متعلق بتایا۔

دوسری انٹرنیشنل کے لیڈروں نے مارکسی تعلیمات کو توڑمروڑ دیا تھا۔ انھوں نے پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی ریاست کی مخالفت کی۔ لینن نے بورژوازی کے دلالوں کی حیثیت سے ان کی قلعی کھولی۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں لکھی ھوئی لینن کی کتاب ”پرولتاری انقلاب اور غدار کاؤتسکی،، نے موقع پرستی پر کاری ضرب لگائی۔

اپنی یادداشتوں میں بونچ بروئےویچ نے لکھا ھے کہ ولادیمیر ایلیچ نے اس کتاب پر خاص جوش سے کام کیا ”وہ واقعی غصے سے پھوٹے پڑ رھے تھے،،۔ ”سارے دن اور رات گئے تک وہ اس بےمثال زوردار تصنیف میں مصروف رھتے تھے۔،،

لینن کو کیوں غصہ تھا؟ کس کی مخالفت انھوں نے کی تھی؟

۱۹۱۸ء کی ابتدا میں موقع‌پرستی کے نظریاتی لیڈر

کاؤتسکی نے ایک پمفلٹ ''پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ،، لکھا جس میں اس نے سوشلسٹ انقلاب اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے بارے میں مارکسی تعلیمات کو مسخ کیا، سوویت ریاست کے خلاف بہتان تراشی کی اور بالشویک پارٹی کی سرگرمیوں کو ہر طرح برے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ مزدور طبقے کے مفادات سے کاؤتسکی کی غداری کو بےنقاب کرتے ہوئے لینن نے اس پر نکتہ‌چینی کی کہ کاؤتسکی مارکس‌ازم کی ایک اہم بات یعنی پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو ہی نہیں تسلیم کرتا ہے۔

لینن نے اپنی کتاب میں کاؤتسکی کی ان کوششوں کے دیوالیہ‌پن کو بےنقاب کیا جو اس نے بورژوا ڈیموکریسی کو ''خالص اور طبقات سے خارج،، پیش کرنے کےلئے کی تھیں۔ لینن نے لکھا کہ جب تک مختلف طبقوں کا وجود ہے، صرف طبقاتی ڈیموکریسی ہی کی بات ہوسکتی ہے۔ اگر بورژوا ڈیموکریسی اقلیت کے مفادات کا اظہار کرتی ہے تو پرولتاری سوشلسٹ ڈیموکریسی جو ''بورژوا ڈیموکریسی سے لکھوکھہا بار زیادہ جمہوری ہے،، آبادی کی قطعی اکثریت یعنی محنت‌کشوں کے مفادات کی حفاظت کرتی ہے۔

روس میں سوویت اقتدار کے تجربے کی بنا پر لینن نے دکھایا کہ سوویتوں کے ذریعہ وجود میں آنےوالے محنت‌کشوں کے اقتدار سے زیادہ جمہوری اور کوئی اقتدار نہیں ہے۔ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی بدولت ہی سوویت عوام نے انقلاب دشمنی اور سامراجیوں کے جنگی حملوں کے خلاف جدوجہد میں کامیابی حاصل کرکے نئی زندگی کی تعمیر شروع کی۔ لینن نے سوشلزم کےلئے مزدور

طبقے اور سوویت روس کی قوموں کی جدوجہد کو زبردست بین‌اقوامی اهمیت دی۔ انھوں نے بتایا که کمیونسٹ پارٹی، مزدور طبقه اور سوویت رپبلک کے محنت‌کش سوشلزم کی فتح کےلئے جدوجہد کرکے دوسری قوموں کےلئے مثال پیش کر رہے ہیں۔

پہلی کانگرس نے تیسری انٹرنیشنل کے قیام کا اعلان کیا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کا قیام لینن‌ازم کی عظیم ترین فتح تھی۔ لینن نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرسوں کی کارروائیوں میں بھی حصه لیا — ۱۹۲۰ء کی دوسری کانگرس، ۱۹۲۱ء کی تیسری کانگرس اور ۱۹۲۲ء کی چوتھی کانگرس میں۔ انھوں نے اہم کمیشنوں میں کام کیا، کسانوں اور قومی مسائل، مظلوم قوموں کی طرف رویے، نوآبادیوں، کمیونسٹ پارٹیوں کے رول اور کام کے طریقوں کے بارے میں تقریریں کیں اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی کانگرسوں کے اہم فیصلوں کے مسودے مرتب کئے۔

لینن نے تمام ملکوں کے مزدوروں اور کمیونسٹ پارٹیوں کے اتحادواتفاق پر خاص طور سے زور دیا اور پرولتاری بین‌اقوامیت کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے کی تعلیم دی۔

لینن کمیونسٹ انٹرنیشنل کی کانگرسوں کے مندوبین سے ملتے تھے اور ان سے ان کے ملکوں میں مزدوروں کی تحریک اور کمیونسٹ پارٹیوں کی تشکیل کے بارے میں بات‌چیت کرتے تھے۔ لینن سے ان ملاقاتوں اور باتوں نے برادرانه کمیونسٹ پارٹیوں کے رهنماؤں مثلاً گلاحر (انگلستان)، کاشین (فرانس)، زاپوتوتسکی (چیکوسلوواکیه) اور

کاباک‌چیئف (بلغاریہ) وغیرہ کی زندگی میں نمایاں رول ادا کیا۔

بین اقوامی کمیونسٹ اور مزدور تحریکوں کے کارکنوں کے نام اپنے خطوط میں لینن عالمی انقلاب کی ناگزیر فتح، تمام ملکوں میں نئی سوشلسٹ ڈیموکریسی کی فتح کے گہرے یقین کا اظہار کرتے تھے۔

لینن پرجوش محب‌وطن تھے۔ ان کو اپنے ہم‌وطنوں، روسی تہذیب، زبان اور ادب سے بے‌پایاں محبت تھی۔ ساتھ ہی لینن بڑے پرولتاری بین‌اقوامیت پسند بھی تھے۔ وہ ہمیشہ بالشویک پارٹی، مزدور طبقے اور روس کے تمام محنت کشوں کے مفادات اور فریضوں کو بین‌اقوامی مزدور اور کمیونسٹ تحریکوں کے مفادات اور فریضوں سے منسلک رکھتے تھے۔ روس کے انقلاب کو لینن عالمی سوشلسٹ انقلاب کا جز سمجھتے تھے۔

لینن نے ہنگری اور باویریا میں (۱۹۱۹ء کی بہار میں) سوویتوں کی تشکیل کا خیرمقدم کیا اور ہنگری کے انقلاب کے رہنما بیلا کونا کی حمایت کی۔ انھوں نے کلارا تسیتکین کو لکھا ''ہم سب لوگوں کو بےحد خوشی ہے کہ آپ، کامریڈ میرنگ اور ''اسپارٹک‌والے * دوسرے کامریڈ،، جرمنی میں دل‌وجان سے ہمارے ساتھ ہیں،،۔

---

* اسپارٹک‌والے — بائیں بازو کے جرمن سوشل ڈیموکریٹوں کی انقلابی تنظیم کے ممبر جنھوں نے ۱۹۱۹ء میں جرمن کمیونسٹ پارٹی قائم کرنے میں حصہ لیا۔ (ایڈیٹر)

کمیونسٹ اور سوشلسٹ پارٹیوں میں صورت‌حال کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے لینن انتھک طور پر ان میں اصلی انقلابی عناصر کو متحد کرتے رہتے تھے لیکن ساتھ ھی مارکس‌ازم میں کسی قسم کی توڑمروڑ اور تخریب پر نکتہ‌چینی بھی کرتے تھے۔ وہ اس کو ضروری سمجھتے تھے کہ کمیونسٹ اور دوسری مزدور پارٹیوں کےدرمیان روابط میں اضافہ ھو اور وہ ایک دوسرے کو صورت‌حال اور سرگرمیوں سے مطلع کرتی رھیں اور خود لینن بھی اس پر مستقل گامزن تھے۔

مختلف ملکوں کی نوخیز کمیونسٹ پارٹیوں کو روسی کمیونسٹوں کے تجربے سے واقف کرنے اور اس تجربے کو ان تک پہنچانے کےلئے لینن نے ۱۹۲۰ء میں اپنی کتاب ''بائیں بازو، کا کمیونزم — بچکانہ بیماری''، لکھی جس میں انھوں نے بالشویک پارٹی کے قیام، ترقی، جدوجہد اور فتح پر روشنی ڈالی۔ ولادیمیر ایلیچ نے بتایا کہ کیسے بالشویک پارٹی پروان چڑھی اور مضبوط ھوئی، کیسے اور کیوں اس نے مشکلات سے کامیابی کے ساتھ نبٹ‌لیا اور دوسری کمیونسٹ پارٹیوں کےلئے اس کے کثیر سالہ تجربوں سے کون سے سبق ملتے ھیں۔

لینن نے لکھا کہ بالشویک پارٹی موقع پرستوں، مینشویکوں، سوشلسٹ انقلابیوں اور مزدور طبقے کے دوسرے دشمنوں، مارکس‌ازم کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد میں پلی بڑھی اور مضبوط بنی۔ اپنی صفوں میں آھنی ڈسپلن اور عوام سے گہرے رابطے کی بدولت اور اس کی بدولت کہ اس کو متواتر مارکس‌ازم کے نظریات کی رھنمائی حاصل رھی بالشویک پارٹی نے زبردست مشکلات کو طے کرلیا۔

داھنے بازو کی موقع پرستی کو مزدور تحریک میں سب سے بڑا خطرہ گردانتے ہوئے لینن نے اپنی اس کتاب میں کمیونسٹ پارٹیوں کے اندر ''بائیں بازو'' کے کارکنوں کی غلطیوں پر شدید نکتہ‌چینی کی جنھوں نے عوام سے تعلقات میں کمیونسٹ پارٹیوں کے رول اور فریضوں کو غلط سمجھا، بورژوا پارلیمنٹوں اور ٹریڈیونینوں میں کام کرنے سے انکار کیا اور دوسری پارٹیوں کے ساتھ کوئی معاھدہ یا سمجھوتہ کرنے کے خیال کو مسترد کردیا۔ انھوں نے انقلابی عمل کی جگہ انقلابی لفاظی کو دےدی۔ یہ مزدور طبقے کے کاز کےلئے، ساری عالمی کمیونسٹ تحریک کےلئے مضرت‌رساں تھا اور پارٹی کو عوام سے الگ کرتا تھا۔ عالمی پرولتاریہ کے لیڈر نے کہا جہاں عوام ھیں وھیں کمیونسٹوں کو بھی کام کرنا چاھئے۔ لینن نے طریقۂ کار میں لوچ پیدا کرنا سکھایا اور انتباہ کیا کہ ٹھوس فرائض کی عام حقیقتوں کو بندھے ٹکے کٹرعقیدوں کی طرح نہیں استعمال کرنا چاھئے۔ انھوں نے بتایا کہ کسی ملک کی خصوصیات سے متعلق عملی مسائل کو حل کرنے میں ایک لمحہ کےلئے بھی بین‌اقوامی فریضے یعنی سامراجیوں کے اقتدار کا تختہ الٹنے اور سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کے فریضے سے نگاہ نہ ھٹانا چاھئے۔ لینن کی تصنیف نے کمیونسٹ پارٹیوں کو اپنی غلطیاں ٹھیک کرنے، مزدور طبقے کے دشمنوں کے خلاف کامیابی سے جدوجہد کرنے اور ایسی پختہ‌کار مارکسی پارٹیاں بننے میں مدد دی جو عوام کو اپنے ساتھ لانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ اور اس وقت بھی یہ تصنیف ساری عالمی کمیونسٹ تحریک کےلئے زبردست اھمیت رکھتی ھے۔

مزدوروں اور کسانوں کے کاز کےلئے اپنی پرایثار جدوجہد سے ولادیمیر ایلیچ نے ساری دنیا کے محنت کشوں کے دل میں لامحدود محبت اور اعتماد پیدا کرلیا۔ بین اقوامی پرولتاریہ اور تمام ملکوں کے کمیونسٹ لینن کو اپنا لیڈر اور معلم سمجھنے لگے۔ وہ البم محفوظ ہے جس میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس کے مندوبین نے لینن کے بارے میں اپنے خیالات لکھے ہیں اور ان کےلئے اپنی محبت و احترام کا اظہار کیا ہے۔ ان میں سے چند یہاں دئیے جا رہے ہیں:

"روسی پرولتاریہ کو کامریڈ لینن پر فخر کرنے کا پورا حق ہے اور وہ اپنے کو خوش قسمت سمجھ سکتا ہے کہ انقلابی دور میں جبکہ اس کی بہت زیادہ ضرورت تھی اس کے درمیان لینن موجود تھے..." — انتونین زاپوتوتسکی نے لکھا۔

"لینن ایسے سادہ، ایسے انسان دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے دوربیں اور ثابت‌قدم ہیں" — جان ریڈ نے لکھا۔

نوآبادی اور ماتحت ملکوں کے مندوبین نے لکھا کہ لینن نے مشرق کی قوموں میں نئی امیدیں جگا دی ہیں اور ان کو خوشی کا راستہ دکھایا ہے۔ "وہ انسانیت کے شریف ترین نمائندے ہیں" — ایک ہندستانی نمائندے نے مختصر لیکن پرمعنی طور پر اظہار رائے کیا۔

محنت کش عوام، مغرب و مشرق کے ملکوں کی مظلوم قومیں ولادیمیر ایلیچ کی باتوں اور ان کے مشوروں کو غور سے سنتی تھیں۔ اطالوی کمیونسٹ جیرمانیتو نے لکھا کہ تیسری دہائی کی ابتدا میں لینن کا نام اٹلی کے انتہائی بھولے بسرے گاوؤں تک پھیل چکا تھا اور ولادیمیر

ایلیچ کے گہرے احترام کی نشانی کے طور پر متعدد مزدور خاندانوں نے اپنے نوزائیدہ بچوں کو ''لینن،، کا نام دیا تھا۔

۱۹۱۹ء کی گرمیوں میں غیرملکی حملہ‌آوروں اور سفید گارڈوں نے سوویت ریپبلک پر اور زوردار حملہ کردیا۔ خانہ‌جنگی کے محاذوں پر غیرملکی حملہ‌آوروں اور سفید گارڈوں کی متحدہ طاقتوں کے خلاف فیصلہ‌کن لڑائیاں ہونے لگیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ، انگلستان، فرانس، جرمنی اور جاپان کے سامراجیوں نے سوویت عوام کے خلاف سفید گارڈ کے جنرلوں دینیکن اور یودینیچ کی فوجیں اور کولچاک کے باقی ماندہ سپاہی جھونک دئیے۔ اس حملے کی وجہ سے ہزاروں شہر اور بستیاں تباہ ہوگئیں، ملک کی عوامی معیشت اور بھی ابتر ہوگئی، لکھوکہا آدمی تباہ و برباد ہوگئے۔ لینن کی قیادت میں کمیونسٹ پارٹی نے دشمنوں کو پھر منہ توڑ جواب دینے کےلئے عوام کو تیار کرلیا۔ نئے نئے لوگ سوویت وطن کی حفاظت کےلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ان مشکل دنوں میں بھی لینن نے ایک خاص ''پارٹی ہفتہ،، منانے کی تجویز کی اور پارٹی میں باشعور مزدوروں کی کثیر تعداد کا اضافہ کرتے رہے۔ اپنے لیڈر کی اپیل پر کمیونسٹ پارٹی میں سیکڑوں ہزاروں نئے مزدور، کسان اور سپاہی آتے گئے۔ ''پارٹی ہفتے،، نے نمایاں طور پر دکھایا کہ عوام کمیونسٹوں کی طرف آ رہے ہیں، کہ عوام پارٹی کی دل‌وجان سے حمایت کرتے ہیں۔ ''محنت‌کش عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ یہی ہماری طاقت ہے۔ اسی میں عالمی کمیونزم کے ناقابل تسخیر ہونے کا

سرچشمہ ہے،، لینن نے اپنے مضمون ''مزدوروں کی ریاست اور پارٹی ہفتہ،، میں لکھا۔

۱۹۱۹ء کے آخر میں جب سرخ فوج نے تقریباً تمام محاذوں پر فتح حاصل کرلی تھی ملک کو کچھ دم لینے کے وقفے ملے۔ لینن اور بالشویک پارٹی نے فوراً ہی زیادہ تر طاقت معاشی تعمیر یعنی ٹرانسپورٹ، ایندھن کی صنعت اور معیشت کے دوسرے اہم شعبوں کی بحالی میں لگا دی۔

معاشی تعمیر کا منصوبہ مرتب کرنے کےلئے پارٹی کی نویں کانگرس منعقد کرنے کی ضرورت پڑی۔ اس کانگرس کا خاص مقصد جنگی محاذوں کی جدوجہد سے ہٹ کر ساری عوامی معیشت کی بحالی اور ترقی کی غیرخونیں جدوجہد تک آنے کے طریقے، ذرائع اور اقدامات کا تعین کرنا تھا۔

پارٹی کی نویں کانگرس ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء کو ماسکو کے بالشوئی تھیٹر میں شروع ہوئی۔ یہ کانگرس آٹھ دن تک چلتی رہی اور اس کے دوران ولادیمیر ایلیچ چھ بار پلیٹ‌فارم پر آئے۔ مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں لینن نے پارٹی کے سامنے ملک کی معیشت کو نئی زندگی دینے کا فریضہ رکھا۔

ان کی ہدایت کی بنا پر پارٹی کانگرس نے ایک واحد معاشی منصوبے کے سوال پر غور کیا جس میں خاص جگہ عوامی معیشت کی بجلی‌بندی کو حاصل تھی۔

غربت اور تباہی کے درمیان سے ولادیمیر ایلیچ سوویتوں کے ملک کا عظیم مستقبل دیکھ رہے تھے۔ ان کو پختہ یقین تھا کہ سوویت نظام میں جنگی فتوحات کی طرح سوشلسٹ تعمیر کا بھی لامحدود سرچشمہ موجود ہے۔

لینن نے بتایا کہ سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کےلئے بھاری صنعتوں کو ترقی دینا اور ملک کی بجلی‌بندی کرنا ضروری ہے۔ لینن نے کہا ''کمیونزم — یہ ہے سوویت اقتدار اور سارے ملک کی بجلی‌بندی''۔ انھوں نے کہا کہ اگر روس میں بجلی گھروں اور ٹکنیکی آلات اور سازوسامان کا گھنا جال پھیلا دیا جائے تو ہماری کمیونسٹ معاشی تعمیر مستقبل کے سوشلسٹ یورپ اور ایشیا کےلئے مثال بن‌جائےگی۔ لینن نے کہا کہ سائنسی اور ٹکنیکی ترقی کے بغیر سوشلزم ممکن نہیں ہے۔ لیکن سائنس کو بھی بغیر سوشلزم کے پوری طرح پھولنے پھلنے کا امکان نہیں مل سکتا۔ صرف سوشلزم ہی سائنس کو سرمایہ‌داری کے جوئے سے نجات دلاتی ہے۔ اس وقت ہمارے دشمنوں کو یقین تھا کہ بالشویک پارٹی اور عوام مشکلات سے نہیں نبٹ سکیں‌گے، کہ کسی طرح کی بجلی‌بندی کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ حتی کہ ممتاز انگریز ادیب ایچ۔ جی۔ ویلس بھی جو بہت سے افسانوی ناولوں کے مصنف تھے لینن کے عظیم خیال کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ ۱۹۲۰ء میں وہ ماسکو آئے اور سوویت ریاست کے سربراہ سے بات‌چیت کی۔ ویلس نے لینن کو ''کریملن کا خواب دیکھنے‌والا'' کہا۔ ملک کی بجلی‌بندی کےلئے جرأت‌آمیز لیننی منصوبے میں ان کو ''برقی خواب و خیال'' کے سوا اور کچھ نہ نظر آیا۔ ''دس سال بعد پھر آئیے اور دیکھئے کہ اس دوران میں روس میں کیا ہوا ہے'' ولادیمیر ایلیچ نے ویلس سے کہا تھا۔

۱۹۲۰ء کی ابتدا میں لینن کی تحریک پر ایک پرانے کمیونسٹ کرژیژانوفسکی کی قیادت میں بڑے بڑے

سائنس‌دانوں اور انجنیروں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا گیا۔ لینن نے اس کمیشن کے کام کی کیسے رہنمائی کی اس کے شاہد ان کے بہت سے خطوط اور کرزیژانوفسکی، کلاسون، وینتر اور ملک کے دوسرے بڑے سائنس دانوں کی تحریریں ہیں۔ ۱۹۲۰ء کے کٹھن حالات میں کمیونسٹ پارٹی نے اپنے لیڈر کی رہنمائی میں بجلی‌بندی کی بنیاد پر پیداواری طاقت کو بڑھانے کا زبردست پروگرام بنایا۔ دس پندرہ سال کے دوران ۳۰ بڑے بجلی گھر بنانے، ۱۹۲۰ء کے مقابلے میں بجلی کی قوت میں ۱۷ گنے سے زیادہ اضافہ کرنے اور عام صنعتی پیداوار کو تقریباً ۱۵ گنا بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

لینن اس منصوبے کو پارٹی کے معاشی کام کی بنیاد، اس کا دوسرا پروگرام سمجھتے تھے۔ اس منصوبے نے سائنسی بنیاد پر منصوبہ‌بند اور ہمہ‌گیر معاشی ترقی کی تاریخ کی ابتدا کی۔ لینن کا بجلی‌بندی کا منصوبہ ملک میں ان برسوں میں ہی رائج ہونے لگا تھا جب معیشت تباہی کی حالت میں تھی اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے خلاف جدوجہد کی جا رہی تھی۔ لینن کتنے خوش ہوئے تھے جب ان کی موجودگی میں ماسکو کے قریب چھوٹے سے گاؤں کاشینو میں بجلی کے قمقمے جگمگا اٹھے تھے جن کو لوگ محبت سے ”ایلیچ کے قمقمے“ کہتے تھے۔

یہ منصوبہ مختصرترین مدت میں پایۂ‌تکمیل کو پہنچا دیا گیا اور جب ۱۹۳۴ء میں ایچ۔ جی۔ ویلس سوویت یونین دوبارہ آئے تو انھوں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر یقین کیا۔

۱۹۲۰ء میں سوویت لوگوں نے سامراجیوں کا نیا اور

آخری حملہ پسپا کردیا ۔ اس بار ہمارے ملک پر پولینڈ کے جاگیرداروں اور بورژوازی نے بھی حملہ کیا تھا جن کی پشت پر انگریز اور امریکی سامراجی تھے ۔

۵ مئی ۱۹۲۰ء کو سرخ فوج کے سپاھیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جو پولینڈ کے محاذ پر بھیجے جا رہے تھے لینن نے اس بات پر زور دیا کہ سوویت ریاست جنگ نہیں چاھتی ہے اور جنگ اس کے سر پر تھوپی گئی ہے۔ انھوں نے پولینڈ کے حکمراں طبقے کی قلعی کھولی جس نے یہ جنگ مسلط کی تھی، پولینڈ کے مزدوروں کو اس بہادرانہ جدوجہد کے لئے مبارکباد دی جو انھوں نے سوویت ریپبلک کی حمایت میں کی تھی اور اس گہری ھمدردی کا اظہار کیا جو ھمارے ملک کے لوگ پولینڈ کے عوام کے لئے رکھتے ھیں ۔

اس بار بھی سوویت روس کا گلا گھونٹنے کے لئے سامراجیوں کی کوشش ناکام ثابت ہوئی ۔ اسی سال خزاں میں کرائمیا پر حملہ بھی ناکام رہا اور اس کا آخری دمچھلا بیرن ورانگیل ختم ہو گیا ۔

کمیونسٹ پارٹی اور اس کے عظیم لیڈر کی انتھک جراتآمیز سرگرمیوں کی وجہ سے مزدوروں اور کسانوں کو سوویت ملک کے کثیر تعداد اور طاقتور دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی ۔ سوشلزم نے دنیا کی سرمایہدار طاقتوں کے خلاف پہلی فیصلہ کن جنگ میں فتح پائی ۔ ”ہم سب کے خلاف ڈٹے رہے،، لینن نے بجا فخر کے ساتھ کہا ۔

خانہ جنگی کا خاتمہ سوویت عوام کی عالمی تاریخی فتح پر ہوا اور لینن کے ان پیغمبرانہ الفاظ کی تصدیق ہو گئی کہ

''اس قوم پر کبھی فتح نہیں حاصل کی جا سکتی جس کے مزدوروں اور کسانوں کی اکثریت خود یہ سمجھتی ہو، محسوس کرتی ہو اور یقین رکھتی ہو کہ وہ اپنے سوویت اقتدار، محنت کشوں کے اقتدار کی حفاظت کر رہی ہے۔''

سوشلسٹ تعمیر کے روح رواں اور ناظم

کمیونسٹ پارٹی نے لینن کی قیادت میں بڑی مہارت اور بےخوفی کے ساتھ سوویت لوگوں کو خانہ‌جنگی کی ساری صعوبتوں سے گزارا۔ لیکن پرامن معاشی تعمیر میں نئی زبردست مشکلات پیش آئیں۔ سامراجی سوویت ریپبلک کو اپنی فوجی طاقت سے نہیں تباہ کرسکے۔ پھر بھی انھوں نے ہمارے ملک کو اتنا تباہ کردیا کہ بقول لینن کے انھوں نے ''اپنے فریضے کو نیم‌تکمیل'' تک پہنچا دیا۔ صنعتیں اس کم مقدار کا بھی ساتواں حصہ سامان تیار کرتی تھیں جو جنگ سے پہلے بنایا جاتا تھا۔ ان علاقوں میں خاص طور سے کارخانوں کو نقصان پہنچا تھا جہاں سفید گارڈوں اور غیرملکی قبضہ گیروں کا تسلط رہ چکا تھا۔ ایندھن اور خام سامان کی کمی کی وجہ سے زیادہ‌تر کارخانے کام نہیں کررہے تھے۔ فی کس آبادی پر ایک کلوگرام سے کم خام لوہے اور ایک میٹر سے کم سوتی کپڑے کی پیداوار تھی۔ ریلوے ٹرانسپورٹ پوری طرح سے ابتری کی حالت میں تھا۔ شہروں میں مزدور بھوکے تھے۔ زراعت بھی بےحد

تباہ‌حال تھی ۔ خانہ‌جنگی اور مداخلت میں محنت کش کسانوں نے کثیر تعداد میں سوویت اقتدار کی حمایت کی کیونکہ اس نے کسانوں کو زمین دی تھی اور جاگیرداروں سے نجات دلائی تھی ۔ انھوں نے تمام صعوبتیں برداشت کیں، قربانیاں دیں اور جنگی کمیونزم کی پالیسی کو تسلیم کیا ۔ لیکن جب ملک پرامن تعمیر کے راستے پر چلا تو کسانوں نے اناج کے کوٹے کے حصول کے خلاف بے‌اطمینانی کا اظہار کیا ۔ انھوں نے ایسے صنعتی سامان کا مطالبہ کیا جو معیشت کو ترقی دینے کے لئے ضروری تھے ۔ لیکن یہ سامان نہ تھا ۔ کسان یہ چاہتے تھے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی محنت سے پیدا کی ہوئی چیزوں کا لین‌دین کر سکیں، ان کو بازار میں بیچ سکیں اور مناسب قیمتوں پر صنعتی سامان خرید سکیں لیکن جنگی کمیونزم کے دور میں اس کی ممانعت تھی ۔

کسانوں کی اس بے‌اطمینانی کو نئے نظام کے دشمنوں نے استعمال کیا اور ان کو سوویت اقتدار کے خلاف اقدامات کرنے کے لئے اکسایا ۔ وسطی روس، یوکرین، دون اور سائبیریا کی متعدد جگہوں پر وہ امیر کسانوں (کولاک) کی بغاوتیں کرانے میں کامیاب ہوگئے جن میں اوسط درجے کے کسانوں کے ایک حصے نے بھی شرکت کی ۔ مارچ ۱۹۲۱ء میں کرونشتاد میں انقلاب دشمن بغاوت پھوٹ پڑی ۔

ملک کے لئے اس خطرناک لمحے میں لینن کی دانائی نئی قوت کے ساتھ ظاہر ہوئی ۔ پارٹی اور عوام کے لیڈر نے جرأت کے ساتھ یہ تجویز کی کہ پارٹی اور سوویت ریاست کی معاشی پالیسی میں بنیادی تبدیلی کی جائے ۔

لینن نے جو نئی معاشی پالیسی مرتب کی تھی وہ سوشلسٹ معیشت کی بنیاد ڈالنے کا ترقیاتی منصوبہ تھی جس کا خاکہ وہ ۱۹۱۸ء میں ھی اپنے پمفلٹ ''سوویت حکومت کے فوری فرائض،، میں دے چکے تھے۔

لینن نے سمجھایا کہ عوامی معیشت کی بحالی کی ابتدا زراعت سے کرنے کی ضرورت ھے کیونکہ وہ صنعتی مرکزوں کے لئے اناج اور خام اشیا کی مانگ کو بالکل نہیں پورا کر رھی تھی۔ اور اس کے بغیر صنعت کو ترقی دینا اور بھاری صنعتوں کے لئے وسائل اکٹھا کرنا ممکن نہ تھا۔

لینن نے کہا کہ ھمارے ملک میں چھوٹے کسانوں کی معیشت حاوی ھے۔ مزدور طبقے کو چاھئے کہ وہ لکھوکھا کسانوں کے ساتھ مل‌جل کر رھے، ان کو نئی تربیت دے اور سوشلسٹ تعمیر میں لائے۔ یہ صرف نئی معاشی پالیسی کی مدد سے ھی ممکن تھا۔ اس پالیسی کا نچوڑ کیا تھا؟ اس کو نیا کیوں کہا جاتا تھا؟

— لینن نے تجویز پیش کی کہ فاضل اناج کا کوٹہ وصول کرنے کی جگہ جنس کی شکل میں ٹیکس لگایا جائے اور فاضل اناج اور دوسری چیزوں کی نجی فروخت کی اجازت دے دی جائے۔ انھوں نے پارٹی کے سامنے تجارت کو اچھی طرح منظم کرنے، کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی تعمیرنو کرنے کا فریضہ پیش کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ کمیونسٹ تجارت کرنا اور مزدوروں اور کسانوں کو سرمایہ‌داروں کے مقابلے میں زیادہ سستا اور اچھا سامان مہیا کرنا سیکھیں۔ لینن نے کہا کہ تب کسانوں کو زیادہ اناج پیدا کرنے سے دلچسپی پیدا ھوگی جو ساری عوامی معیشت

کی بحالی اور ترقی کو آگے بڑھائیگی۔ لینن نے سمجھایا کہ نئی معاشی پالیسی (NEP) مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کو اور سوویت اقتدار کو مضبوط کریگی۔

سرمایہ‌داری سے سوشلزم کی طرف عبوری دور میں کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کی نئی معاشی پالیسی واحد صحیح پالیسی تھی۔ پہلے دور میں نئی معاشی پالیسی ایک واضح پسپائی تھی کیونکہ اس نے نجی تجارت اور مزدوروں کی محنت اجرت پر حاصل کرنے کی اجازت دے دی تھی جس کا مطلب جزوی طور پر سرمایہ‌داری کا نوجیون تھا۔ لیکن یہ پسپائی عارضی اور سوویت نظام کےلئے خطرناک نہ تھی۔ اقتدار مزدوروں اور کسانوں کے ہاتھ میں تھا۔ صنعت، زمین، بینک، ریلوے، آبی اور بحری ٹرانسپورٹ ریاست کی ملکیت تھے۔

۱۹۲۱ء میں بالشویک پارٹی کی دسویں کانگرس ہوئی۔ اس کی خاص اہمیت تھی۔ کانگرس نے نئی معاشی پالیسی اختیار کرنے کےلئے لینن کی تجویز منظور کرلی۔ کانگرس نے ٹریڈیونینوں کے بارے میں بھی فیصلہ کیا اور نئے حالات میں ان کے رول اور فریضوں کا تعین کیا۔ اس نے ٹریڈیونینوں کے بارے میں لینن کے اس مؤقف کی تصدیق کی کہ ان کی حیثیت انتظام و انصرام کے اسکول، کمیونزم کے اسکول کی ہے۔

ملک جن دشواریوں سے گزر رہا تھا انھوں نے کمیونسٹ پارٹی کے اندر صورت حال پر بھی منفی اثر ڈالا۔ ۱۹۲۰ء کے آخر میں پارٹی کے ممبروں کی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ تھی۔ ان میں مزدور آدھے سے کم تھے، کسان ایک چوتھائی تھے اور باقی دفتری ملازم،

دستکار اور دانش‌ور تھے - پارٹی میں بعض سابق مینشویک اور سوشلسٹ انقلابی آ گئے تھے - پارٹی کے ممبروں کا ایک حصہ سیاسی طور پر مستحکم نہیں تھا - تراتسکی، بخارین اور دوسرے گٹ‌بندوں کی قیادت میں پارٹی‌دشمن گروھوں نے اپنی سرگرمیاں پھر تیز کردیں - انھوں نے لینن اور سوشلسٹ تعمیر کے طریقوں اور ٹریڈیونینوں کے رول کے بارے میں پارٹی کی پالیسی کی مخالفت کی - مخالفت کرنے‌والوں نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف‌ورزی کی اور پارٹی میں پھوٹ ڈالنے اور اس کی طاقت کو توڑ دینے کی کوشش کی -

اس خطرے کو لینن نے دیکھ لیا - وہ پارٹی کے اتحاد کو بے‌حد اھمیت دیتے تھے - اس میں پارٹی کی طاقت کا ایک سرچشمہ تھا - لینن نے بتایا کہ اگر پارٹی کے اندر پھوٹ پڑتی ھے تو لازمی طور پر اس کا نتیجہ مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کا خاتمہ، سوویت اقتدار کی تباھی اور ھمارے ملک میں سرمایہ‌داری کا دوبارہ قیام ھوگا -

ولادیمیر ایلیچ نے کانگرس میں تجویز پیش کی کہ پارٹی کے اندر کسی قسم کے گٹ یا پارٹی‌دشمن گروپ کے وجود اور سرگرمیوں کو ممنوع قرار دیا جائے - کانگرس نے پارٹی کے اتحاد کو مضبوط کرنے کے بارے میں لینن کی تجویز منظور کرلی اور اعلان کیا کہ گٹ‌بندی والی سرگرمیوں کے لئے پارٹی کے ھر ممبر کو حتی‌کہ مرکزی کمیٹی کے ممبروں کو پارٹی سے خارج کردیا جائے گا -

۱۹۲۱ء میں لینن نے پارٹی کی تطہیر کی تجویز کی - انھوں نے اپیل کی کہ پارٹی کو تمام حاشیہ نشینوں اور بیگانہ

لوگوں یعنی بے ایمان، کمزور اور نوکرشاھی کے پرستاروں سے پاک کیا جائے۔ چنانچہ تطہیر کا نتیجہ یہ نکلا کہ پارٹی کی حالت بہتر ھوگئی اور اس کا اتحاد زیادہ مضبوط ھو گیا۔

فاضل اناج کے کوٹے کی وصولی کے بجائے جنس کی شکل میں ٹیکس کا قانون منظور ھونے کے بعد لینن نے برابر اس کی فکر رکھی کہ ان فیصلوں کو زندگی میں رائج کیا جائے۔ انھوں نے زراعت کی بہتر تنظیم اور اس کی پیداوار بڑھانے کےلئے ھدایات جاری کیں، زراعت میں سوشلسٹ سیکٹر کی ہر طرح حمایت کی اور ریاستی فارموں کی کارگذاریوں کا بغور مطالعہ کیا کیونکہ بقول لینن کے یہ واقعی پرولتاری کاشتکاری تھی۔ انھوں نے پنچائتی کاشتکاری کی حمایت کی لیکن ساتھ ھی اس کام میں عجلت اور جلدی کے خلاف بھی آگاہ کیا۔

اپنے پمفلٹ ''جنس کی شکل میں ٹیکس،، اور ''اکتوبر انقلاب کی چوتھی سالگرہ،، اور ''سونے کی اھمیت — آج اور سوشلزم کی مکمل فتح کے بعد،، نامی مضامین میں ولادیمیر ایلیچ نے مزدوروں اور کسانوں کو تفصیل کے ساتھ نئی معاشی پالیسی کا مافیہ اور اس کو زندگی میں رائج کرنے کے طریقے سمجھائے۔ لینن کی ھدایات کی بنیاد پر پارٹی نے بڑے پیمانے پر عوامی معیشت کی بحالی اور عوام کی حالت بہتر بنانے کا کام شروع کیا۔

لینن کی سرگرمیاں انتھک اور نوع بنوع تھیں۔ وہ دونباس، باکو کی تیل کی صنعت اور دھات‌سازی کے کام کےلئے عملی ھدایات دیتے رھتے تھے۔ انھوں نے کئی بار کورسک کی مقناطیسی عجوبے کی عوامی معاشی اھمیت پر

زور دیا۔ ملک میں بجلی کے پہلے اسٹیشن لینن کی براہ راست نگرانی میں بنائے گئے۔ خود کفالتی بننا، پیداوار کو نفع بخش بنانا، مالی لحاظ سے اپنی محنت کے نتائج سے کارکنوں میں دلچسپی پیدا کرنا، مادی ذرائع کے استعمال میں کفایت اور پیداوار میں بہتری کی حوصلہ‌افزائی کرنا — لینن ان تمام باتوں کو صنعت کے نوجیون اور ترقی کے لئے اہم سمجھتے تھے۔ انھوں نے لکھا ''میرے خیال میں ٹرسٹ اور کارخانے اسی‌لئے ھی خود کفالتی بنیادوں پر قائم کئے جاتے ھیں که وہ خود اپنے کارخانوں کے گھاٹے بغیر چلنے کی ذمہ‌داری ھر طرح سے ذمہ‌داری لیں۔''

لینن نے مالی دلچسپی پر خاص طور سے زور دیا۔ انھوں نے لکھا که ''بلا ذاتی دلچسپی کے کچھ بھی نہیں حاصل ھو سکتا۔ دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت ھے''۔ ساتھ ھی وہ محنت کشوں میں شعور بڑھانے، ان میں احساس ذمے‌داری اور کام کے بارے میں مالکانه دلچسپی پیدا کرنا بھی ضروری سمجھتے تھے۔ لینن ریاستی ملکیت کی طرف بدانتظامی کے رویے اور ریاستی وسائل کو فضول خرچ کرنے کے خلاف سخت جدوجہد کرتے تھے۔ عوامی بہبودی کی چیزوں کی کفایت شعاری کمیونسٹ سماج کا قانون ھے۔ اس کا اظہار اس لیننی فارمولے سے ھوتا ھے: ''ایسے وقت میں — اور حقیقی کمیونسٹ سماج کے لئے یا ھمیشه صحیح ھے که اناج اور ایندھن کا ھر پوڈ واقعی مقدس ھے...''

پارٹی اور سوویت حکومت نے عوامی معیشت کی رھنمائی کا مضبوط، مرکوز اور منصوبه‌بند انتظام کیا اور ساتھ

ھی مقامی خودمختاری اور تخلیقی پیش‌قدمی کو بڑھاوا دینے کےلئے بھی سب کچھ کیا۔ کرزیژانوفسکی کے نام جو اس زمانے میں ریاستی منصوبہ‌بندی کمیشن کے صدر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے، لینن کے خطوط دکھاتے ھیں کہ وہ ریاستی منصوبے کے کام میں کتنی گہری دلچسپی لیتے تھے اور کتنی سختی سے یہ تقاضہ کرتے تھے کہ منصوبہ‌بندی زندگی سے مربوط اور سائنس اور عوام کے ترقی‌پسند عملی تجربے پر مبنی ھو۔

زبردست مصروفیت کی حالت میں بھی ولادیمیر ایلیچ سائنس اور ٹکنیک کی ترقی میں ھر پیش‌قدمی اور امکان سے دلچسپی لیتے تھے۔ وہ دونباس میں کوئلے کو برما کر نکالنےوالی مشینوں اور ھائڈرالک طریقے سے دلدلی کوئلہ نکالنے وغیرہ سے بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ ایسی دستاویزات محفوظ ھیں جن سے پتہ چلتا ھے کہ وہ ایجادوں سے کتنی دلچسپی رکھتے تھے اور مؤجدوں کی ھر طرح سے مدد کرتے تھے۔

لینن نے انتظامی اداروں، ریاستی مشینری کے کام کی تنظیم کے مسائل کی طرف بھی بڑی توجہ کی۔ ان کو ضابطہ پرستی، کاغذی دوڑ اور انتظامی مشینری میں ڈھیلے‌پن پر سخت غصہ آتا تھا۔ منفرد مرکزی محکموں میں کاغذی دوڑ اور ضابطہ پرستی کے واقعات کو دیکھ‌کر لینن نے لکھا ’’سوویت انتظامی مشینری کو بالکل ٹھیک ٹھیک، صفائی اور تیزی سے کام کرنا چاھئے۔‘‘

لینن نے سوویت قوانین کو مرتب کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا اور اس بات کی کوشش کی کہ انقلابی ضوابط کو پیش نظر رکھا جائے۔ انھوں نے عجلت کے ساتھ

پہلے سے سوچے سمجھے بغیر انتظامی مشینری کی تنظیم نو کی سخت مخالفت کی۔ انھوں نے جنوری ۱۹۲۲ء میں لکھا کہ ''میں تنظیم نو سے بہت ڈرتا ھوں''۔ انھوں نے کم و بیش ھر بڑے اقدام کے بارے میں یہ مشورہ دیا کہ پہلے اس کو عملی طور پر آزما کر دیکھ لیا جائے اور پھر اس کو قانون کی طرح رائج کیا جائے۔ انھوں نے تعلیم دی کہ قانون‌سازی کےلئے ''تین بار سوچنا اور سات بار ناپنا چاھئے!''

سوویتوں اور پارٹی کے کارکنوں سے لینن سے بہتر کوئی اور واقف نہ تھا۔

وہ کمیونزم کےلئے ایثار، کام کی گہری واقفیت، پارٹی کی لائن کو رائج کرنے میں استقلال اور ساتھ ھی لوچ، مصلحت‌آمیزی اور لوگوں کی طرف توجہ کے رویے کی قدر کرتے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ کا خیال تھا کہ پارٹی کے کارکنوں کو عملی تجربے کےلئے معاشی کام میں لگانا کارآمد ہوتا ھے۔ انھوں نے ھدایت کی کہ ''مرکزی کمیٹی کی مشینری کو مضبوط بنانا چاھئے اور ان کو مقامی علاقوں سے قریب لانا چاھئے'' اور یہ تجویز کی کہ ''مرکزی کمیٹی کے منتظمین کو مقامی علاقوں کو اوپر اٹھانا ان کے کام کی جانچ کرنا اور ان کو ھدایت کرنا چاھئے''۔ عملوں کے انتخاب، تقرر اور تربیت میں پارٹی نے لینن کے ان اصولوں سے رھنمائی حاصل کی اور کر رھی ھے۔

لینن انتظام میں افسری اور حکم چلانے کے طریقوں رفیقوں اور ماتحتوں سے درشتی کا رویہ اختیار کرنے پر سخت نکتہ‌چینی کرتے تھے۔ ایک بار مارچ ۱۹۱۹ء کو

بات ہے لینن کو ا۔ گ۔ پراودین کی درشتی کے بارے میں معلوم ہوا جو داخلی امور کے عوامی کمیسار کے بورڈ کے ممبر تھے۔ انھوں نے عوامی کمیسار پیتروفسکی سے کہا کہ پراودین کو سخت سزا دی جائے اور ان کی کارگذاری کو کنٹرول کیا جائے کیونکہ ان میں ''حکم چلانے'' کا حماقت‌آمیز رجحان موجود ہے۔''

لوگوں کے بارے میں رائے قائم کرنے کےلئے لینن محنت‌کشوں کی رائے سننے کا مشورہ دیتے تھے۔ انھوں نے لکھا کہ ''محنت‌کش عوام ایماندار اور باایثار کمیونسٹوں اور ان کے درمیان فرق کرنے کا زبردست شعور رکھتے ہیں جو ایسے انسان میں نفرت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں جو اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے روٹی کماتا ہے، اس انسان میں جو کوئی خصوصی مراعات اور ''افسروں تک رسائی'' نہیں رکھتا۔''

سخت اور متواتر کام اور ۱۹۱۸ء میں سخت زخمی ہونے نے (جبکہ ایک گولی ابھی تک جسم کے اندر تھی) لینن کی صحت کو نقصان پہنچایا۔ ۱۹۲۱ء کے جاڑوں سے ان کو ڈاکٹروں کے اصرار پر اکثر کام چھوڑ کر علاج اور آرام کرنا پڑتا تھا۔ ۱۹۲۲ء میں انکی صحت کافی خراب ہوگئی پھر بھی بیماری کے باوجود وہ روزانہ ریاستی کام کرتے رہے۔

مارچ ۱۹۲۲ء میں انھوں نے پارٹی کی گیارھویں کانگرس میں تقریر کی۔ مرکزی کمیٹی کی سیاسی رپورٹ میں انھوں نے نئی معاشی پالیسی کے پہلے سال کا جائزہ پیش کیا۔ انھوں نے بڑی خوشی کے ساتھ یہ بتایا کہ عوامی معیشت کے سارے شعبوں میں ترقی شروع ہوگئی

ہے اور مزدور طبقے اور کسانوں کا اتحاد مضبوط ہوا ہے۔ اسی رپورٹ میں انھوں نے خامیوں پر بھی نکتہ‌چینی کرکے بالشویک تنقید اور خود تنقید کی مثال پیش کی جس کا مقصد سوویتوں، پارٹی اور معیشت کے اداروں کے کام کو بہتر بنانا تھا۔ لینن نے اعلان کیا کہ پسپائی کی مدت ختم ہو چکی ہے، کہ اب سرمایہ‌دار عناصر پر دھاوا منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ نئی زندگی کی تعمیر میں پارٹی کے رول پر زور دیتے ہوئے لینن نے یہ پیغمبرانہ الفاظ کہے کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی حاصلات کو نہیں چھین سکتی کیونکہ یہ حاصلات تاریخ عالم کا جز بن چکی ہیں۔ یہ آخری پارٹی کانگرس تھی جس میں لینن نے تقریر کی۔

۱۹۲۲ء کی گرمیوں میں لینن ماسکو کے قریب گورکی نامی گاؤں میں منتقل ہوگئے۔ مئی کے آخر میں ان پر بیماری کا سخت دورہ پڑا۔ صحت کچھ بحال ہوتے ہی جولائی کے وسط میں ولادیمیر ایلیچ نے کام سے متعلق خط و کتابت شروع کردی اور تقاضہ کیا کہ ان کو کتابیں بھیجی جائیں۔ گورکی کے میوزیم میں وہ کتابیں اب بھی محفوظ ہیں جن کا مطالعہ اس زمانے میں لینن نے کیا تھا۔ ان میں ۳۲ اخبارات، مختلف زبانوں کے ۱۳۷ رسالے اور بہت سی کتابیں ہیں۔

ملک کے کونے کونے سے مزدوروں اور کسانوں نے ولادیمیر ایلیچ کو دریافت‌خیریت کے پر تشویش خطوط لکھے اور ان میں اپنے لیڈر سے پرخلوص محبت اور ان کی مکمل صحت‌یابی کی تمنائیں ظاہر کیں۔ ماسکو کی پہلی گوزناک نامی فیکٹری نے یہ تجویز منظور

۷نومبر ۱۹۱۹ء کو لینن لال چوک پر

لینن کریملن میں اپنے مطالعہ کے کمرے میں (۱۹۱۸ء)

کی کہ ''ولادیمیر ایلیچ کو تین مہینے کی رخصت دی جائے اور ان سے ڈاکٹروں کی ھدایات پر فوری عمل اور محنت‌کشوں کیلئے اپنی قوت کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔''

تحصیل موچکاپ (ضلع بوریسوگلیب، صوبہ تامبوف) کے کسانوں نے لکھا ''ھمارے بہت ھی محبوب معلم اور کامریڈ، ھم تحصیل کانگرس کے مندوبین ۱۰ ھزار کسانوں کی طرف سے یہ تمنا کرتے ھیں کہ آپ جلداز جلد پوری طرح صحت‌یاب ھوجائیں۔ ھمارے ھم‌وطن یہ پوچھتے ھیں کہ کب آپ پھر ھماری بہبودی کیلئے فرمانوں پر دستخط کرنے لگیں‌گے۔ ھم آپ سے درخواست کرتے ھیں کہ آپ قبل از وقت بستر سے نہ اٹھیں۔ ھم آپ کےلئے مکمل آرام اور صحت‌یابی کی تمنا کرتے ھیں۔''

اکتوبر میں لینن نے پھر کام شروع کردیا۔ وہ عوامی کمیساروں کی کونسل کی صدارت، پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے کام میں شرکت اور تقریریں کرنے لگے۔

۱۳ نومبر ۱۹۲۲ء کو لینن نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی چوتھی کانگرس میں اپنی رپورٹ ''روسی انقلاب کے پانچ سال اور عالمی انقلاب کے امکانات'' پیش کی۔ لینن نے مندوبین کو بتایا کہ نئی معاشی پالیسی کی بنیاد پر سوویت حکومت نے کیا حاصل کیا ھے۔ انھوں نے کہا کہ کمیونسٹ پارٹی، عوام کی جرأت‌آمیز محنت کی بدولت سوویت ریپبلک نے نئی معاشی پالیسی کی بنیاد پر عام طور سے معیشت میں اضافہ کیا ھے۔ مالیاتی سسٹم میں استحکام پیدا ھوا ھے اور تجارت بحال ھوئی ھے،

کسانوں کی بعیشت مضبوط ہو گئی ہے، ہلکی صنعت کی بحالی کے لئے قدم اٹھایا گیا ہے اور بھاری صنعت کی حالت نے نمایاں سوڑ اختیار کیا ہے، مزدوروں کی حالت بہتر ہوگئی ہے اور تہذیبی تعمیرات میں بھی حاصلات ہوئی ہیں۔ لینن نے دکھایا کہ یہ کامیابیاں کمیونسٹ پارٹی اوز سوویت ریاست کی صحیح پالیسی کا نتیجہ ہیں۔

ولادیمیر ایلیچ نے اپنی تقریر اس اپیل پر ختم کی کہ بالشویک پارٹی کے تجربے، روسی انقلاب کے سبقوں کو اندھا دھند عقیدے کی طرح نہیں بلکہ تخلیقی طور سے سمجھنا چاہئے۔

۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء کو لینن نے ماسکو سوویت کے اجلاس میں تقریر کی۔ انھوں نے سفید گارڈوں اور غیر ملکی حملہآوروں کی قطعی پسپائی کے بعد صورتحال کا جائزہ لیا اور ان فریضوں کو بتایا جو عوام کے سامنے ہیں، ان کو پورے کرنے کے راستے اور طریقے بتائے اور اپیل کی کہ معیشت میں کفایتشعاری سے کام لیا جائے۔ لینن نے سوشلسٹ سماج کی تعمیر میں پارٹی کے رول پر خاص طور سے زور دیا۔ انھوں نے اس پر قطعی اعتماد کا اظہار کیا کہ ''نئی معاشی پالیسیوالے روس سے سوشلسٹ روس بنےگا،،۔ یہ لینن کی آخری پبلک تقریر تھی۔

لینن نے قوموں کے درمیان دوستی کی طرف کافی توجہ کی۔ انھوں نے استحصال کرنےوالوں کے لئے مفید قوموں پر ظلم اور عدم مساوات کے خلاف ہمیشہ جدوجہد کی۔ عظیم اکتوبر انقلاب کی فتح کے بعد وہ قومی ریپبلکوں کی ترقی کی انتھک فکر کرتے رہے۔ انھوں نے قوموں کی دوستی کو سوویت ریاست کی مضبوطی کی بنیاد سمجھا اور

سوویت ریپبلکوں کو واحد یونین ریاست میں متحد کرنے کا فریضہ پیش کیا۔

لیکن ان کو کیسے متحد کیا جائے، کن بنیادوں پر؟ اسکو حل کرنے کیلئے استالین کی صدارت میں ایک کمیشن بٹھایا گیا۔ استالین نے یہ تجویز پیش کی کہ خودمختار ریپبلکیں یوکرین، بیلوروس اور جارجیا وغیرہ خود انتظامی ریپبلکوں کے حقوق رکھتے ہوئے روسی سوشلسٹ فیڈریشن میں شامل ہوجائیں۔

لینن نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی۔ انھوں نے روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو کو ''سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی تشکیل کے بارے میں'' اور ''قومیتوں کا یا 'خودمختاریت' کا سوال''، خطوط لکھے جن میں انھوں نے ریپبلکوں کے اتحاد یعنی سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کی قیام کی بنیاد پیش کی۔ ان میں پرولتاری بین‌اقوامیت پر مبنی مساوی حقوق رکھنےوالی اور خودمختار قوموں کے رضاکارانہ اتحاد کیلئے کہا گیا تھا۔ یہ تاریخ میں نئی اور بےنظیر کثیر قومی ریاست تھی جو قوموں کی دوستی پر مبنی تھی۔

دسمبر ۱۹۲۲ء میں سوویتوں کی پہلی کل یونین کانگرس نے سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کی یونین کے قیام کا فیصلہ کیا اور لینن سوویت یونین کی عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر (وزیر اعظم) مقرر ہوئے۔

دسمبر ۱۹۲۲ء میں ولادیمیر ایلیچ پر بیماری کا نیا حملہ ہوا۔ ۱۹۲۳ء کی جنوری — فروری میں ان کی حالت کچھ بہتر ہوگئی۔ اس زمانے میں لینن نے اپنے مشہور اور آخری مضامین ''کانگرس کے نام خط''،

”ڈائری کے ورق“، ”کوآپریٹیو کے بارے میں“، ”همارا انقلاب“، ”هم مزدوروں اور کسانوں کے معائنے کی تنظیم نو کیسے کریں“ اور ”چاهے کم هو مگر هو بهتر“ لکھائے۔

اٹل قوت‌ارادی، احساس ذمےداری، وطن کے مستقبل اور سوویتوں کے ملک کی آئندہ ترقی کی فکر نے لینن کو انسانی امکان سے باهر بیماری کی تکلیف پر قابو حاصل کرنے کی طاقت دی اور سخت بیماری کے باوجود انهوں نے کوئی ڈیڑھ مهینے کے اندر کئی لاجواب تصانیف کیں۔

لینن کے آخری خطوط اور مضامین کی اهمیت کا اندازہ نهیں لگایا جا سکتا ۔ یه تحریریں ایک دوسرے سے مسلسل هیں اور مافیه کے لحاظ سے واحد تصنیف پیش کرتی هیں جس میں لینن نے اپنی پچھلی تصانیف اور تقریروں کے نتائج اور تجویزوں کو فروغ دیتے هوئے سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر کا عظیم منصوبه مکمل کرلیا اور عالمی تحریک آزادی کے عام امکانات کی روشنی میں روس کی ازسرنو سوشلسٹ تشکیل کیلئے تعمیمی پروگرام پیش کیا ۔

لینن کا خیال تها که روس کے پاس سوشلزم کیلئے تمام ضروری سامان کافی موجود هے۔ ولادیمیر ایلیچ نے بتایا که سب سے بڑا فریضه یه هے که صنعت کی بحالی اور ترقی هو، خصوصاً بهاری صنعت کی، ٹکنیکی — معاشی پسماندگی کو دور کیا جائے اور دنیا کے ترقی‌یافته ملکوں کے برابر پهنچا جائے ۔ اس کےلئے بڑی صنعتوں کی ترقی، پورے ملک کی صنعت‌کاری اور بجلی‌کاری اور محنت کی پیداواری قوت کو بڑھانے کی ضرورت تهی ۔

لینن کے خیال میں سوشلزم کی تعمیر کےلئے مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کو مضبوط کرنے کی ضرورت تھی۔ مزدور طبقے کو کسانوں کی رہنمائی کرنا چاھئے، ان کو سوشلسٹ تعمیر کیلئے کھینچنا چاھئے، کسانوں کو اپنی چھوٹی، تتربتر اور انفرادی معیشت کو بڑی، مشین بند اجتماعی معیشت میں بدلنے میں مدد کرنی چاھئے۔ سوشلسٹ تعمیر کی طرف کسانوں کو کھینچنے کا واحد راستہ کوآپریٹیو فارم تھے۔ کوآپریٹیو میں کسانوں کے انفرادی مفادات ریاست اور سارے سماج کے مفادات سے متحد ھو سکتے تھے۔ کوآپریٹیو کی تنظیم میں سوویت ریاست کو کسانوں کو ٹریکٹر اور زراعت کی دوسری مشینیں مہیا کرکے مدد دینی چاھئے۔ ۱۹۱۹ء میں ھی دیہاتوں میں کام کے بارے میں پارٹی کی آٹھویں کانگرس میں رپورٹ پیش کرتے ھوئے لینن نے کہا تھا کہ اگر ھم کسانوں کو اول درجے کے ایک لاکھ ٹریکٹر اور ان کے ڈرائیور مہیا کر سکتے تو کسان کمیونزم کی حمایت کرتے۔

لینن سوشلزم کی تعمیر کو تہذیبی انقلاب سے مربوط کرتے تھے۔ یہ بڑی اھمیت کا فریضہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ عوامی تعلیم کےلئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا جائے۔ انھوں نے پارٹی کےسامنے یہ فریضہ رکھا کہ ناخواندگی کو جلدازجلد ختم کیا جائے اور ابتدائی، ثانوی، مخصوص اور اعلی اسکولوں کا وسیع جال پھیلایا جائے، سائنس کو تمام شعبوں میں ترقی دی جائے اور اپنے عوامی دانش وروں کو پروان چڑھایا جائے۔

لینن نے تعلیم دی کہ پرولتاری ریاست سوشلزم کی تعمیر کا بنیادی ذریعہ ہے۔ سوویت اقتدار نے پرانی ریاستی مشینری کو توڑ کر نئی سوویت مشینری قائم کی ہے اور اس کے کام میں محنت کش عوام کو وسیع پیمانے پر لایا ہے۔ یہ ایک زبردست تاریخی فتح تھی۔ ابتدا میں مشینری کے بعض پرزے ٹھیک کام نہیں کر رہے تھے۔ نوخیز سوویت عملے کو ابھی ریاستی کام کا کافی تجربہ نہیں تھا۔

لینن نے استقلال کے ساتھ عوام کو رباست کا انتظام کرنا اور کام کی ٹکنیک کی مہارت حاصل کرنا سکھایا۔ انھوں نے دفترشاھی، محنت کشوں کی ضروریات اور مفادات کی طرف سے سردمہری اور ضابطہ پرستی کے خلاف اٹل جدوجہد کی۔ ولادیمیر ایلیچ نے خود منظم ہونے کی مثال قائم کی۔ ان کی صدارت میں عوامی کمیساروں کی کونسل کی نشستیں ہمیشہ بہت کارگذار ہوتی تھیں۔ لینن ایک منٹ کی بھی دیر نہیں کرتے تھے۔ مقررین کو ۵ - ۳ منٹ تک کا وقت دیا جاتا تھا۔ لینن تمام بولنے والوں سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ وہ مصدقہ واقعات اور اعداد اور صاف تجاویز پیش کریں۔ وہ چلتے ہوئے جملے، مبہم بیانات اور غیرمعین و غیرمصدقہ خبروں کو نہیں برداشت کرتے تھے۔ وہ مقامی نمائندوں کی تقریروں اور معمولی کارکنوں کی رائے کو توجہ سے سنتے تھے۔ وہ بڑی خوشی سے نئے لوگوں کو کمیشنوں میں لاتے تھے اور ان کو مخصوص خدمات سپرد کرتے تھے۔

لینن اجتماعی کام کی قدر اور ہمت افزائی کرتے تھے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی یا عوامی کمیساروں کی

کونسل میں اهم مسائل پر بحث کئے بغیر ان کو انفرادی طور پر طے کرلینے کو وہ غلط سمجھتے تھے۔ وہ همیشه مسئلے پر همه رخی بحث اور اجتماعی فیصله چاهتے تھے۔ اجتماعیت کو وہ پارٹی اور ریاست کی رهنمائی کا اهم ترین اصول سمجھتے تھے۔

لینن کے زمانے میں اس اصول کی کبھی خلاف ورزی نہیں هوئی۔ حتی که خانه جنگی کے برسوں میں بھی جبکه کانگرسوں کا انعقاد بہت مشکل تھا هر سال کانگرس هوتی تھی — ساتویں کانگرس ۱۹۱۸ء میں، آٹھویں ۱۹۱۹ء میں، نویں ۱۹۲۰ء میں، دسویں ۱۹۲۱ء میں اور گیارهویں ۱۹۲۲ء میں هوئی۔ ۱۹۲۳ء کی بارهویں کانگرس میں لینن بیماری کیوجه سے شریک نه هوسکے لیکن کانگرس کی رهنمائی ان کی هدایات کے ذریعه کی گئی۔

ساتھ هی لینن نے یه وضاحت کی که اجتماعی رهنمائی سپرد کئے هوئے کام کےلئے انفرادی ذمےداری ختم نہیں کرتی بلکه اس کو سختی سے عائد کرتی هے۔ تمام سوویت اور پارٹی کارکنوں سے وہ پہل قدمی، سخت انفرادی ذمےداری، سوویت حکومت کے تمام قانون اور تجاویز کی پابندی کی سخت جانچ اور اس کے جائزے کا مطالبه کرتے تھے که ان کا عملی طور پر کیا نفاذ هو رها هے (جیسا که وہ کہا کرتے تھے)۔ کمیونسٹوں سے ان کے تقاضے خاص طور سے اونچے تھے۔ لینن برابر کہتے رهتے تھے که آپ بالشویک پارٹی کے نمائندے هیں اور آپ کے رویے سے هی عوام ساری پارٹی کے بارے میں رائے قائم کریں گے۔ اس سے آپ پر یه فرض عائد هوجاتا هے که آپ هر جگه اور هر بات میں اچھی مثال قائم کریں۔

لینن نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کے ممبروں کو کوئی ترجیح یا مراعات نہیں حاصل ہیں، وہ صرف زیادہ بڑی ذمےداریاں رکھتے ہیں۔

سوویت اداروں کے کام کی خامیوں کا گہرائی اور سختی سے پردہ چاک کرتےہوئے لینن نے مطالبہ کیا کہ ماضی کی باقیات کی جڑوں کو قطعی طور پر ختم کیا جائے اور ریاستی مشینری سے ساری فالتو باتوں کے نشانات دور کئے جائیں۔ وہ ریاستی مشینری کو سادہ، کم‌خرچ اور مختصر بنانے کےلئے کوشاں رہے۔ انھوں نے لوگوں کو محنت کی طرف، ذمےداریوں کی طرف ایک نیا، سوشلسٹ رویہ رکھنا اور سوویت قوانین کی سختی سے پابندی کرنا سکھایا۔ لینن نے رشوت‌ستانی کے خلاف جدوجہد کی۔ لینن اس کو زار شاہی کی منحوس وراثت کہتے تھے۔ مئی ۱۹۱۸ء میں لینن نے انصاف کے عوامی کمیسار کورسکی کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ وہ رشوت کے لئے سخت سزا دینےکا قانون مرتب کریں۔

سوویت اور پارٹی کارکنوں سے سخت ڈسپلن کا تقاضہ کرتے ہوئے لینن خود اس ڈسپلن کی مثال تھے۔ پارٹی کے فیصلوں کو پورا کرنا وہ اپنے لئے قانون سمجھتے تھے اور دوسروں سے بھی یہی مطالبہ کرتے تھے۔ لینن کہتے تھے کہ جو کوئی پارٹی ڈسپلن کی خلاف‌ورزی کرتا ہے وہ پارٹی کے دشمنوں کی مدد کرتا ہے۔

لینن کا کہنا تھا کہ سوویت قانون اور مشترکہ سوشلسٹ زندگی کے قواعد سب کے لئے ہیں۔ وہ کسی کو بھی ان قواعد کی خلاف‌ورزی کی چھوٹ نہیں دیتے تھے۔ مئی ۱۹۱۸ء میں لینن نے عوامی کمیساروں کی کونسل کے

امور کے ناظم کو سخت تنبیہہ کی کیونکہ اس نے خود اپنی مرضی سے لینن کی تنخواہ میں اضافہ کر دیا تھا۔

ایک بار لینن کو رومیانتسیف لائبریری سے (جو اب لینن لائبریری ہے) کچھ کتابوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ یہ کتابیں ان کے گھر بھیج دی جائیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر قواعد کے مطابق یہ کتابیں ان کے گھر نہ بھیجی جا سکتی ہوں تو وہ صرف ایک رات کےلئے جب لائبریری بند ہوگی ان کو دے دی جائیں اور صبح کو وہ واپس کر دیں گے۔

ولادیمیر ایلیچ میں لاجواب انسانی خوبیاں تھیں — انکسار، سادگی اور ہمدردی۔ وہ اپنی تعریف و توصیف نہیں برداشت کرتے تھے۔ جب ان کی عمر ۵۰ سال کی ہوئی تو ماسکو کے کمیونسٹوں نے اپنے لیڈر کی جوبلی منانے کا فیصلہ کیا۔ لینن نے اس کے بارے میں کیا رویہ اختیار کیا؟ کئی مقرروں کی تقریریں سننے کے بعد انھوں نے اپنے بارے میں مزید تقریریں سننے سے انکار کر دیا۔ پھر انھوں نے اپنی تقریر میں کمیونسٹوں کو خودفریبی کے خطرے سے آگاہ کیا اور پارٹی سے اپیل کی کہ وہ ان فرائض کی طرف اپنی ساری توجہ مرکوز کرے جو ابھی تکمیل کو نہیں پہنچے تھے۔

ولادیمیر ایلیچ سوشلزم کے دشمنوں کی طرف غیر مصالحانہ رویہ رکھتے تھے۔ وہ بااصول تھے اور یہ مطالبہ کرتے تھے کہ دوسرے لوگ بھی اپنے فرائض مستعدی سے پورے کریں۔ لینن ان لوگوں سے جو پارٹی یا ریاست کے ڈسپلن کی خلاف‌ورزی کرتے تھے یا سچائی کے ساتھ اپنا کام نہیں کرتے تھے سختی سے پیش آتے

تھے - وہ کہتے تھے اگر ضرورت ہو تو دس بار بھی تصحیح کرنا چاھئے لیکن چاھے جو ہو درپیش فریضے کو پورا کرنا چاھئے -

ولادیمیر ایلیچ محنت کشوں کے تمام خطوں اور شکایتوں کی طرف خاص توجہ کرتے تھے اور انھوں نے ساری سوویت مشینری کے عملے کو یہی کرنا سکھایا - ان کا مطالبہ تھا کہ ان تمام شکایتوں کی رپورٹ جو تحریری شکل میں عوامی کمیساروں کی کونسل میں آتی ھیں ۲۴ گھنٹے کے اندر ان کے پاس آجانا چاھئے اور زبانی شکایتوں کی ۴۸ گھنٹے کے اندر - لینن کا مطالبہ تھا کہ اس بات کی اچھی طرح جانچ کی جائے کہ شکایتوں کے بارے میں جو فیصلے کئے جاتے ھیں ان پر عمل ہو رہا ہے-

اپنے آخری مضامین میں لینن نے باربار اس کی وضاحت کی کہ امن پسند خارجہ پالیسی پر عمل پیرا ہونے، امن، سرمایہ‌دار ملکوں سے کاروباری تعلقات قائم کرنے، سوشلزم اور سرمایہ‌دار نظام کے درمیان معاشی مقابلے کیلئے اٹل جدوجہد کی ضرورت ہے - ساتھ ھی انھوں نے برابر نگہدار رھنے، ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے اور سرخ فوج کو اپنی آنکھ کا تارا سمجھنے کی تعلیم دی - لینن کو یہ اٹل یقین تھا کہ سوشلزم زیادہ ترقی‌پسند نظام ہونے کی حیثیت سے انجام کار تمام ملکوں میں فتح پائے گا-

لینن کی آخری تحریروں میں انکا ”کانگرس کے نام خط،، بھی تھا - یہ خط پارٹی کی تیرھویں کانگرس میں مندوبین کو پڑھکر سنایا گیا جو مئی ۱۹۲۴ء میں ہوئی - اس میں پھر لینن نے پارٹی کے اتحاد کو قائم رکھنے پر زور دیا تھا - پارٹی کے اتحاد کیلئے لینن

مرکزی کمیٹی کے اتحاد و استحکام کو اھم‌ترین شرط سمجھتے تھے۔ ”کانگرس کے نام خط“ میں لینن نے تجویز کی تھی کہ مرکزی کمیٹی کے ممبروں کی تعداد کئی دھائیوں تک حتیٰ‌کہ سو تک بڑھا دی جائے۔ لینن نے لکھا تھا کہ یہ اقدام اجتماعی ادارے کی حیثیت سے مرکزی کمیٹی کے اختیار کو بڑھانے اور ”اس کو روکنے کےلئے ضروری ہے کہ مرکزی کمیٹی کے چھوٹے چھوٹے جتھوں کے تصادم پارٹی کے مستقبل کیلئے ضرورت سے زیادہ اھمیت نہ اختیار کرلیں۔“

پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو مضبوط کرنے اور اس کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لینن کے منصوبے کی مخالفت تراتسکی نے کی لیکن مرکزی کمیٹی نے اس کی مخالفت کو رد کردیا۔

لینن نے اپنے خط میں پارٹی کے استحکام کے سوال کا مرکزی کمیٹی کے ممبروں کی ذاتی خوبیوں کے نقطۂ‌نظر سے جائزہ لیا تھا اور اس کے مطابق زینوویئف، کامینیف، تراتسکی، بوخارین، پیاتاکوف اور استالین کی کردارنگاری کی تھی۔

لینن نے بتایا کہ اکتوبر انقلاب سے پہلے کامینیف اور زینوویئف کا ھتیار ڈال دینےوالا رویہ کوئی اتفاقی نہ تھا۔ انھوں نے تراتسکی کے غیربالشویک رجحان کے بارے میں، مرکزی کمیٹی کے خلاف اس کی جدوجہد کے بارے میں یاد دلایا تھا اور ضرورت سے زیادہ خوداعتماد اور انتظامی افسری سے بہت زیادہ دلچسپی رکھنےوالے شخص کی حیثیت‌سے تراتسکی کی کردارنگاری کی تھی۔

لینن نے اس خط میں استالین کی کردارنگاری تفصیل

کے ساتھ کی تھی۔ ولادیمیر ایلیچ نے لکھا تھا کہ یہ
خطرناک ہوگا کہ استالین اپنے ہاتھوں میں زبردست
اقتدار کو مرکوز کرلیں کیونکہ وہ اپنی بڑی ذاتی
خامیوں یعنی درشتی، تلون مزاجی، ناروا داری، رفیقوں کی
طرف بےتوجہی، ناوفاداری اور بداخلاقی کی وجہ سے
اس کو کافی احتیاط کے ساتھ نہ استعمال کر سکیں گے
انھوں نے کانگرس سے یہ تجویز کی تھی کہ وہ استالین
کو مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے عہدے سے
ہٹانے کے سوال پر غور کرے۔ لینن کا خیال تھا کہ اس
عہدے پر ایسے کارکن کو متعین کرنا چاہئے ''جو
کامریڈ استالین سے اور تمام باتوں میں مختلف ہونے میں
ایک برتری رکھتا ہو یعنی وہ زیادہ روادار، زیادہ وفادار
زیادہ بااخلاق، رفیقوں کی طرف زیادہ توجہ کرنے والا اور
کم تلون‌مزاج وغیرہ ہو۔ ''

تیرھویں کانگرس نے استالین کو ان کے عہدے سے
کیوں نہیں ہٹایا؟ کانگرس نے تراتسکی‌ازم کے خلاف ان
کی اٹل جدوجہد اور لینن کی پارٹی لائن کیلئے ان کی
وکالت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو پارٹی کی مرکزی
کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے عہدے پر رہنے دیا

مارچ ۱۹۲۳ء کی ابتدا میں لینن کی صحت بہت زیادہ
خراب گئی۔ مئی میں وہ پھر گورکی نامی بستی آگئے
پارٹی، مزدوروں اور کسانوں کو اپنے لیڈر کی صحت
پر سخت تشویش تھی۔ سال کے وسط میں ان کی صحت
کچھ بہتر ہوگئی۔ ۱۹ — ۱۸ اکتوبر کو وہ ماسکو
کے کریملن میں پھر آئے۔ کروپسکایا نے لکھا ہے
''...ایک دن وہ گیراج پہنچے، موٹرکار میں بیٹھ گئے او

ماسکو چلنے کےلئے کہا۔ وہاں وہ تمام کمروں میں گئے اور پھر اپنے مطالعہ کے کمرے میں آئے۔ عوامی کمیساروں کی کونسل میں جھانک کر دیکھا۔ پھر انھوں نے شہر کی سیر کرنی چاہی۔ ہم زرعی نمائش کے پاس سے ہوکر گزرے۔ انھوں نے اپنی کاپیوں کی ورق گردانی کی۔ گوگول کی تین جلدیں منتخب کرکے ان کو اپنے ساتھ لیا... دوسرے دن وہ گورکی واپس جانے کی جلدی کرنے لگے۔"

نومبر ۱۹۲۳ء کی ابتدا میں گلوخوف فیکٹری کے مزدوروں کا ایک وفد ولادیمیر ایلیچ سے ملنے گورکی آیا۔ وہ اٹھارہ چیری کے درخت لایا تھا۔ وفد کے ممبروں کو ملاقاتی کمرے میں لایا گیا۔ دروازہ کھلا اور ولادیمیر ایلیچ مسکراتے ہوئے اندر آگئے۔ مزدوروں کے پاس جاکر انھوں نے سب سے صاحب سلامت کی۔ پانچ منٹ بعد مندوبین نے لینن سے گلے مل کر اور بوسہ دیکر الوداع کہا۔ سب سے آخر میں ۶۰ سالہ مزدور کوزنیتسوف نے ان کو الوداع کہا۔ دو منٹ تک وہ ایک دوسرے سے بغل گیر رہے۔ بوڑھے کوزنیتسوف کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ برابر کہہ رہا تھا:

"ولادیمیر ایلیچ، میں مزدور، لوہار ہوں، میں لوہار ہوں۔ آپ نے جو کچھ سپرد کیا ہے وہ سب ہم بنالیں گے۔"

ولادیمیر ایلیچ جب اکیلے رہ گئے تو رات گئے تک انھوں نے گلوخوف کے مزدوروں کا ایڈریس باربار پڑھا۔ مزدوروں سے لینن کی یہ آخری ملاقات تھی۔

۲۱ جنوری ۱۹۲۴ء کی شام کو ٦ بجکر ۵۰ منٹ پر دماغ میں سیلان خون کی وجہ سے لینن کا انتقال ہو گیا۔

۲۱ و ۲۲ جنوری کی درمیانی رات میں پارٹی کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس نے عوام کے نام ایک اپیل شایع کی۔ اس اپیل میں کہا گیا تھا: ''وہ انسان مر گیا جس کی مجاہدانہ قیادت میں ہماری بارود کے دھوئیں میں لپٹی ہوئی پارٹی نے مضبوط ہاتھ سے سارے ملک میں اکتوبر انقلاب کا سرخ پرچم لہرایا، بہادری کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کیا اور سابق زارشاہی روس میں محنت کشوں کا مضبوط اقتدار قائم کیا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کا بانی، عالمی کمیونزم کا لیڈر، بین اقوامی پرولتاریہ کا پیارا اور اس کے لئے باعث فخر، مشرق کے مظلوموں کا علمبردار اور روس میں مزدوروں کی ڈکٹیٹرشپ کا سربراہ مر گیا۔''

یہ افسوسناک خبر تیزی کے ساتھ سارے ملک اور دنیا بھر میں پھیل گئی۔ ۲۲ جنوری کو مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے صدر کالینن نے لینن کے انتقال کی خبر سوویتوں کی گیارھویں کل روس کانگرس کے مندوبین کو سنائی جس کا اجلاس ان دنوں ہورہا تھا۔

۲۳ جنوری کو ولادیمیر ایلیچ لینن کی لاش گورکی سے ماسکو لاکر ٹریڈیونینوں کی عمارت کے ستونوں والے ہال میں رکھی گئی۔ چار دن تک، روز و شب، انتہائی سخت جاڑے پالے کے باوجود، لاکھوں مزدور، کسان سرخ فوج کے سپاہی اور ملازمین، سوویت یونین کے کونے کونے سے محنت کشوں کے وفد، بوڑھے اور بچے ستونوں والے ہال میں آکر عظیم لینن کو آخری خراج

عقیدت پیش کرتے رہے۔ لوگوں کے رنج وغم کی کوئی حد نہ تھی۔

۲۶ جنوری کو بالشوئی تھیٹر میں سوویتوں کی دوسری کل یونین کانگرس ہوئی جو محنت کشوں کے لیڈر اور معلم کی یاد سے منسوب تھی۔ سب سے پہلے سوویت یونین کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے صدر کالینن نے تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ سوویت حکومت اپنی ساری سیاست میں خواہ وہ اندرونی ہو یا بیرونی لینن کی ہدایات پر ثابت‌قدمی کے ساتھ عمل کریگی۔ نادیژدا کروپسکایا نے اپنی تقریر ملک کے سارے محنت کشوں سے، ساری دنیا کے بدنصیب لوگوں سے اس اپیل کے ساتھ ختم کی کہ وہ لینن کے جھنڈے، کمیونزم کے جھنڈے تلے متحد ہوجائیں۔

اس کانگرس میں استالین، تسیتکن، ناریمانوف وغیرہ نے بھی تقریریں کیں۔ ”کراسنی پوتی‌لوویتس“ نامی کارخانے کے مزدوروں کی طرف سے سرگیئف نے، غیرپارٹی کسانوں کی طرف سے کرایوشکن نے، سرخ فوج کی طرف سے واروشیلوف نے، نوجوانوں کی طرف سے سموروودین نے اور سائنس‌دانوں کی طرف سے اکادمیشن اولدین بورگ نے تقریریں کیں۔

کانگرس نے لینن کی دائمی یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور ساری محنت کش انسانیت کے نام ایک اپیل منظور کی۔ کانگرس نے اس بات پر زور دیا کہ لینن کی تصانیف کو وسیع پیمانے پر عوام میں پھیلانا ان کی بہترین یادگار ہوگی جو دنیا بھر میں کمیونزم کے خیالات لےجائیں گی۔

پیٹروگراد کے مزدوروں کی درخواست پر کانگرس نے پیٹروگراد کا نام بدل کر لیننگراد رکھنے کا فیصلہ کیا۔

۲۷ جنوری کو چار بجے دن کے وقت لینن کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ لال چوک پر ایک خاص طور سے لیس مقبرے میں ان کے جسم کو محفوظ کردیا گیا۔

سوویت لوگوں نے انتہائی رنج وغم کے ساتھ اپنے لیڈر کو الوداع کہا۔ عالمی پرولتاریہ نے سارا کام پانچ منٹ کےلئے روکنے کا اعلان کیا۔ سارے موٹر اور ریل گاڑیاں رک گئیں، فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام بند ہوگیا — ساری دنیا کے محنت کشوں نے اپنے لیڈر، بزرگ اور معلم، بہترین دوست اور نگہبان ولادیمیر ایلیچ لینن کو آخری منزل کےلئے رخصت کیا۔

لینن کی موت پارٹی، سوویت دیس کے مزدور طبقے، ساری بین‌اقوامی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کیلئے بھاری نقصان تھا۔ اس زبردست نقصان کو پورا کرنے کےلئے پارٹی اور بھی زیادہ مضبوطی سے مرکزی کمیٹی کے گرد متحد ہوگئی اور مزدور طبقہ اور محنت‌کش عوام لینن کی پارٹی کے گرد جمع ہوگئے۔ لاکھوں غیرپارٹی مزدوروں نے لینن کی پارٹی میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مرکزی کمیٹی نے مزدوروں کو براہ‌راست کارخانوں سے پارٹی میں لینے کی لیننی اپیل کی۔ چند ہی ہفتوں کے اندر اس لیننی بھرتی میں دو لاکھ چالیس ہزار سے زیادہ مزدور پارٹی میں آگئے۔

لینن کی وصیتوں پر ثابت‌قدمی سے عمل کرتے ہوئے، ان کی تعلیمات کی سچائی کو برقرار رکھتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی، جس کو انھوں نے قائم کیا اور مضبوط بنایا تھا، سوویت عوام کو اس راستے پر لےچلی جو عظیم لینن نے دکھایا تھا۔

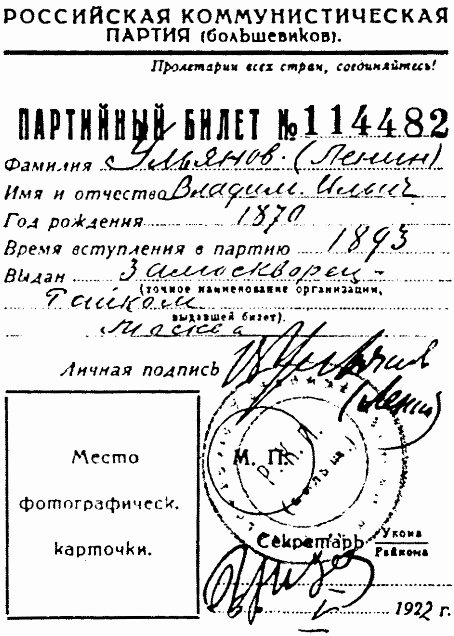
РОССИЙСКАЯ КОММУНИСТИЧЕСКАЯ ПАРТИЯ (большевиков).

Пролетарии всех стран, соединяйтесь!

ПАРТИЙНЫЙ БИЛЕТ №114482

Фамилия Ульянов (Ленин)

Имя и отчество Владим. Ильич

Год рождения 1870

Время вступления в партию 1893

Выдан Замоскворец-
(точное наименование организации,
Райком
выдавшей билет).
Москва

Личная подпись В. Ульянов (Ленин)

Место фотографическ. карточки.

М. П. РКП

Секретарь Укома / Райкома

1922 г.

لینن کا پارٹی ممبری کا ٹکٹ

لینن کے مقبرے کو

لینن‌ازم کے عظیم نظریات کی فتح

ولادیمیر ایلیچ لینن نے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور بین‌اقوامی کمیونسٹ تحریک کے لئے لینن‌ازم کی عظیم انقلابی تعلیمات چھوڑیں جو انقلابی فکر و عمل کا لافانی سرچشمہ ہیں۔

تیس سال کی سیاسی سرگرمیوں کے دوران لینن نے سیکڑوں کتابیں اور پمفلٹ، ہزاروں مضامین اور خطوط لکھے اور پارٹی کانگرسوں، کانفرنسوں اور محنت کشوں کے اجتماعوں میں بےشمار تقریریں کیں۔ سوویت اقتدار کے دوران لینن کی تصانیف مجموعوں، انتخابات اور الگ الگ کتابوں کی صورت میں شائع ہوچکی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں لینن کی تصانیف کا مکمل مجموعہ ۵۵ جلدوں میں شایع کیا گیا جو لینن‌ازم کے نظریات کا حقیقی خزانہ ہے۔ اس میں تقریباً ۹ ہزار لیننی دستاویزات شائع کی گئی ہیں۔ ہمارے ملک کی سرحدوں کے پار بھی لینن کی تصانیف وسیع پیمانے پر پھیلیں۔ وہ ابھی تک دنیا کی ۱۲۰ زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں۔

ایسے دور میں جو ۱۹ ویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں آیا تھا، جو سرمایہ‌دار نظام کے زوال اور سوشلزم اور کمیونزم کی استواری اور فتح کا دور تھا، لینن کی تصانیف نے مارکس‌ازم کو فروغ دینے میں ایک نیا لیننی سنگ میل قائم کیا۔ لینن نے مارکس‌ازم کو تخلیقی ڈھنگ سے فروغ دیا، اس کے تمام اجزا کو — فلسفہ، سیاسی معاشیات اور سائنسی

کمیونزم کے نظرئیے کو نئے نتائج اور تجاویز سے مالامال کیا۔ اسی لئے بورژوا ماہرین نظریات اور ترمیم پرستوں کی یہ کوششیں بنیادی طور پر ناکام رہیں کہ وہ لینن ازم کو مارکس ازم کا حریف بنا سکیں۔ لینن ازم وہ مارکس ازم ہے جس کو لینن نے ہر پہلو سے فروغ دیا ہے۔ موجودہ حالات میں اس عظیم دین کے بغیر جو لینن نے اس کو دی ہے مارکس ازم نہ تو ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ مارکس ازم کا لیننی ادراک ہی اس کے اصلی مفہوم، اس کی انقلابی روح کے مطابق ہے۔

مارکس ازم کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کو لینن نے اپنی تصانیف میں مزید فروغ نہ دیا ہو۔ لینن نے نئے قسم کی پرولتاری پارٹی کے بارے میں تعلیم کو فروغ دیا، سوشلسٹ انقلاب کے مارکسی نظرئیے، ریاست اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ، زرعی اور قومی مسائل، سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کے راستوں اور کمیونسٹ تحریک کے معروضی قوانین کے بارے میں تعلیمات کو آگے بڑھایا۔

لینن ازم کے مخالفین، ترمیم پرست یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ لینن ازم کی بین اقوامی اہمیت کو ختم کردیں، وہ اس کو علاقائی حدود میں محدود کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یقین دلاتے ہیں کہ گویا لینن ازم خالص روسی مظہر ہے، کہ وہ صرف روسی حالات میں ہی نمودار ہوسکتا اور پھیل سکتا تھا۔ یہ ایسی جھوٹی اختراع ہے جس کی زندگی نے خود تردید کی ہے۔ لینن ازم پر تمام ملکوں میں عمل ہو رہا ہے، اس کو عام بین اقوامی اہمیت حاصل ہے۔ مارکس ازم — لینن ازم یورپی، ایشیائی، افریقی

یا عام طور پر کسی طرح بھی ''قومی،، نہیں ہو سکتا۔ مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی تعلیمات واحد ہیں اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے الگ نہیں کئے جا سکتے۔

مارکس‌ازم — لینن‌ازم کا اہم‌ترین فیچر یہ ہے کہ وہ عمل سے، زندگی سے اٹوٹ اتحاد رکھتی ہے۔ مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی تعلیمات میں جمود نہیں ہے وہ متواتر آگے بڑھتی رہتی ہیں۔ لینن نے تعلیم دی کہ مارکس‌ازم کے کسی بھی نظرئے کو اندھا عقیدہ نہیں بنانا چاہئے، اس کو عمل سے الگ نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کو تاریخی طور پر فروغ دینا چاہئے اور تاریخی حالات کے مطابق استعمال کرنا چاہئے۔ لینن اس پر زور دیتے تھے ''مارکس‌ازم کا مطلب یہ ہے کہ اس سے یہ تعین کیا جا سکے کہ کن حالات میں کونسی پالیسی اختیار کرنا چاہئے۔،،

مارکس‌ازم — لینن‌ازم انسانی سماج کو ترقی دینے کا وہ واحد نظریہ ہے جو زمانے کی ساری آزمائشوں پر پورا اترا ہے۔ تاریخ میں ایسی سیاسی تعلیمات کی کمی نہیں رہی ہے جنھوں نے سماجی مظاہر کے مطلب کی وضاحت اور مستقبل کی پیش گوئی کی کوشش کی ہے لیکن وہ سب غیر مستحکم ثابت ہوئیں۔ صرف مارکس‌ازم — لینن‌ازم ہی کی زندگی سے متواتر تصدیق ہوتی ہے اور اس کو دنیا کے تمام ممالک میں، سماج کے زیادہ سے زیادہ وسیع پرتوں میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔

مارکس‌ازم — لینن‌ازم کے نظریات کو وہ شاندار تشکیل نو زندگی اور کامرانی بخشتی ہے جس کی تکمیل سوویت عوام لیننی پارٹی کی رہنمائی میں کر رہے ہیں۔ مارکس‌ازم — لینن‌ازم کے نظریات کو سوشلسٹ ملکوں

کی قوموں کے کارنامے، عالمی کمیونسٹ تحریک، بین اقوامی مزدور طبقے کی کامیابیاں اور قومی تحریک آزادی کی طاقتوں کی کامیابیاں زندگی اور کامرانی عطا کرتی ھیں۔

مارکس، اینگلس اور لینن کی تعلیمات کا زندگی سے اتنا گہرا تعلق کیوں ھے؟ کیونکہ وہ سب سے انقلابی طبقے، مزدور طبقے کے انتہائی اھم مفادات کا اظہار کرتی ھیں، سارے محنت کشوں اور مظلوم قوموں کی زندگی اور جدوجہد کے بنیادی مسائل کا حل پیش کرتی ھیں۔

مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی لاثانی طاقت اور اھمیت یہ ھے کہ وہ سائنسی ھے اور سماجی ارتقا کی صحیح طور پر عکاسی کرتا ھے۔ اس کی مدد سے نہ صرف ماضی و حال کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ھے بلکہ مستقبل کی بھی پیش بینی کی جا سکتی ھے۔ لینن نے زور دیکر کہا کہ مارکس کی تعلیمات ھمہ گیر طاقت رکھتی ھیں کیونکہ وہ سچی ھیں۔

مارکس‌ازم — لینن‌ازم — یہ عظیم نظریاتی پرچم ھے، ایسا نظریہ جو تمام ملکوں کے کمیونسٹوں کو امن، جمہوریت، سوشلزم اور کمیونزم کی کامرانی کیلئے جدوجہد میں متحد و متفق کرتا ھے۔

مارکسی لیننی تعلیم بین اقوامی ھے۔ وہ دنیا کے سارے محنت کشوں کے لئے جدوجہد کا راستہ روشن کرتی ھے۔

لینن کی ھدایتوں کو پورا کرتے ھوئے، عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد پچاس سال کے دوران ھمارے وطن کے محنت کشوں نے لیننی پارٹی کی رھنمائی میں عظیم اور شاندار راستہ طے کیا ھے اور تاریخی لحاظ

سے عالمی اہمیت رکھنےوالی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس پسماندہ ملک سے جو زارشاہی روس تھا سوویت یونین طاقتور سوشلسٹ ریاست بن گیا ہے جو دنیا کی ایک سب سے بڑی صنعتی طاقت ہے۔ صنعتی پیداوار کے لحاظ سے اس وقت سوویت یونین یورپ میں اول اور دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی یافتہ صنعتوں والی طاقتور سوشلسٹ ریاست میں تبدیلی مزدور طبقے، ہماری پوری قوم کا بہت بڑا کارنامہ اور فتح اور سوشلسٹ صنعتکاری کے لیننی پروگرام کی کامیابی ہے۔

سوویت دیس میں زرعی معیشت کی سوشلسٹ تعمیرنو کے بارے میں لینن کی ہدایات کو پورا کیا گیا اور لینن کے کوآپریٹیو کے منصوبے کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ زراعت پسماندہ، حقیر اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی جگہ اب بڑی، مشین بند سوشلسٹ معیشت بن گئی ہے۔ اجتماعیت سوشلزم کی تعمیر کا ایک اہم ترین جز تھا۔ پارٹی نے انفرادی کسان کو بدل کر اجتماعی کسان کو پروان چڑھایا جو بہادر مزدور طبقے کے ساتھ قدم ملا کر چل رہا ہے۔ محنت کشوں کے بنیادی مفادات کی وحدت کی بنا پر مزدور طبقے اور کسانوں کا اتحاد مضبوط ہوا جو سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کی متحدہ جدوجہد میں وجود میں آیا تھا۔ یہ ہماری قوم کی سماجی سیاسی اور نظریاتی وحدت کے اٹل ہونے کا ثبوت ہے۔ دیہاتوں کی سوشلسٹ تعمیرنو میں ماسکو، لینن گراد، اورال اور دونباس کے مزدوروں نے اپنی محنت، قوتارادی اور توانائی لگائی۔ انھوں نے دیہاتوں میں جا کر نئی اجتماعی معیشت قائم کرنے میں مدد دی اور کمیونسٹ پارٹی کے نظریات

دیہاتوں میں پھیلائے اور اس کی پالیسی کو وہاں کی زندگی میں رائج کیا۔

سوویت یونین میں غیرمعمولی مختصر عرصے میں تہذیبی انقلاب کی تکمیل کی گئی۔ اکتوبر انقلاب تک ہمارے ملک کی چوتہائی سے زیادہ آبادی ناخواندہ تھی اور اب یہ ملک تعلیم سے بھرپور اور اعلی تہذیب کا حامل ہے۔ اس کے بغیر ملک کی سوشلسٹ تشکیل نو کا خیال ہی ناممکن تھا۔ لینن کی یہ ہوشمندانہ پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ سوشلزم اور کمیونزم میں انسانی عقل، سائنس اور ٹکنیک تاریخ میں پہلی بار عوام کی خدمت کرینگی اور محنت کشوں کے خلاف نہ استعمال ہو سکیں گی۔ پارٹی نے لینن کی ہدایات سے یہ رہنمائی حاصل کی کہ سوشلسٹ کلچر کی تخلیق صرف ماضی کے کارناموں، عالمی کلچر کے سارے بیش بہا خزانوں پر عبور حاصل کرکے اور ان کو تنقیدی طور پر پھر مرتب کرکے، سائنسی کمیونزم کے نظرئے کی بنیاد پر اور استحصال کرنےوالے طبقوں کے رجعت پرست نظریات سے دور رہ کر ممکن ہے۔ تہذیبی انقلاب کے دوران سوشلسٹ، حقیقی عوامی کلچر کی بنیاد پڑی۔ تہذیبی انقلاب کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ لکھوکہا محنت کشوں میں کمیونسٹ شعور پیدا ہوا۔

سوویت وطن اپنے سائنس‌دانوں کی عظیم دریافتوں اور کارناموں پر بجا فخر کرتا ہے۔ سوویت سائنس دانوں اور سارے عوام کی نمایاں فتح دنیا میں پہلی بار تابع زمین اور تابع چاند سوویت مصنوعی سیاروں (اسپوتنکوں) کی پرواز تھی۔ سوویت لوگوں نے ہی پہلی بار کائناتی

پرواز کی اور براہ راست کھلی فضائے کائنات میں نکل کر آیا گیا۔ خودکار اسٹیشن سیارۂ زھرہ کو بھیجا گیا اور اس پر اتارا گیا۔ کائناتی مشینوں کے خودکار اتصال نے ایک بار پھر ھمارے عوام کی مردانگی، جرأت اور عظیم جذبے کی اور سوشلسٹ ریاست کی سائنس اور ٹکنیک کے اعلی معیار کی تصدیق کی۔

ھمارے ملک میں قومی مسئلے کے بارے میں بھی لینن کے نظریات کی تکمیل کی گئی۔ سماج کی تاریخ میں پہلی بار سوویت یونین میں ایسی کثیر قومی ریاست بنائی گئی جس کی بنیاد تمام قوموں کے رضاکارانہ اتحاد اور مکمل مساوی حقوق پر تھی۔ لینن کی پارٹی تمام قوموں کی معیشت اور تہذیب میں متواتر اضافہ کر رھی ھے۔ وہ ان کے درمیان دوستی کو مضبوط کرتی ھے اور جنگجو قومی تعصبات اور قوم پرستی کے خلاف جدوجہد کرتی ھے۔ ھماری قوموں کی برادرانہ دوستی سال بسال زیادہ مضبوط ھوتی جا رھی ھے۔ یہ پرولتاری اور سوشلسٹ بین اقوامیت کی نظریات کی فتح اور ھماری ریاست کے لئے لامحدود طاقت کا سرچشمہ ھے۔

سوویت اقتدار کے دوران ھمارے ملک کے محنت کشوں کے مالی اور تہذیبی معیار میں بے انتہا اضافہ ھوا ھے۔ ''سب کچھ انسان کے لئے، انسان کی بہبودی کیلئے،، — یہ ھے وہ اصول عمل جس کا اعلان سوویت کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام میں کیا گیا ھے۔

سوویت یونین کے محنت کشوں کو محنت اور آرام کرنے، مفت تعلیم اور طبی خدمات حاصل کرنے اور بوڑھاپے کیلئے پنشن پانے کے حقوق ھیں۔ سوشلزم نے ھمارے عوام

کو وہ دیا ہے جو انتہائی امیر سرمایہ‌دار ملکوں کے محنت‌کشوں کو بھی نصیب نہیں ہے یعنی سرمایہ‌داری کے جوے سے نجات اور مستقبل کے بارے میں اعتماد کا احساس۔ سوویت لوگ یہ نہ تو جانتے ہیں اور نہ کبھی جانیں‌گے کہ استحصال اور بےروزگاری کیا چیز ہیں۔

سوویت یونین وہ پہلا ملک ہے جس میں ریاست نے صحت‌عامہ کی ذمےداری اپنے سر لی ہے اور تمام باشندوں کو مفت طبی امداد کی ضمانت دی گئی ہے۔

سوویت یونین میں عورتوں کی مکمل سیاسی اور معاشی مساوات کی ضمانت ہے۔ معیشت، سیاست اور تہذیبی زندگی کے سارے شعبوں میں عورتیں مردوں کے برابر کام کر رہی ہیں اور کمیونزم کی بہادرانہ تعمیر میں اگلی صفوں میں پائی جاتی ہیں۔

سوشلزم نے نہ صرف ہمارے ملک کے معاشی نظام کی ماہیت کو بدلا بلکہ اس نے بنیادی طور پر طبقات کی نوعیت اور اجزائے ترکیبی کو بھی بدل دیا۔ سب سے زیادہ منظم اور اگواکار طبقے کی حیثیت سے سوویت سوشلسٹ سماج میں مزدور طبقے کا رول نمایاں ہے۔ کسانوں میں بنیادی تبدیلی ہوئی ہے۔ اب وہ چھوٹی، انفرادی ملکیت‌والے نہیں بلکہ اجتماعی کسان بن گئے جو مزدور طبقے کے ساتھ اٹوٹ اتحاد رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے تخلیقی اور تعمیری فریضے عوامی دانش‌ور طے کرتے ہیں جو مزدور طبقے اور کسانوں کے ساتھ اٹوٹ رشتوں سے مربوط ہیں۔

وہ خاص ہتیار جس کی مدد سے ہمارے ملک کے محنت‌کشوں نے پرانی دنیا کو تباہ کردیا، استحصال

والے طبقوں کی مزاحمت کو کچل دیا اور اپنے کی قسمت کو قطعی طور پر بدل کر رکھ دیا پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ریاست تھی۔ اب وہ مزدور ۃے کی رہنمائی میں سارے عوام کی ریاست، سارے عوام کی سیاسی تنظیم بن گئی ہے۔ سوشلزم کی تعمیر کرکے سوویت عوام نے نہ صرف اپنے وطن کیلئے فرض ادا کیا جس کو اکتوبر انقلاب نے آزاد کرایا تھا بلکہ انھوں نے بین اقوامی مزدور طبقے کیلئے بھی عظیم بین اقوامی فرض ادا کیا۔

سوشلزم کی تعمیر کرکے سوویت عوام نے کمیونزم کی تعمیر کی طرف قدم بڑھایا۔ کمیونسٹ سماج کی تعمیر کے دوران بنیادی موضوعات اور فرائض کا اظہار پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس میں منظورشدہ سوویت کمیونسٹ پارٹی کے تیسرے پروگرام میں کیا گیا۔ پچھلے برسوں کے تجربات سے کام لیتے ہوئے پارٹی کی ۲۳ ویں کانگرس نے کمیونزم کے راستے پر ہمارے سماج کے آگے بڑھنے کےلئے ٹھوس اقدام کا منصوبہ بنایا۔

سوشلزم کی تعمیر، صنعت و زراعت اور سائنس و ٹکنیک کی ترقی میں ساری کامیابیاں، عوام کی خوشحالی اور کلچر میں اضافہ یہ سب سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی، اس کی لیننی مرکزی کمیٹی کی زبردست سیاسی، نظریاتی اور تنظیمی سرگرمیوں سے اٹوٹ طور پر مربوط ھیں۔ پچھلے پچاس سال میں پارٹی نے اپنی ضخامت اور تاریخی اھمیت کے لحاظ سے بےنظیر کام کیا ھے۔ کوئی ایسا اھم مسئلہ نہیں ھوا اور نہ ھے جس کے حل کرنے میں پارٹی کی عقل، عزم اور لامحدود توانائی کا دخل

نہ ھو۔ اس نے زبردست راستہ طے کیا ہے۔
مارکسی گروپوں اور حلقوں سے لاکھوں لوگوں
تنظیم تک جو سوویت سماج کی رھنما اور رھبر
بن گئی ہے۔

سوشلسٹ تعمیر کے فرائض پورے کرتے ہوئے پارٹی نے تراتسکی کے حامیوں، دائیں بازو کے موقع پرستوں، قومی رجحان رکھنےوالوں اور دوسرے مخالف گروھوں کے خلاف جو بورژوا اور پیٹی بورژوا پرتوں کے دباؤ کی عکاسی کرتے تھے قطعی جدوجہد کی۔ پہلے صرف ھمارے ملک میں سوشلسٹ تعمیر کے امکان سے انکار کرتے ہوئے، مزدور طبقے کی طاقت میں، کسانوں سے اس کے اتحاد کی مضبوطی میں نہ یقین کرتے ہوئے تراتسکی کے حامیوں اور دوسرے مخالفین نے پارٹی کو لیننی راستے سے ھٹانے کی کوشش کی۔ مخالف رجحانوں اور گروھوں کا نظریاتی اور سیاسی توڑ کرکے پارٹی خالص مارکس‌ازم — لینن‌ازم، عام لیننی لائن پر قائم رھی اور اپنی صفوں کے اتحاد کو مضبوط کیا۔ اور اب وہ لینن‌ازم کے جھنڈے تلے عزم و استقلال کے ساتھ سوویت عوام کو کمیونزم کی طرف لےجا رھی ہے۔

پارٹی کو تنظیمی اور نظریاتی لحاظ سے اور زیادہ مضبوط بنانے، پارٹی کی اندرونی جمہوریت کو اور زیادہ وسیع کرنے، کمیونسٹوں کے ھراولی رول اور ان کے سپرد کاموں کےلئے ان کی ذمےداری بڑھانے اور عوام سے وسیع پیمانے پر پارٹی تنظیموں کے روابط بڑھانے اور مضبوط کرنے کےلئے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۳ ویں کانگرس کے فیصلے زبردست اھمیت رکھتے ھیں۔ یہ سب بڑے

اور پیچیدہ فریضوں کو طے کرنے میں معاون
رتا ہے جو کانگریس نے موجودہ پنجسالہ منصوبے میں
ر ے ہیں اور ہمارے ملک میں کمیونزم کی تعمیر میں
رہنمائی کرتا ہے۔

کمیونزم تک جلد پہنچنے کےلئے سوویت عوام کو مستحکم امن کی ضرورت ہے اور ساری دوسری قوموں کو بھی امن کی ضرورت ہے۔ سوویت یونین کمزوری کی وجہ سے امن پر زور نہیں دیتا۔ اس کی طاقت کی آزمائش خانہ‌جنگی، اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے خلاف جدوجہد میں ہو چکی ہے جب نوخیز سوویت رپبلک ہر طرف سے سامراجیوں سے گھری ہوئی تھی۔ دوسری عالمی جنگ میں سوویت یونین نے جرمن فسطائیت کو تباہ کرنے اور انسانیت کو فسطائی غلامی سے بچانے میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔ لینن کی ہدایت کے مطابق، پارٹی کی رہنمائی میں قائم‌شدہ طاقتور سوشلسٹ صنعت، سوشلسٹ زراعت اور ملک کی مسلح طاقتیں اور اسی طرح ہمارے عوام کی بہادری جرمن فسطائیت کو تباہ کرنے والے فیصلہ کن عناصر تھے۔

سوویت یونین کی قوموں کی ناقابل تسخیر طاقت یہ ہے کہ ان کو لینن کی پارٹی نے اپنے وطن سے محبت کرنےوالوں اور پرولتاری بین‌اقوامیت پسندوں کی حیثیت سے پروان چڑھایا ہے۔ فسطائیت پر بڑی قیمت دیکر فتح حاصل کی گئی۔ ہمارے عوام کے لاکھوں فرزندوں اور دختروں نے اپنی جانیں نثار کردیں۔ سوویت لوگوں کا یہ جرأت‌آمیز کارنامہ کبھی نہیں بھلایا جا سکتا جنھوں

نے سخت جدوجہد کرکے سوشلسٹ وطن کی عزت، خودمختاری اور آزادی قائم رکھی۔ یہ کارنامہ لافانی ہے۔

سوویت خارجہ پالیسی کا، جس کی بنیاد لینن نے ڈالی تھی، منصوبہ ہے کہ کمیونزم کی تعمیر، سوشلزم کے طاقتور عالمی نظام کی مضبوطی کےلئے زیادہ سے زیادہ سازگار حالات پیدا کئے جائیں، قومی اور سماجی آزادی کےلئے جدوجہد کرنےوالی قوموں کی ہمہ گیر حمایت کی جائے، امن کو مضبوط کیا جائے اور نئی عالمی جنگ کو نہ ہونے دیا جائے۔ وہ بین اقوامی تعلقات میں لیننی اصولوں پر زور دیتی ہے اور سامراج کی جارحانہ طاقتوں پر کاری ضرب لگاتی ہے۔ سوویت یونین سامراج کے خلاف جدوجہد میں آگے آگے ہے۔

لینن نے یہ پیش بینی کی تھی کہ مظلوم قومیں سامراج کےخلاف جدوجہد کےلئے اٹھ کھڑی ہونگی اور نوآبادیاتی غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر رکھ دینگی اور لینن کی یہ پیش بینی صحیح ثابت ہوئی۔ افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے نئے نئے ملکوں کی قومیں خودمختار اور آزاد ترقی کے راستے پر آرہی ہیں۔ قومی آزادی کی تحریک کی کامیابیاں اور نوآبادیاتی نظام کی تباہی عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب سے جس کے نظریات سارے کرۂارض پر پھیل گئے ہیں، عالمی سوشلزم اور بین اقوامی مزدور طبقے کے کارناموں اور فتوحات سے اٹوٹ رشتہ رکھتی ہیں۔ سوویت یونین ان تمام قوموں کا معتبر دوست ہے جو اپنی قومی خود مختاری کےلئے لڑ رہی ہیں۔ وہ نوآبادیاتی نظام کے جوے سے آزاد قوموں کا پرخلوص خیرمقدم کرتا ہے، صنعت، سائنس اور کلچر کی ترقی

وستانہ اور پرخلوص مدد کرتا ہے اور نوآبادیاتی
نئے نوآبادیاتی نظاموں کے خلاف ان کی جدوجہد میں
ی امداد بھی دیتا ہے۔

اکتوبر انقلاب کے بعد نصف صدی کے تاریخی تجربے
ے سرمایہ‌دار نظام کے ناگزیر خاتمے کے بارے میں مارکس،
ینگلس اور لینن کے اخذشدہ نتائج کی پوری تصدیق کی ہے۔
رمایہ‌دار نظام کو گہرے بحران کا سامنا ہے، سامراج
س پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ تاریخی ارتقا کو روک
کے۔ عالمی میدان میں طاقتوں کا توازن سوشلزم، مزدور
ور قومی آزادی کی تحریک کے حق میں بدلتا جا رہا
ہے۔ اب سامراج نہیں بلکہ سوشلزم عالمی ترقی کی خاص
سمتوں کا تعین کرتا ہے۔

لینن نے سائنسی بنیادوں پر کہا تھا کہ ساری دنیا
یں سوشلزم کی فتح ہوگی۔ ان کو قطعی یقین تھا کہ
ہ صرف ہمارا ملک بلکہ ساری انسانیت کمیونزم کے
استے پر آئےگی۔ انہوں نے کہا تھا: ''ہمارا یہ راستہ
حیح ہے کیونکہ جلد یا بدیر باقی ملک بھی ناگزیر
لور پر اس کی طرف آئیں‌گے۔''

لینن کے الفاظ سچے ثابت ہو رہے ہیں۔ انسانیت
وشلزم کی طرف اسی طرح آرہی ہے جس طرح لینن نے
س کی پیش‌بینی کی تھی۔ ابتدا میں سوشلزم کی فتح ہمارے
نہا ملک میں ہوئی، پھر سرمایہ‌دار نظام سے دوسرے
لک علحدہ ہونے لگے۔ عالمی سوشلسٹ نظام وجود
یں آیا جس میں متعدد ملک ہیں جن کی آبادی ایک ارب
وگوں سے زیادہ ہے۔ عالمی سوشلسٹ نظام کی تشکیل
نظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بعد بہت بڑا

تاریخی واقعہ اور بین اقوامی پرولتاریہ کی اہم تر
تھی - اپنے بین اقوامی فریضے سے وفاداری برتتے
اکتوبر انقلاب کا ملک برادرانہ سوشلسٹ ریاستوں
لوگوں کی بڑے پیمانے پر حمایت کرتا رہا ہے۔ کمیو
اور مزدور پارٹیوں کے وہ بڑا تجربہ کام آرہا ہے
سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر میں حاصل ہوا ہے
دوسری طرف اکتوبر انقلاب کے بنائے ہوئے راستے
ممالک کے ایک پورے گروپ کا آنا سوویت یونین م
کمیونزم کی تعمیر میں ہاتھ بٹا رہا ہے -

سوشلزم کے راستے پر چلنےوالے ملکوں کی قربہ
سوشلسٹ دولت مشترکہ میں ان کا اتحاد قوموں کے بنیاد
مفادات کے مطابق ہے۔ اس کی بنیاد واحد قسم کے سماج
معاشی اور سیاسی نظام، مارکسی — لیننی آئیڈولوجی
اتحاد، سامراج کے خلاف اور امن، جمہوریت اور سوشل
کے حق میں جدوجہد کے مشترک فرائض پر ہے۔ پرولتار
بین اقوامیت کے نظرئے نے جو کمیونسٹ تحریک کا ہمیش
سے نمایاں اصول رہا ہے ان اقتدار اعلی رکھنے وا
سوشلسٹ ریاستوں کے معاشی، سیاسی اور دفاعی تعاو
میں نئی اور نمایاں ہیئت اختیار کی جن کی رہنمائی مزدو
طبقہ اور اس کی مارکسی — لیننی پارٹیاں کر رہی ہیں

سوشلسٹ دولت مشترکہ کو توڑنے، اس سے کس
نہ کسی ملک کو الگ کرنے کی کوششوں کو جیسا
چیکوسلوواکیہ میں ہوا سوویت ریاست استحکام کے سا
ناکام بناتی رہتی ہے۔

برادرانہ پارٹیوں نے تاریخی تجربے کی بنیاد پر
یقین کیا ہے کہ سوشلزم اور کمیونزم کے راستے

صرف اسی طرح ممکن ہے کہ سوشلسٹ سماج
کے عام ضابطوں سے سختی کے ساتھ مستقل طور
ئی حاصل کی جائے اور سب سے پہلے مزدور
اور اس کے ہراول دستے یعنی کمیونسٹ پارٹی کے
رول کو مضبوط بنایا جائے۔ اس طرح ہر برادرانہ
رٹی کو، سوشلسٹ ترقی کے مسائل تخلیقی طور پر
ے کرتے ہوئے اپنے ملک کی قومی خصوصیات اور حالات
ر پیش نظر رکھنا چاہئے۔
مارکس‌ازم — لینن‌ازم میں اٹل یقین، سوشلزم اور
ولتاری بین‌اقوامیت کی اسپرٹ میں اور بورژوا نظریات
ر تمام سوشلسٹ دشمن طاقتوں کےخلاف عوام کو
بیت دینے، سوشلزم کی پوزیشن کو مضبوط بنانے اور
مراجی سازشوں پر کاری ضرب لگانے میں کامیابیوں کی
مانت ہے۔ اس کے ساتھ ہی مارکس‌ازم — لینن‌ازم سے،
ولتاری بین‌اقوامیت سے انحراف سوشلزم کے کاز اور
ہوں کے مفادات کےلئے برے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔
لینن نے ہمیں بتایا کہ ”... بین‌اقوامی انقلاب پر ہم
ص کر اپنی معاشی پالیسی سے اثر ڈال رہے ہیں...
ے اس میدان میں عالمی پیمانے پر جدوجہد آ گئی ہے۔
گر ہم اس فریضے کی تکمیل کرلیں تو ہم بین‌اقوامی
مانے پر صریحی اور قطعی طور پر جیت جائینگے“۔
ے یہ وقت آگیا ہے۔ سوشلسٹ ملکوں کی معاشی اور
ہذیبی کامیابیاں تاریخ عالم پر روزافزوں اثرانداز
ر رہی ہیں۔
مارکس‌ازم — لینن‌ازم کے جھنڈے تلے عالمی کمیونسٹ
ریک پروان چڑھکر زبردست اور ناقابل تسخیر طاقت

بن گئی ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے
تعلیم کا زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ کمیو
اپنی صفوں میں موقع پرستی کے خلاف جدوجہد
عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے زیراثر، سو
فتوحات اور سرمایہ‌دار ملکوں میں مزدور طبقے کی جدو
کی کامیابیوں کی وجہ سے پروان چڑھی، وسیع اور
بنی ہے۔

لینن نے کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے ات
کو مضبوط کرنے کیلئے متواتر اپیل کی۔ انھوں نے بتا
"پرولتاریہ کی طرف سے اور پھر تمام ملکوں کے محنت ک
عوام اور ساری دنیا کی قوموں کی طرف سے اتحاد و ات
کی رضاکارانہ خواہش کے بغیر سرمایہ‌دار نظام پر
پانے میں کامیابی نہیں حاصل کی جا سکتی"۔ مزدور ط
کی بین‌اقوامی یکجہتی اور سوشلزم کی ناگزیر عالمی
کے عظیم لیننی نظریات سے سرشار کمیونسٹ اور مزد
پارٹیاں امن، جمہوریت اور سوشلزم کی جدوجہد میں
قوموں کی اگلی صفوں میں نظر آتی ہیں۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بین‌اقوامی کمیون
اور مزدور تحریک کا ایک دستہ ہے جو دوسری برادر
پارٹیوں سے مارکس، اینگلس اور لینن کی عظیم تعلیم
پر اٹل یقین اور محنت‌کش عوام کے بنیادی مفاد
کےلئے جدوجہد کے عام مقاصد کے رشتوں سے منسل
ہے۔ سوویت عوام اور ان کی کمیونسٹ پارٹی نصف صد
کے دوران پرولتاری بین‌اقوامیت کی پالیسی پر گامزن رہی
جوفتحیاب سوشلزم کے ملک کے بین‌اقوامی
قومی فریضوں کے ناقابل تقسیم ہونے کے اصول پر

.. عوام کا عظیم مقصد کمیونزم کی تعمیر ہے
وقت اس کا خاص بین اقوامی کاز بھی ہے۔
نی حکمت عملی اور طریقۂ کار پر، پرولتاری بین اقوامیت
صولوں پر عمل کرتے ہوئے ہماری پارٹی دائیں اور
ائیں،، طرف جھکاؤ کے خلاف متواتر جدوجہد کرتی رہتی
-

اپنی سرگرمیوں میں سوویت کمیونسٹ پارٹی اٹل طریقے سے عالمی کمیونسٹ تحریک کی عام پالیسی کی حمایت کرتی ہے۔ وہ پارٹیوں کے درمیان باھمی تعلقات کے ان ضابطوں کی سختی سے پابندی کرتی ہے جو اجتماعی طور پر مرتب کئے گئے ھیں۔ یہ ضوابط ھیں مکمل مساوی حقوق اور خودمختاری، ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، باھمی حمایت اور بین اقوامی یکجہتی۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیاں عالمی کمیونسٹ تحریک کو متحد کرنے کے لئے ھیں۔ اس کی مستقل بین اقوامیت کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی اکثریت بڑی قدروحمایت کرتی ہے۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنی روزمرہ کی ساری سرگرمیوں میں لافانی اور جان بخش لیننی نظریات سے مستقل رھنمائی حاصل کرتی ہے اور تخلیقی طور پر ان کو فروغ دیکر زندگی میں رائج کرتی ہے۔ برادرانہ پارٹیاں بھی مارکس ازم — لینن ازم کے خزانے میں اپنے دین سے اضافہ کر رھی ھیں۔ لینن ازم ساری کمیونسٹ پارٹیوں کے لئے، دنیا کے سارے ملکوں کے لوگوں کے لئے نظریاتی آلۂ کار ہے۔

*

اس دن کو تقریباً ایک صدی ہو رہی ہے .
دریا والگا کے کنارے شہر سیمبرسک میں اولیانو
خاندان میں ولادیمیر ایلیچ لینن کا، مارکس اور ا۔
کی انقلابی تعلیمات کو جاری رکھنے والے دانائے روزگ
سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے بانی، دنیا میں پہ
سوشلسٹ ریاست بنانے والے اور تمام ملکوں کے محنت کشوں
کے لیڈر اور معلم کا جنم ھوا تھا ۔

ان برسوں کے دوران اپنی ترقی پسند تحریک میں انسانیت بہت آگے جا چکی ہے۔ خصوصاً ھمارے ملک نے اس عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد بڑا راستہ طے کیا ہے جس کے روح رواں اور ناظم، انقلاب کی حکمت عملی کے زبردست ماھر اور دانا رھنما ولادیمیر ایلیچ لینن تھے ۔ اپنی زبردست کامیابیوں کے لئے ھماری قوم اور ساری انسانیت لینن، ان کی قائم کی ھوئی عظیم پارٹی اور لینن ازم کی ممنون احسان ہے۔

عظیم لینن سے تمام قومیں بے حد محبت کرتی ھیں جنھوں نے اپنی ساری قوت اور نایاب عقل و دانش محنت کش لوگوں کے مفادات اور خوشحالی کی جدوجہد کے لئے وقف کردی ۔ ان کا نام ھمارے کرۂ ارض کے سارے لوگوں کے لئے بے حد پیارا ہے۔ وہ پرولتاری انقلاب، سوشلزم اور ترقی کا نشان اور دنیا کی کمیونسٹ تشکیل نو کا نشان بن گیا ہے۔ لافانی لیننی نظریہ عالمی تاریخ پر زیادہ سے زیادہ اثرانداز ھو رھا ہے ۔

قائد، معلم اور انسان لینن کی لافانی صورت، ان کی

پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار - نمبر ۲۱
ماسکو، سوویت یونین
21, Zubovsky Boulevard,
Moscow, USSR

شفاف پاکیزگی، غیرمعمولی انکسار اور سادگی، لازوال انقلابی قوت، انتہائی سخت اصول پسندی، بے پناہ جاں‌نثاری، استحصال کرنے‌والوں اور مزدور طبقے کے دشمنوں سے اٹل غیر مصالحت اور محنت کشوں سے بہت زیادہ محبت ساری انسانیت کے دماغ و دل میں جاگزیں ہے اور رہےگی۔

لینن کے ہم‌عصر جن کو انھیں دیکھنے، ان کے ساتھ ملکر کام کرنے اور ان کو قریب سے جاننے کی مسرت نصیب ہوئی بجا طور پر کہتے ہیں کہ لینن کی شخصیت میں کمیونسٹ سماج کے انسان کے سارے کرداروں نے مجسم صورت اختیار کرلی تھی۔

لینن کا نام، ان کا عظیم نصب‌العین اور تعلیم لافانی ہیں۔ یہ صدیوں اور ہزاروں سال تک زندہ رہیں‌گے۔
لینن کا نصب‌العین ناقابل شکست ہے۔